بسم الله الرحمن الرحیم

اسمای [illegible] قاتلین [illegible]

نواب [illegible] صاحب [illegible] امیر [illegible] محمد

[illegible]

[illegible]

حاجی عبد [illegible]

[illegible]

[illegible]

حافظ عبد [illegible]

[illegible]

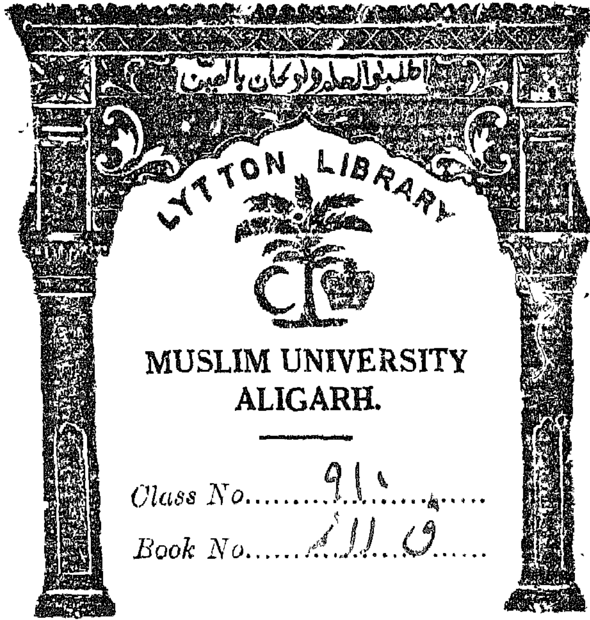
[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابراهیم [illegible]

صاحب [illegible]


اطلبوا العلم ولو كان بالصين
LYTTON LIBRARY
MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH.
Class No. 910
Book No.

رَبِّ اَنزِلنِی مُنزَلاً مُبارکاً وَّاَنتَ خَیرُ المُنزِلِین

بفضل ربّ العالمین سفرنامہ مسافرین
مشاہد مقدسہ حضرات ائمہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین مسمّٰے بہ

زادُ الزّائرین

المعروف بہ

مُعینُ الزائرین

مصنفہ الراجی الی ربہ الاحد الصمد حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب قبلہ
صانہ اللہ تعالیٰ عن شر حاسد اذا حسد

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی بقالب طبع درآمد



فہرست مضامین زاد الزائرین

حصۂ اول میں آداب سفر و حالات اجمالی منازل لکھنؤ سے بمبئی تک مع کرایہ ریل وغیرہ کے
اور حالات جہاز کلاں دخانی مع کرایہ بمبئی سے بصرہ تک اور حالات جہاز خرد دخانی بصرہ سے
بغداد تک اور حالات منازل زیارت دورہ یعنے نجف اشرف و کربلائے معلے اور کاظمین
شریفین اور سامرۂ طیبہ مع کرایہ تختِ رواں و کجاوہ و محمل و شترنشین قاطر و الاغ اجمالاً مفید
زائرین ہی۔

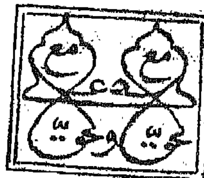
اور حصۂ دوم میں حالات منازل کاظمین شریفین سے براہ کرمان شاہ و قم و طہران
و نیشاپور و سبزوار خراسان شہر طوس مشہد مقدس تک مع کرایہ سواری مذکورہ راہ
سلطانی اور حالات منازل مراجعت راہ احمد شاہی یعنے ہرات و گرشک و قندہار مع کرایہ
شتر و کجاوہ وغیرہ اور بلوچستان مقام شالہ باغ و قلعہ عبداللہ خان سے بہ حالات
ریل و کرایہ وغیرہ لکھنؤ تک ہے جو بکمال تحقیقات و تجربہ اجمالاً بعنوان شائستہ واسطے
شائقین و زائرین حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے خوشخط و خوش
تقطیع بفرمایش سرکار عالیہ جناب بیگم صاحبہ والدۂ ماجدۂ جناب سید علی نواب صاحب
دام حشمتہما اللہ العالی طبع ہو کر شائع ہے۔ ناظرین خصوصاً حضرات زائرین سے
التماس دعائے خیر دارین ہے فقط

نقل توثیق و تقریظ دستخطی سرکار شریعت مدار آیۃ اللہ فی العالمین مشید ارکان دین مبین موضح غوامض احکام شرع متین قبلہ و کعبہ تاج العلماء جناب سید علی محمد صاحب مجتہد العصر دام ظلہ اللہ الباقی علی ما دام الایام واللیالی ابن جناب سلطان العلماء رضوان مآب اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ

باسمہ سبحانہ ما اعظم شانہ

اس سفرنامہ میں صاحب اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ حبیب لبیب حسیب نسیب فضائل پناہ حقائق و دقائق اکتناہ جناب حاجی آخوند مرزا قاسم علی صاحب زاد فضلہ نے جو حالات راہ بر و بحر سفر زیارات عتبات عالیات کربلاے معلے و نجف اشرف و کاظمین و سامرہ و مشہد مقدس خراسان از راہ کرمان و طہران اور حال مراجعت راہ ہرات و قندہار سے لکھنؤ تک مع تفصیل منازل و کرایہ وغیرہ جو خود سفر کرکے بمشقت تمام اپنے تجربہ و تحقیقات سے بعنوان شایستہ تحریر کیے ہیں البتہ زائرین عتبات عرش درجات کو مفید و بکار آمد ہونگے جزاہ اللہ عنا و عن سائر المومنین خیر الجزاء





حصہ اول

زاد الزائرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنی من زوار ائمۃ الطاہرین والصلوۃ والسلام علی
محمد سید الانبیاء والمرسلین وعلی بن عمہ ووصیہ ووزیرہ وخلیفتہ
علی امیر المومنین وقائد الغر المحجلین وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین
وحجج اللہ علی الخلق اجمعین و[redacted] وقاتلیہم
[redacted] ابد الآبدین اما بعد بر لوائح اذہان صافیہ اخلاص روحانی پر
مخفی و پوشیدہ نہ رہے کہ سابق خادم زائرین و ذاکرین نے عہد تعلیم صاحبزادگان شاہزادۂ
والا تبار ارشد الدولہ جناب مرزا محمد حسین خان مرحوم میں حالات سفر زیارت عتبات عرش
درجات مسمیٰ بہ مقاصد الزائرین میں بتفصیل تحریر کیے تھے چونکہ ہر زمانہ میں ریل و جہاز اور
کرایہ قطار اور قواعد و دستور العمل سلاطین میں فرق و ایجاد ہوتی رہتی ہے لہذا موافق زمانہ
حال کے حالات ہر منزل و مقام بطور اجمال ان چند اوراق میں درج کیے تا سادات
و مومنین خصوصاً حضرات زائرین کو آگاہی و آسانی ہو اسلیے نام اسکا زاد الزائرین رکھا

واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین

ہر کار کہ ہمت بستہ گردد	اگر خارے بود گلدستہ گردد

واضح ہو کہ آداب سفر کتب معتبرہ خصوصاً تحفۃ احمدیہ وغیرہ میں مع ادعیۂ ماثورہ بکثرت ہیں اور اس مختصر میں گنجایش سکی نہیں ہی اسلیے ان چند ادعیہ پر اکتفا کی کہ ناظر و مسافر کو گران ہو پس جب عزم ہو تو دن اور تاریخ نیک معین کرے اور قمر در عقرب نہو اور اس سفر کے واسطے کوئی فصل مقرر نہیں ہی ہر مہینے میں برابر زائرین آتے جاتے ہین مگر قبل نوروز کے ۴۰ یا ۵۰ دن فصل نہایت عمدہ ہی سمندر کو آرام ہوتا ہی اور عراق تک جاتے ہوے آب و ہوا معتدل ہوتی ہی علاوہ اسکے خصوصی نوروز کی نجف اشرف میں بخوبی ملسکتی ہی برخلاف فصل بارش وغیرہ کے کہ تلاطم ہوتا ہی ـ سبحان اللہ جب زائر کی لبیک ہوتی ہی تو عزیز و اقربا اور احباب دوستان وطن کی جدائی کا کچھ خیال نہین رہتا ہی اور چاہتا ہی کہ پرواز کرکے اپنے سید و آقا اور مولا اور ہادیان دین کے مشاہد مقدسہ میں پہونچ جاؤن ـ

ور شامم میسر لحظہ بوے کربلا	در دلم دارم ہمیشہ آرزوے کربلا
اپنا اپنا یہ مقدر ہے تو نگر کیا کرے	جائے آنکھوں سے وہی جسکو بلائے کربلا

آداب سفر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو مؤمن سفر کرے بروز [illegible] یا سہ شنبہ یا پنجشنبہ تو وہ اپنے مکان پر بسلامت آویگا اور وہ خیابیا پانچ چیزین اپنے ہمراہ رکھے آئینہ و سرمہ دان اور شانہ و مقراض اور مسواک ـ

پس جب قصد سفر کرے پہلے تین دن روزہ رکھے اور روز سوم غسل کرے اوسوقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالصَّادِقِيْنَ عَنِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ بِهٖ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ بِهٖ صَدْرِيْ وَنَوِّرْ بِهٖ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَطَهُوْرًا وَحِرْزًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَاٰفَةٍ وَعَاهَةٍ وَسُوْءٍ وَمِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَجَوَارِحِيْ

وَعِظَامِیْ وَدَمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
لِیْ شَاهِدًا یَوْمَ حَاجَتِیْ وَفَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ اِلَیْكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
بعد اسکے اہل وعیال کو اپنے پاس جمع کرکے باوضو دو رکعت نماز پڑہے اور خدا سے دعائے خیر
طلب کرکے آیۃ الکرسی اور حمد وثنا اور صلوات پڑھکے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ
الْیَوْمَ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَوُلْدِیْ وَمَنْ كَانَ مِنِّیْ بِسَبِیْلٍ اَلشَّاهِدَ مِنْهُمْ وَالْغَائِبَ
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ وَاحْفَظْ عَلَیْنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا فَضْلَكَ
اِنَّا اِلَیْكَ رَاغِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ
الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ هٰذَا التَّوَجُّهَ
طَلَبًا لِمَرْضَاتِكَ وَتَقَرُّبًا اِلَیْكَ فَبَلِّغْنِیْ مَا اُؤَمِّلُهٗ وَاَرْجُوْهُ فِیْكَ وَفِیْ اَوْلِیَائِكَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ اور مستحب ہی کہ عمامہ باندھکر نکلے اور اوسکے آنچل سے تحت الحنک باندہے کہ غرق و
حرق ودزدی سے محفوظ رہیگا اور قدرے خاک تربت سید الشہدا اپنے پاس رکھے اور تسبیح
وسجدگاہ خاک شفا کی حضر وسفر مین ہر وقت پاس رکھے تو ثواب عظیم ہی اور گویا دستاویز شفاعت
ہی ہر حال اوسوقت یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ طِیْنَةُ قَبْرِ الْحُسَیْنِؑ وَلِیِّكَ وَابْنِ وَلِیِّكَ
اِتَّخَذْتُهَا حِرْزًا لِمَا اَخَافُ وَمَا لَا اَخَافُ اور عصاے بادام تلخ اپنے ہمراہ رکھے اور سر
عصا مین سوراخ کرکے یہ تعویذ پوست آہو پر لکھکر اوسمین رکھکے مستحکم کرے سلحس وکا
یہیہ ہ باہ یا اسہ سہ ہ یا وبہ صاف ہ مصیبا یہ ن ھی تو دزد اور جانوران
گزندہ ودرندہ اور زہر دار سے محفوظ رہیگا جبتک کہ اپنے گھر مین آوے اور اوسکو کہین نہ
چھوڑے کہ ستر ملک اوسکے واسطے استغفار کرتے ہین جبتک کہ اپنے گھر مین واپس آوے
اور عقیق زرد کندہ اپنے پاس رکھے تب اپنے اہل وعیال سے وداع ہوکے درخانہ پر کھڑے ہوکر
تسبیح جناب سیدہؑ اور سورۂ حمد وآیۃ الکرسی اپنے راست وچپ اور روبرو پڑھکے یہ دعا پڑہے
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ رَهْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَرَغْبَةً اِلَی اللّٰهِ

والحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله الطاهرين

ولا ملجأ ولا منجا ولا مفر من اللہ الا الی اللہ رب امنت بکتابک الذی انزلت و نبیک
الذی ارسلت لانہ لا یاتی بالخیر الّا انت ولا یصرف السوء الا انت عزّ
جارک وجلّ ثناؤک وتقدست اسماؤک وعظمت الاؤک ولا الہ غیرک کہ ہر آفت
وبلا سے باعث امن و امان ہے بعد اسکے گیارہ مرتبہ یا جتنی بار ہو سکے سورہ قل ہو اللہ اور انا انزلنا
اور قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق اور آیۃ الکرسی پڑھکر بدن پر ہاتھ ملے
اسوقت جو ممکن ہو تصدق کرکے یہ دعا پڑھے اور اس امر خیر کو ترک نہ کرے اللھم انی
اشتریت بھذہ الصدقۃ سلامتی وسلامۃ سفری وما معی اللھم احفظنی و
احفظ ما معی وسلمنی وسلم ما معی وبلغنی وبلغ ما معی ببلاغک الحسن الجمیل
غرض اسکے درگاہ الٰہی سے سلامتی طلب کرے اور جب قصد سوار ہونیکا کرے تو بسم اللہ واللہ
اکبر کہکر بیٹھے اسوقت سبحان اللہ سات مرتبہ اور الحمد للہ سات مرتبہ اور لا الہ الا
اللہ سات بار کہے اور جب روانہ ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے اللھم خل سبیلنا واحسن
مسیرنا واعظم عافیتنا پس روانہ ہو اور جب کشتی پر سوار ہو تو اللہ اکبر سو مرتبہ کہے
اور صلوات سو دفعہ پڑھے اور نفرین دشمنان ائمہ ہدیٰ پر سو بار کرکے یہ دعا پڑھے بسم اللہ
وباللہ والصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی الصادقین علیہم السلام
اللھم خل سبیلنا واعظم عافیتنا انت الخلیفۃ فی الاھل والمال وانت الحامل
فی الماء وعلی الظھر وقال ارکبوا فیھا بسم اللہ مجریھا ومرسھا ان ربی لغفور
رحیم اور وقت تلاطم کے یا حی لا الہ الا انت بکثرت پڑھے اور الحفیظ بعدد حروف
بحساب ابجد پڑھے تو غرق سے نجات پائیگا اور قدرے خاک شفا بحر میں ڈالے انشاء اللہ
تعالیٰ تلاطم رفع ہوگا اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو تنہا سفر کرے
یہ دعا پڑھے ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللھم آنس وحشتی واعنی علی وحدتی
وادّ غیبتی اور تنہا سفر کرنا نہ چاہیے اور ۳ نفر سے کم اور ۵ سے زیادہ اچھا نہیں ہے اور

بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہے اور نشیب مین اوترتے وقت سبحان اللہ کہے اور واضح ہو
کہ اپنے شہر سے سامان ضروری سفر مثل لباس و فرش و ظروف وغیرہ کے ۱۵ سیر سے زائد ہمراہ
لینا نہ چاہیے ورنہ ریل پر محصول دینا پڑیگا بمبئی مین سب سامان مہیا و موجود رہتا ہی بقدر ضرورت
وہان خرید کرکے جہاز پر ہمراہ لیجائے اور بعد مراجعت کے پھر وہان کمی پر فروخت ہوسکتا ہے
کیونکہ جہاز عجمی پر ایک من تک سامان ضروری ہر شخص ہمراہ رکھ سکتا ہی اور نکل کمپنی جہاز دخانی کے
۸ من تبریزی جو تقریبًا ۳۲ سیر ہوتے ہین ۔

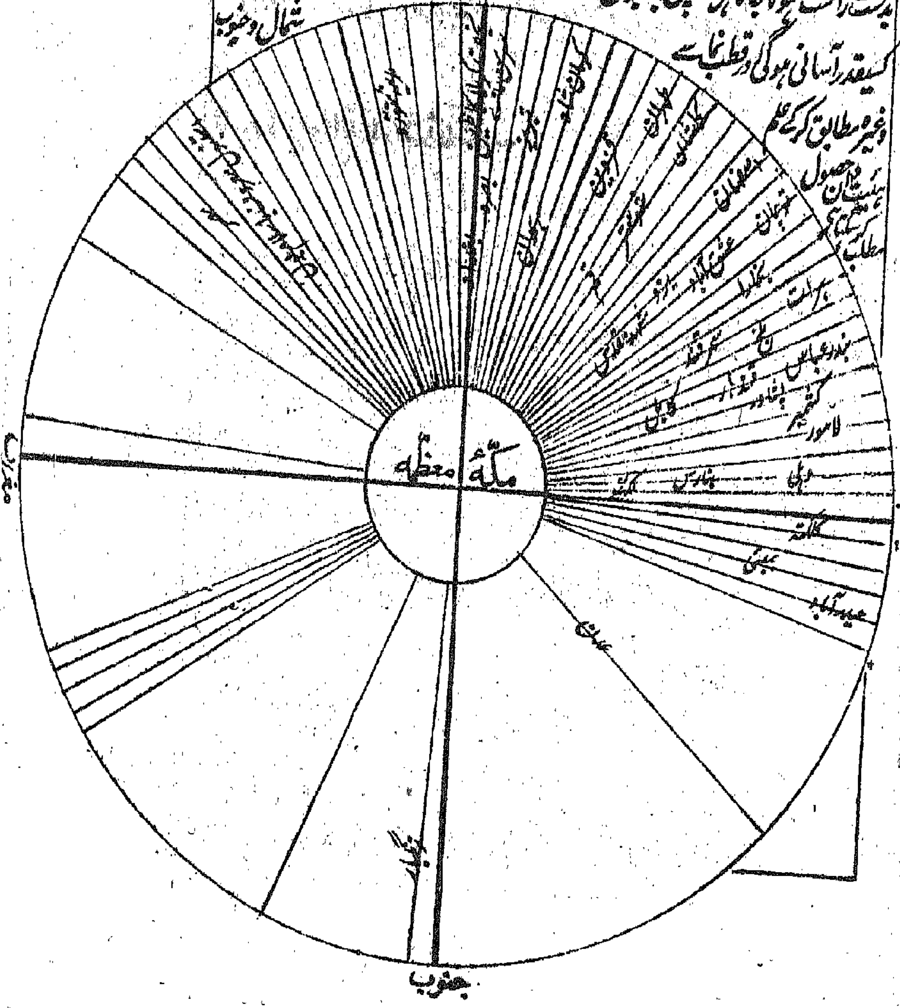
نماز و روزۂ سفر

اگر سفر مباح ہو مثل حج بیت اللہ و زیارت مشاہد ائمۂ ہدیٰ ؑ اور طلب علم دین اور زیارت والدین
و برادران ایمانی و فکر معاش بنہج حلال وغیرہ تو نماز قصر کرے یعنے ہر چار رکعتی کی دو دو رکعت
کم کرے اور مغرب و صبح بدستور پڑہے جب قصد مسافت آٹھ فرسخ کا ہو اور اگر سفر معصیت ہو
تو تمام کرے کیونکہ وہ سفر جائز نہین ہی اور جہان دس دن رہنے کا قصد ہو تو نماز تمام پڑہے اور اگر
متردد ہو تو ۳۰ دن تک قصر کرے بعد اسکے نماز تمام کرے اگرچہ متردد ہو پس جب ریل پر قصد سوار
ہونے کا کرے تو حتی الامکان ٹکٹ وہانتک کا لے جہان وقت نماز تک پہونچنے کا یقین ہو یا
جس وقت اوقات نماز مین ریل ٹھہرے تو باہر نکلکر نماز پڑہے اور اگر ریل پر استقبال قبلہ و تعیین شرائط
و افعال نماز ممکن ہون تو بیر وقت ٹھہرنے کے اوسپر بھی پڑھ سکتا ہی اور روزۂ واجبی بھی سفر
مباح مین جائز نہین ہی اور سنتی روزہ مین اختلاف ہی اور ماہ رمضان مین سفر حلال کرنا
مکروہ ہی یعنے کمی ثواب ہی اور قصد اقامت عشرہ کرکے روزہ رکھ سکتا ہی اور حائر اور مسجد کوفہ
مین زائر مخیر ہی درمیان قصر و اتمام کے چنانچہ حدیقۃ المتقین مین لکھا ہی کہ اگر مسافر مکۂ معظمہ اور
مدینۂ منورہ اور حائر سید الشہدا ؑ اور مسجد جامع کوفہ مین وارد ہو تو قصر و اتمام مین نماز کے مخیر ہی
اور اتمام افضل ہی ۔

تحقیق قبلہ

ہندوستان مین اکثر سمت قبلہ جانب مغرب ہی علامات معینہ ہر جگہ مثل مساجد و قبور مسلمانان

اور استفسار اہل بلد وغیرہ سے دریافت ہوسکتا ہی یا قطب شمالی کو داہنے شانہ پر رکھنے سے قبلہ معلوم ہوتا ہی مگر
اکثر اسٹیشن ریل مین بوجہ خوف روانگی اور تعجیل ریل کے باہر جانا مشکل ہوتا ہی یا جہاز مین بوجہ ابر وغیرہ کے
دقت ہوتی ہی اسلیے قطب نما صحیح و عمدہ ہمراہ رکھنا ضرور ہی اور واضح ہو کہ بمبئی و کراچی اور مسقط مین قبلہ
جانب مغرب ہی بعد اسکے قبلہ مائل بدست چپ ہوتا جاتا ہی مثلاً بندر عباس و لنگا مین ایک درجہ اور بندر
ابو شہر اور محمرہ مین دو درجہ اسیطرح درجہ بدرجہ بصرہ تک مائل ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ ملک عراق مین بالکل
حد جنوب مین واقع ہی چنانچہ جب مساجد در و صحنجات عرش درجات مین قطب نما کو دیکھا تو قبلہ خاص
جنوب ہی مین پایا وقت مراجعت کے مقام گرنہ اتصال دریاے دجلہ و فرات سے مائل
بدست راست ہوتا جاتا ہی۔ پس بنا بر رفع دقت کے نقشہ ذیل مرتب کیا گیا ہی اس سے
کسیقدر آسانی ہوگی در قطب نما سے شمال و جنوب
وغیرہ مطابق کرکے علم
ہیئت ان دو حصول
کرسکتے ہیں
مطالب



پس ہر مکلف کو اہتمام و خیال نماز و اوقات نماز کا ہر حال مین واجب ہی اگر نماز مقبول ہی تو کل اعمال حسنہ مقبول ہین اور اگر نماز مردود ہی تو کل اعمال مردود ہین کیونکہ حدیث مین وارد ہوا ہی ان قُبلت قبلت ما سواها وان رُدّت رُدّت ما سواها

روز محشر کہ جان گداز بود		اوّلا پرسشش نماز بود	

نعوذ باللہ اگر کسی مکلف کی کوئی نماز اوقات پنجگانہ سے عمداً بسبب کاہلی و ماندگی وغیرہ ترک ہوئی تو گناہ کبیرہ ہی اور حضرات ائمہ ہدیٰ علیہم التحیۃ والثنا بھی ناراض ہونگے چنانچہ حضرت سید الشہدا مظلوم کربلا نے فرمایا ہی کہ مین نے حالت تشنگی مین نماز قائم کرنیکے واسطے جان و مال و اولاد راہ خدا مین نذر کیے پس جو شخص نماز ترک کرے گویا وہی میرا قاتل ہے۔ واضح ہو کہ ریل و جہاز اور سواری قاطر و شتر پر ہر جگہ نماز کا موقع بخوبی ملتا ہی جیسا کہ عنقریب ظاہر و باہر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اقسام و درجہ ہاے ریل

جب زائر اپنے گھر سے سواری گاڑی و یکہ وغیرہ اسٹیشن پر پہونچے تو اپنے آرام و راحت کا خیال کرکے ویسی راہ اور درجہ ریل کا اختیار کرے اوسیکا ٹکٹ لیوے دریاوالا لکھنؤ سے بمبئی تک تین لین ہین ایک کانپور واِلہ آباد ہو کر براہ جبلپور ہی فی نفر ٹکٹ ڈاک گاڑی کا لہ عہ ہی اور پسینجر یعنی مسافر گاڑی کا فی نفر ہی یہ راہ قدیم ہی اور تین شبانہ روز مین پہونچتے ہین مسافر اسطرف بعض جگہ کم ہوتے ہین بلکہ کہین میلہ وغیرہ ہو چوکیان کثرت ہین بڑے اسٹیشنو پر ریل ایک دو گھنٹہ کہین اس سے کم و زیادہ اور چھوٹے اسٹیشنو پر پانچ چار کہین آٹھ دس منٹ ٹھہرتی ہی اکثر پانی سقہ یا نل سے لیا جاتا ہے اکل و شرب کی چیزین اور چاے وغیرہ اور میوہ ہر جگہ مہیا رہتا ہی اور کہین پانی دینے کو برہمن بھی مقرر ہین اونسے پرہیز کرنا لازم ہی اور دوسری لین براہ کانپور و آگرہ و اجمیر و احمد آباد ہی فی نفر ٹکٹ مسافر گاڑی کا عہ ہی جابجا دیہات مین چوکیان اور اسٹیشن شہرہاے نامی کے شہر مین اکل و شرب کی چیزین ہر جگہ موجود رہتی ہین پانی سقہ بعض جگہ نل سے لیا جاتا ہی اور کہین کہین

بمبئی میں بھی ہین اکثر جگہ حوائج ضروری اور نماز وطہارت کا موقع بخوبی ملتا ہی اسطرف سے ۳½ شبانہ روز مین پہونچتے ہین اور تیسری لین جدید کانپور و کالپی و جہانسی و بھوپال و اٹارسی وغیرہ کیطرف سے ہی ٹکٹ فی نفر لعہ مسافر گاڑی کا ہی اکثر جگہ ریل مین پانی کے واسطے مقرر ہین اور کثرت مسافرین بھی ہوتی ہی اور کشمکش سے زحمت ہوتی ہی اور تین شبانہ روز مین براہ بھوساول بمبئی داخل ہوتے ہین ہر ریل مین درجہ اعلی و اوسط و ادنی ہوتا ہی اور کرایہ مختلف ہی۔ لیکن مقدسین و ابرار کے واسطے راہ قدیم مشہور بمقام بمقام کا ٹکٹ لینا انسب ہی کہ حوائج ضروری اور طہارت و نماز حسب دلخواہ ہو اور زحمت وغیرہ سے بھی نجات ہو گو دو تین پہر کی تاخیر اور کرایہ گاڑی و یکہ و سراے وغیرہ کے مصارف زائد ہوتے ہین اور ہر جگہ ٹکٹ لینے مین کسیقدر زحمت ہوتی ہی اور لکھنؤ سے بمبئی تک مقامات مشہور مین ریل اور کہین انجن بدلتا ہی جیسا کہ نقشۂ ذیل سے ظاہر ہوتا ہی اور یہان حوائج ضروری وغیرہ سے بخوبی فرصت ہو سکتی ہی۔

نقشۂ مقامات مشہورہ راہ ریل

لکھنؤ	کانپور	الہ آباد	جبلپور	بھوساول	بمبئی	مسافت ۲۲۴ کوس

شہر لکھنؤ پاے تخت شاہان اودھ کنارۂ دریاے گومتی آباد ہی دار العلم و دار الایمان اور مسافر پرور اور غریب نواز مشہور ہے انواع و اقسام کی چیزین عمدہ مثل شیرمال و بالائی و حلوا سوہن و تمباکو وغیرہ یہانکی مشہور ہین اور بازار وغیرہ مین اکل و شرب کی چیزین اور ہر قسم کا میوہ فصل مین مہیا اور بکثرت رہتا ہی یہان سے کانپور تک زنانہ گاڑی علیحدہ ہی۔

کانپور کنارۂ دریاے گنگا فی زمانا خوب آباد ہی اسٹیشن خرد و کلان پر سقہ وغیرہ پانی دیتے ہین اکل و شرب کی چیزین اور میوہ وغیرہ اور چاے و حقہ سب مہیا رہتا ہی پالکی و گاڑی و یکہ بکثرت

الہ آباد دریاے گنگا کے کنارہ پر خوب آباد ہی اسٹیشن پر سقہ وغیرہ پانی دیتے ہین اور اکل و شرب کی چیزین اور چاے و حقہ اور میوہ ہر قسم کا مہیا رہتا ہی۔ گاڑی و یکہ وغیرہ بکثرت ہی۔

جبلپور اسٹیشن سے ایک میل تخمیناً دور ہی صرف بازار پختہ و صاف باقی اکثر مکانات خام ہین

اور کوچہ گلی کثیف ہین اسٹیشن پر پانی سقہ وغیرہ دیتے ہین اور اکل و شرب کی چیزین ملتی ہین سرا بھی
قریب ہی روغن و شیر بھی ملتا ہی یہان سے راہ کوہی ہی کس صنعت سے پہاڑ کاٹکر سڑک آہنی بنائی ہے
ے اسنڈل یعنے چھتے راہ مین ملتے ہین اور آخری چھتہ متصل سہاگ پور کے ہی اوسکے پاس ایک دریا
جاری ہی بندہا چل پہاڑ کا چھتہ بہت بڑا ہی یہان سے سردی کم ہوتی ہی اور کوڑی نہین چلتی ہی۔

بوساول کا اسٹیشن اچھا ہی سقہ اور نل سے پانی ملتا ہی مقام حوائج ضروری خوب بنے ہین
یہان سے انجن بدلتا ہی اور زنانہ گاڑی جدا رہتی ہی کسیرا گہاٹ پر بوجہ پست و بلند راہ کوہی کے دو
انجن آگے پیچھے لگائے جاتے ہین تب ریل روانہ ہوتی ہی اور منازل مذکورہ کے درمیان مین خورد و
کلان چوکیان بکثرت ہین اور پانی اور روٹی و کباب اور میوہ وغیرہ ملتا ہی مگر گران دیتے ہیں
اور نماز وغیرہ کا موقع اوقات نماز مین بخوبی ملتا ہی اگر مرد ہوشیار قبل سے پانی لوٹہ مین تیار رکھے
اور ایک جگہ وضو کرے اور دوسری جگہ ایک نماز اور تیسری جگہ دوسری نماز پڑھے تو نہایت آسانی
ہوتی ہے۔

شہر بمبئی کنارہ سمندر خوب آبادی ہی اسٹیشن یہانی کہلا مین اکثر مسافرین اوترتے ہین بیل گاڑی
و گہوڑا گاڑی وغیرہ بکثرت ہی اوسکو کرایہ کر کے بھنڈی بازار امام باڑہ میر ببر علی مرحوم مین اکثر
زائرین اوترتے ہین جو وقفی تہا اور نواب منتظم الدولہ حکیم مہدی مرحوم کی سعی سے حسب الحکم محمد علیشاہ
مرحوم بادشاہ لکھنؤ بہ تولیت میر ببر علی مرحوم بنا تہا اب لوگون نے اپنی ملک مین کر لیا ہی اور
زائرین سے بالا خان منبر وغیرہ ہی فی نفر ایک روپیہ کرایہ لیتے ہین اور نیچے صحن مین فی نفر ۸ اور
حجرون مین بالا بعض مین للعہ اور بعض مین سے لیتے ہین خواہ مسافر چند روز یا ایک مہینہ رہے
اور پسو و مچھر یہان بکثرت ہین ہوادار جگہ برآمدہ کی طرف لینی چاہیے۔ گوشہ صحن مین حوض کے
نل کا پانی اکثر جاری رہتا ہی اور پاخانے بھی بالا و پائین بنے ہین گرد دکانین ہین بازار مین نان
و کباب و گوشت و سالن وغیرہ عجمی و ہندی بکثرت ہی مگر گران بکتا ہی۔ اور امرا اور وسا اکثر
متصل تالاب پاب اہند مکانات کرایہ مین اوترتے ہین قریب اوسکے مسجد و حمام پختہ و عمدہ با فضا

حاجی محمد حسین مرحوم تاجر عجم کی ہے وہان نہر و حوض عمدہ فوارے اکثر آخر روز جاری رہتے ہین گرد اوسکے
صحن مین چمن ہے اور تپائیان درختان سایہ دار کے نیچے رکھی ہین اور نماز جماعت بھی ہوتی ہے قریب
اوسکے آقا زین العابدین مرحوم تاجر کا امام بارہ ہے اکثر وہان روضہ خوانی ہوتی ہے۔

آبادی عمارات وغیرہ

مکانات پختہ و بلند مثل کلکتہ کے ہین صحن اکثر مکانات مین نہین ہے مساجد بکثرت مع حوض اہل خلاف
کی ہین ایک مسافر خانہ وقفی حجاج کے لیے ہے اور مارکیٹ اور بازارین پختہ و عمدہ بکثرت ہین
بڑا تجارت گاہ ہے عرب و عجم اور ہندی و نصاری و یہود اور گبر اور چینی بکثرت ہین سب اہل حرفہ
و سوداگر اور دلال ہین محلہ قلعہ مین لب سمندر تاجرون کی کوٹھیان بارفعت و شان ہین بنا اوسکے
بندر کا اسٹیشن شرقی کنارہ پر نہایت کلان و عمدہ ہے اور غربی کنارہ کا اسٹیشن بھی اچھا ہے
ہر طرف سمندر پتھر وغیرہ سے پاٹا جاتا ہے زمین و آبادی بڑھتی جاتی ہے سڑکین بکثرت کشادہ مین نل
جابجا جاری ہین فانوس ہر طرف نصب ہین اول شام سے روشنی خوب ہوتی ہے ٹرین گاڑی
ہر طرف جاری ہے ہر قسم کے کپڑے اور لباس اور ملکی و مسی ظروف اور شیشہ آلات اور موزے
اور صندوق اور انواع و اقسام کی چیزین ہر ملک کی مہیا و موجود ہین اور ساعات بلند جابجا
ہین حکام ملکی و مالی موجود ہین مدارس و شفاخانے اور ڈاکخانہ و تارگھر وغیرہ بہت ہین۔

سامان ضروری سفر بحری

آرد گندم جو یہان نہایت صاف و باریک مثل مائدہ کے ہوتا ہے مگر ثقیل ہے اور برنج باریک
و عمدہ و کہنہ اور دال ارہر و ماش و عدس و مونگ وغیرہ اور روغن زرد عمدہ اور گرم مصالحہ
سائیدہ اور نمک و مرچ سائیدہ اور چوب زرد یعنے ہلدی سائیدہ اور چائے و شکر اور پیاز
وغیرہ خوراکی چیزین جنکا پکانا سہل ہو لیوے اور ظروف اور ڈبیا وغیرہ مین بقدر ضرورت ۱۵
یا ۲۰ دن کے موافق ہر شخص کو ہمراہ لینا چاہیے مگر جہاز پر انکے پکانے مین فی الجملہ بے احتیاطی
ہوتی ہے۔ اور مقدسین و ابرار کے واسطے نان خشک و ناشتہ اور نان پاؤ اور بسکٹ اور

نان خطائی اور کلچہ اور نخود بریان اور کشمش و پستہ اور خرما اور سویق یعنے ستو وغیرہ انسب ہی اور ایک پیپا پانی کا اگر قادر ہو تو ہمراہ رکھے کیونکہ جہاز پر اوسکا محصول دینا ہوگا۔ اور امرا اور رؤسا مرغ اور بز وغیرہ اور آلو وار وی اور پان پٹار یونین اور تمباکو خمیرہ وغیرہ ہمراہ رکھتے ہین مگر تنباکو مقدار زائد کا علاوہ محصول ریل وجہاز کے بمبئی و بصرہ و بغداد مین گمرک زیادہ ہی اگر مخفی کرنے کے بعد ظاہر ہوا تو جرمانہ بھی ہی اور عطر و شال اور مال نو و شیشہ آلات اور زیور وغیرہ اور کتب کا گمرک بھی ہی بلکہ کتب مناظرہ و اعمال خصوصاً زاد المعاد کہ قدیم و مشہور کتاب ہے بغداد مین چھین لیتے ہین اور دریاے دجلہ مین غرق کرتے ہین۔ خصوصاً عجم اہل فارس سے بلکہ اونکو سخت اذیت دیتے ہین۔

لباس ہمراہی متوسطین

چار پانچ جوڑے کپڑے جو نازک زیادہ نہون اور سئے ہون اور فرش شطرنجی و چادر اور رضائی اور عبا و قبا اور عمامہ و کمر بند وغیرہ سید کو سبز یا سرمئی اور غیر سید کو سفید اور عورات کو چادر بچہ اور نقاب مع لوازمات کے ہمراہ رکھنا چاہیے جسقدر کم و سبک ہو بہتر ہی ورنہ بار برداری مزدور کے جابجا دینی پڑیگی۔

ظروف مسی وغیرہ

پتیلی مع سرپوش و لوٹہ آبخورہ اور رکابی اور آہنی توا و کفگیر اور سماور یا کیتلی اور دو تین پیالیان چینی مع چمچی اور بادیہ یا کانسہ اور حقہ کو چاپ و سبک بلکہ سبیل و شطب بہتر اصل ہی اور سیوہستی سرپوش دار یا پیپا کو جیپ پانی کے واسطے وغیرہ ضروری چیزین ہمراہ لینی چاہئیں اور ڈوری سمندر سے پانی لینے کے لیے ضرور ہمراہ چاہیے کہ عند الضرورت غوطہ و طہارت کر سکے اور ایک ظرف ٹین کا مع سرپوش دار مین مٹی پاک ہمراہ رکھنی لازم ہی کہ اجیانا اگر اعضاے وضو خشک نہون اور طہارت ممکن نہو تو تیمم کرے جبکہ اعضاے تیمم پاک ہون کیونکہ جہاز پر بحالت اختیاری نہانا ہی بلکہ مجبوری ہی اور سجدہ کرنے کے واسطے جہاز پر برگ بیبل

متعدد وغیرہ کا ہمراہ رکھنا نہایت مناسب ہے اور ایک بوریا خواہ کمل ہمراہ چاہیے تا بعد نشست و شستو
جہاز کے نیچے فرش کے بچھائے کہ رال کے چپکنے اور سرایت تری کے نفوذ سے محفوظ ہے اور سوم چابند دو گز
لمبا بھی ساتھ لے کہ جہاز شوئی یا بارش کے وقت اوڑھ لے اور وہ سفر زیارت دورہ مین بھی
کام آتا ہے- اور بعض اشیاے مذکورہ مین اگر کوئی رفیق شفیق بُردبار و خلیق ہم مزاج ممکن ہو
تو شترک لینا مناسب ہوتا ہے جسقدر سامان سبک ہو راحت ہے اور بار برداری اور مزدوری
کی کفایت ہے اور ہر جگہ گرچی وغیرہ سے بھی سبک دوشی ہے بقول مشہور ع

بس نشاید بخانۂ درویش	کہ خراج زمین و باغ بدہ
یا بہ تشویش و غصہ راضی شو	یا بجا بند بیش زاغ بنہ

اشیائے رفع دوران غثیان

جہاز مین صفراویت اکثر لوگونکو ہوتی ہے اور دو تین روز تک طبیعت بے لطف اور منہ بدمزا
اور دوران سر رہتا ہے اور جی مالش کرتا ہے خصوصاً جب بارش اور ہوا کے سبب سے
تلاطم ہوتا ہے ایسے وقت ترش چیزین مفید ہوتی ہین مثل جوہر لیمو یعنے ست لیمو و آلو بخارا
یا تمر ہندی و اچار و چٹنی لکھنوی اور نگترا و کولا وغیرہ کے اور تبدیل ذائقہ کے لیے گوشہ و الائچی
اور پان وغیرہ ہمراہ رکھنا چاہیے اور چاے سے دوَر سر اور دوران مین تخفیف ہوتی ہے
ان اشیا کے واسطے ایک صندوق حسب حال و مال لینا چاہیے کہ پاے اوسکے تین چار انگل
بلند ہوں تا ہنگامہ شست و شوئی جہاز مین پانی نیچے بہ جائے اور تر لیے اندر محفوظ رہے
اور وہ جہاز پہ بمنزلہ حجرہ کے ہے زنجیر لگا کر قفل دیکر حوائج ضروری وغیرہ کو جا سکتے ہین گو دو ہوتے
وقت کسیقدر زحمت ہوتی ہے مگر بڑی کثافت جہاز کی دور ہوتی ہے اگر ہر روز علی الصباح
وہ ہو یا نہ جاوے تو آب و ہوا اوسمین خراب ہو- اور یہ سب سامان ضروری شہر مین بخوبی
مہیا رہتا ہے خود کسی شخص واقف کار کو ہمراہ لیکر خرید کرنا یا کسی معتبر کی معرفت سے منگوانا
چاہیے بشرطیکہ دلال نہ ہو ورنہ نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ ہے- اور وہان احباب مسافرنواز

مجلتے ہیں کوئی امر دشوار نہیں ہے

مشکلے نیست کہ آسان نہ شود		مرد باید کہ ہراسان نہ شود	

ٹول یعنے ٹکٹ جہاز

جہاز آگبوٹ انگریزی بکل کمپنی کا ٹکٹ ادنی درجہ کا بمبئی سے بصرہ تک فی نفر عـه ۲۵ روانگی کے وقت ہی اور یہان آفس مین جہاز کو جاب کا ٹکٹ بصرہ سے بغداد تک کا فی نفر عـه کو ملسکتا ہی ورنہ بصرہ مین ملے۔ کو لیگا یہ دونون جہاز سرکاری ہین اوقات روانگی مقرر و معین ہین اور ہر شبانہ روز مین داخل بصرہ ہوتا ہی مگر تقسیم آب شیرین متعلق بہ نصاری یا گبر وغیرہ ہوتی ہی اور شبانہ روشنی خوب ہوتی ہی۔ اور سپاہی پہرہ دیتے ہین۔

اور آگبوٹ عجمی کا ٹکٹ ادنی درجہ کا بمبئی سے بصرہ تک فی نفر عـه ۲ کا ہی اگر خود جاکر آفس مین لیجیے تو عـه کمیشن کے واپس ملینگے ورنہ دلال لیگا اور یہان بھی جہاز خرد کمپنی کا ٹکٹ بصرہ سے بغداد تک کا ممکن ہی عجمی جہاز کی روانگی مال پر موقوف ہی جب مسافرین و مال سے پُر ہوتا ہی تب روانہ ہوتا ہی اور تیرہ ۱۳ یا چودہ ۱۴ شبانہ روز مین داخل بصرہ ہوتا ہی اور تقسیم آب شیرین متعلق باہل اسلام ہی شبانہ روشنی ہر جگہ ہوتی ہی اور سپاہی پہرہ دیتا ہی۔ اور جہاز پر شفاخانہ و ڈاکٹر ہوتے ہے حتی الامکان علاج اونکا نہ کرنا چاہیے بلکہ عدم اظہار بیماری جہاز پر بہتر ہی خصوصاً سفر حج مین

العاقل تکفیہ الاشارۃ۔

اور ہر جہاز مین درجہ اعلےٰ و اوسط و ادنےٰ ہی اور کرایہ مختلف مثلاً عجمی جہاز درجہ اعلی کا عـه ۵ اور درجہ اوسط کا نـه ۱ اور درجہ ادنی کا عـه ۲ ہی۔

سواری جہاز

جب سامان ضروری سفر مہیا ہوچکا اور صندوق وغیرہ مین مستحکم کرلیا اور ٹول حسب مراد حاصل کیا تو سواری گھوڑا گاڑی یا بیل گاڑی جسکا کرایہ بندرگاہ تک ۸ ر اور ۵ ر ہی روانہ ہوتے ہین صرف گاڑی والے سے کہے کہ فلان جہاز پر سوار ہونگا وہ اوس بندر تک پہونچا دیتا ہی اور

کنارہ پر سپاہیان چونگی مال تجارت ولوگونکا استفسار کرتے ہین اگر ہنو تو انعام مانگتے ہین اوس جگہ
کشتیبان یعنے ہوڑیے والے سے کرایہ فی نفر یا فی کشتی طے کرکے سوار ہوتے ہین اور وہ جہاز تک
لیجاکر سوار کرتا ہے کمپنی جہاز اکثر گودی مین قریب رہتا ہے اور بعض جہاز ایک دو میل کنارہ سے دور
رہتا ہے موافق قرب وبعد کے کرایہ کشتی دینا پڑتا ہے اور ضروری سامان کی علحدہ لیتے ہین۔

جب جہاز پر سوار ہوئے تو جگہ حتی الامکان آخر یا وسط جہاز مین قریب عرشہ کے لینی چاہیے جہان دکی
دہوپ اور رات کی شبنم سے مفر ہو اگرچہ اکثر سائبان رہتا ہے مگر ہواے تند کے وقت اوتار لیتے
ہین اور جہاز کے سینہ کیطرف تکان زائد ہوتی ہے اور ہوا سے سمندر کا پانی اوچہلتا ہے اور کپڑے
تر ہو جاتے ہین اور باورچی خانہ خلاصی ومسافرین اور ادب خانے چپ وراست رہتے ہین
اگر کہن کے اوپر بعد بند کرنیکے جاے بلند ملے تو نشست وشوے جہاز کے وقت کسیقدر مفر ہے
مگر جہان بندر پر مال اوسمین رکھا یا نکالا جاویگا تو اوسوقت کسیقدر زحمت ہوگی کپتان ومعلم
وغیرہ جہاز ران شدت سرما وبارش وغیرہ مین اگر کوئی کہن خالی ہو تو خود اسطرف کے سفرا
جگہ دیتے ہین وہان جہاز دہویا نہین جاتا ہے نہایت امن ہے مگر حقہ وغیرہ کا مثل ریل کے ممانعت ہے
اور جہاز پر بے موقع تہوکنا اور پیشاب کرنا اور بدون باورچی خانہ کے آگ کا روشن کرنا ممانعت ہے
خاص وعام کے واسطے یہ مقام علحدہ علحدہ ہوتے ہین اور باورچی خانہ عموم مین ہجوم ہوتا ہے
بہنڈاری یعنے خلاصیون کے مسلمان باورچی کو کچہہ دیکر اپنی کارروائی خود کیجاتی ہے۔ اور بر
دستورات جہاز کے مثل ریل نہین ہین ریل پر ۱۵ سیر سے زائد اسباب کا محصول لیا جاتا ہے یہان
ایک من تک معاف ہے ریل پر کبوتر طوطہ وچڑیا وغیرہ کا محصول لیتے ہین یہان نہین ہے
اگر ایک دو ہون البتہ طفل شیرخوار کا معاف ہے اور طفل نابالغ کا نصف محصول ہے۔ ریل پر
اکثر ٹکٹ دیکہا جاتا ہے جہاز پر روانگی کے روز اور آخر سفر کے روز دیکہا اور لیا جاتا ہے۔ جہاز
اگبوٹ کلان وخرد کا موافق رنگ ورفتار کے نام مقرر ہوتا ہے اپنے مرکب کا نمبر ونام دریافت
کرکے اپنے عزیز و اقربا کو تحریر کرنا بہتر ہے کیونکہ گاہے اخبارات وحشت ناک مشتہر ہوتے ہین۔

اور نام وغیرہ جہاز کا بھی لکھتے ہیں جبکہ نمبر و نام معلوم ہوگا تو اضطراب کسیکو نہوگا ۔ مسافر کم ہوں یا زیادہ جگہ تقسیم نہیں ہوتی ہے جسکو جہاں ملجاتی ہے بستر لگاتا ہے خلاصیوں کے سردار وغیرہ کو کچھ دیکر اچھی جگہ لینی چاہیے اور قریب اپنا سامان رکھنا چاہیے ۔

اور امرا و رؤسا اور مقدسین و ابرار کے واسطے حجرہ بہتر ہے بشرطیکہ اسپر قادر ہوں اونمیں تری وغیرہ سے کسیقدر نجات ہے کیونکہ سمندر میں گندہ کپڑا یا ولایتی ٹاٹ کا نل لگاکے گبر و ترسا اور مسلمان خلاصی جہاز کو اسطرح سے دہوتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ بارش ہو رہی ہے اوپر چھینٹیں پانی کی برابر آتی ہیں اسوقت بھی موم جامہ کام آتا ہے ۔

واضح ہو کہ جہاز کے عمق و طول میں تین تین درجے ہوتے ہیں اور وسط میں حجرہ ہائے عمدہ اور پاخانہ وغیرہ افسران جہاز اور امرا و رؤسا کے لیے ہیں ۔ مگر سطح بالائی بعد صبح صادق کے دہوئی جاتی ہے اور ہنگامہ شست و شو گرم رہتا ہے مسافرین اپنا اپنا بستر لیے ہوئے سرگردان رہتے ہیں ۔ بہرحال روز روانگی حکام اور ڈاکٹر آکر دیکھتے ہیں کہ کس نمبر تک پانی ہے یعنے وزن برابر ہے یا زائد پس حکم روانگی کا دیکر چلے جاتے ہیں اور ارکاٹی رہنما حاضر ہوتا ہے تب لنگرگاہ سے جہاں بکثرت جہاز ہوتے ہیں لنگر اوٹھا کے جہاز روانہ ہوتا ہے اور ایک دو میل تک ارکاٹی ہمراہ رہتا ہے بعدہ کشتی پر جو ساتھ رہتی ہے جہاز سے اوترکے سوار ہوکر چلا جاتا ہے ۔ وہاں سے اگر دن ہو تو سفید ہی مکانات اور سبزی درختان اور اگر رات ہو تو صرف چراغان شہر دکھائی دیتا ہے بعدہ آسمان و زمین پانی ہی پانی معلوم ہوتا ہے اگر جہاز عجمی ہے تو راہ بندر عباس جاتا ہے اور وہاں چھٹے روز پہونچتا ہے اور اگر ٹنکل کمپنی ہے تو کراچی روانہ ہوتا ہے اور تیسرے دن پہونچتا ہے چنانچہ ہر بندر کا حال اجمالی نقشہ ذیل سے ظاہر ہے ۔

نقشہ مقامات اگبوٹ ٹنکل کمپنی

معروف بلاس لنچ

بمبئی	کراچی بندر	گاور بندر	مسقط	بندر عباس	بندر لنگا	بحرین	ابو شہر	محمرہ	بصرہ

نقشۂ مقامات آگبوٹ عجمی

بمبئی	بندرعباس	بندرلنگا	ابوشہر	محمرہ	بصرہ	۸۲۵ کوس
بدریا در منافع بے شمار است			اگر خواہی سلامت بر کنار است			

روانگی کے روز جھنڈی روانگی کی چڑہا دیتے ہین یہی دستور ہر بندر پر رہتا ہے بلکہ باہم بذریعۂ جھنڈی کے کپتان وغیرہ سوال وجواب کرتے ہین اور اثناے راہ جو جہاز ملتا ہے گو وہ دو تین میل دور سے جاتا ہے مگر جھنڈی کے وسیلہ سے حال دریافت کرتے ہین

نقشۂ حالات منازل بحری مفید مسافر

کراچی بندر	ماتحت سندھ تیسرے دن جہاز بندرگاہ پر پہونچتا ہے توپ اجازت داخلہ وسلامی کی جانبین سے سر ہوتی ہے کنارہ قریب رہتا ہے کشتیان بکثرت آتی جاتی ہین مسافر ومال اور دکاندار بھی آتے ہین اسٹیشن ریل قریب ہے آبادی شہر کسیقدر دور ہے گھوڑا گاڑی وغیرہ موجود رہتی ہے شہر خوب آباد ہے مکانات پختہ وبلند ہین اور بازارین عمدہ ہین نان وگوشت وکباب وشیر وماست اور دوغ اور چاے وحقہ تیار رہتا ہے اور میوجات افغانستان وہندوستان بکثرت بکتے ہین اور غلہ ہر قسم کا موجود ہے بلوچستان وسیستان ملک کوہی اسیطرف واقع ہین ریل زرکتا کا ایک لین ہے وہانسے جانب چپ لین بلوچستان اور جانب راست ملتان گئی ہے اور یہانسے جہاز کا نول بصرہ تک صہ عہ بلکہ سہ کوئی نفر دیتے ہین اسلیے کہ بھی جہاز کو یہان کی اجازت نہین ہے۔ واضح ہو کہ بحر سندھ کا پانی سیاہ اور بحیرۂ فارس کا نیلگون اور کہین متصل کنارہ رنگ سبز دکھائی دیتا ہے اور شور ایسا ہے کہ استعمال وحرکت سے چنگاریان شکبد دکھائی دیتی ہین اور رون کو ماہیان خرد دکلان اور جانوران دریائی عجیب وغریب کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

گادر بندر	کرانچی سے بعد شبانہ روز کے جہاز روانہ ہوکر ایک شب یا ایک روز مین یہان پہونچتا ہی اور یہ بندر گو ماتحت شیخ مسقط ہی مگر متعلق سیستان کا ہی جو ماتحت طہران ہے وہان سے راہ کوہی پست و بلند بسواری قاطر و اسب خراسان کو بھی گئی ہی یہ بندر مختصر ہی مرغ و تخم مرغ اور نان وغیرہ ممکن ہی اور ماہی گیر مچھلیان بھی لاتے ہین
مسقط	گادر سے بعد چند ساعت کے روانہ ہوکر ایک شب یا ایک روز مین یہان جہاز پہونچتا ہی توپ اجازت داخلہ لنگرگاہ و سلامی جانبین سے سر ہوتی ہی و اسکا کوہ مین قریب کنارہ لنگر ہوتا ہی قلعہ شیخ حاکم مسقط بالاے کوہ ہی کشتی پر سوار ہوکر دروازہ کوہ مین جہان توپ بزرگ رکھی ہی راہ شہر ہی اصل باشندہ عرب و حبشی سیاہ رنگ ہین خط نصف النہار کے متصل ہی اسلیے گرمی بشدت ہوتی ہی گویا دروازہ جہنم ہی جو وادی ہین مین واقع ہی مکانات و مساجد و بازار پختہ ہین نان و گوشت و کباب اور غلہ و کپڑا ہر قسم کا بہت ہی ماہی و پان بھی ملتے ہین حلواے مسقط مشہور ہی مشہور ہی اسپ تازی عمدہ ہین کوچہ و گلی کثیف ہی اور آب شیرین ممکن ہی دوکاندار عرب و عجم بلکہ ہندو بھی ہین بعد سات آٹھ گھنٹہ کے جہاز روانہ ہوتا ہی
بندر عباس	ایک شب یا ایک روز مین جہاز یہان پہونچتا ہی ارکاٹی راہنما حاضر ہوکر جہاز کو لنگرگاہ پر لیجاتا ہی بعد لنگر کے تاجر و دکاندار کشتیون پر بکثرت آتے جاتے ہین مال دیا لیا جاتا ہی ایک شبانہ روز یا کم و زیادہ مقام ہوتا ہی یہ بندر ماتحت طہران ہی مکانات پختہ و بلند ہین اور بازار ہین عمدہ مال تجارت عجم و ہندوستان کا بکثرت ملتا ہی نان و گوشت و کباب و کلچہ و بسکٹ و مٹھائیان اور میوہ وغیرہ اور روغن زرد اور کپڑے عبا و قبا اور نقاب وغیرہ اور خرما اور ماہی خام و پختہ ہر چیز مل جاتی ہی اکثر اکل و شرب کی چیزین اور مرغ و تخم مرغ و اخروٹ جہاز پر بکنے آتی ہین سلیمان و ماہم سراے و حمام بھی ہین عترت ائمہ ہدی علیہم السلام سے ایک بزرگوار کا روضہ ہی دامن

	کوہ ہین تالاب آب شیرین ہی باغات خرما وغیرہ بکثرت ہین یہان سے سواری قاطر و الاغ راہ کوہی خراسان تک ہی قران وشاہی کا چلن ہی کلدار روپیہ اور سپید وغیرہ بھی چلتا ہی ڈاکخانہ بھی ہی قلعہ مستحکم وگمرک خانہ وغیرہ بھی ہی حکام اہلی وملکی عجم ہین یہ لوگ اہل فارس زبان ہندی بھی بقدر ضرورت جانتے ہین لب سمندر قہوہ خانہ ہین جاے وحقہ تیار رہتا ہی مقیمین وابرار کو غوطہ وطہارت کا موقع اچھا ہی گو آمد ورفت کرایہ کشتی دو تین آنہ کا صرف ہی اثناے راہ ایک مقام جاسک لب سمندر ہی وہان ٹیلیگراف خانہ اور چند گھر آباد ہین شاہ سے باج مقرر کرکے سرکار نے بسایا ہے بحیرۂ فارس مین آبناے ارمس کے دونون طرف پہاڑ ہین کس حسن وخوبی سے جہاز بسلامت نکل جاتا ہی۔
بندر لنگا	ایک شب یا ایک روز مین جہاز یہان پہونچتا ہی اور تقریبا آٹھ گھنٹہ توقف کرتا ہی یہانسے بھی ارکاٹی آکر جہاز کو لیجاتا ہی جہان ارکاٹی مقرر ہین وہان کپتان جہاز اوسکی متابعت کرتا ہی اگر خلاف کرے اور کچھ ضرر ونقصان جہاز کو ہو تو بازپرس اوس سے ہوگی یہ بندر خوب آباد ہی مکانات پختہ وبلند بازار عمدہ ہر چیز اکل وشرب کی مہیا باغات خرما وغیرہ بکثرت ہین اکثر نان ومرغ وتخم مرغ وماہی وغیرہ دکاندار بسواری غراب یعنے کشتی جہاز پر آتے ہین یہان تجارت دُر یعنے موتی کی ہوتی ہی زبان عربی وفارسی اور کسیقدر ہندی بھی ہی اور یہ بندر بھی ماتحت طہران ہے۔
بندر بحرین	یہان جہاز آٹھ نو گھنٹہ مین پہونچتا ہی اور رکتا ہے شب وروز توقف کرتا ہی مال ومسافرین آتے جاتے ہین باشندہ اکثر عرب وعجم ہین یہ بندر ماتحت طہران ہی اکل وشرب کی چیزین ملتی ہین بعض جگہ موتی نکالے جاتے ہین اگر یہانکے مسافر سوار ہون اور مال بھی ہو تو جہاز جاتا ہی ورنہ بلا ضرورت نہین جاتا کیونکہ پھیر بہت ہے

	اور یہانکے ایاز کی حکایت مشہور ہے۔
بندر ابوشہر	دیدبان دیکھتے رہتے ہین جب کنارہ قریب ہوتا ہی توتوپ اجازت داخلہ وسلامی چلتی ہین سے سر ہوتی ہی ازکا لی آمد ورفت دونون وقت حاضر ہوتا ہی اور جہاز کو لنگرگاہ پر لیجاتا ہی یہان لنگرگاہ سے کنارہ ایک میل سے زیادہ دور رہتا ہی اسلیے کرایہ کشتی آمد ورفت کا عہ/ اور گاہے زاید بھی ہی۔ مال تجارت بکثرت آتا جاتا ہی اور مسافر بھی ہوتے ہین اور تاجرین وحمالونکا ہجوم ہوتا ہی اور دکاندار اکل وشرب کی چیزین مثل نان وکباب وگوشت وتخم مرغ ومرغ وماہی اور کشمش اور اخروٹ وغیرہ لیکر موجود ہوتے ہین یہان جہاز ایک شب یا ایک روز مین پہونچتا ہی اور بقدر ضرورت ایک شب وروز یا زیادہ توقف کرتا ہی یہان بھی مقدسین وابرار کو طہارت وغوطہ کا موقع بخوبی ملتا ہی یہ بندر خوب آباد ہی مکانات پختہ وبلند بازارین سایہ دار ہر چیز ضرورت کی مہیا وموجود ہی نان گرم وآب سرد اور کباب وگوشت اور دوغ وماست وروغن وغیرہ اور شمع اور برنج وشیر برنج وغیرہ اور ہر قسم کا تملہ وکپڑا اور لباس وجامہ مردانہ وزنانہ مال عجم وسندا کثر ملتا ہی اور تمباکو خشک عجم وسبیل وشطب اور نعلین عربی وعجمی بھی ملتی ہی۔ اور قلعہ مستحکم بنا ہی حکام ملکی ومالی مع سپاہی عجمی موجود ہین اور ڈاکخانہ وسفیر سرکاری بھی یہان ہی زبان اکثر فارسی ہی اور بوجہ مرور اہل ہند کے زبان اردو بھی جانتے ہین مساجد وماتم سرائے اور حمام بھی ہین اور لب سمندر گمرک خانہ اور قہوہ خانہ وغیرہ بھی ہی اسطرف جہاز جنگی فوجی ایران وروم اور لندن کے سرحدون کی حفاظت کے لیے گشت کیا کرتے ہین اور مسافرون کے پرسان حال رہتے ہین۔
بندر محمرہ	ایک شب یا ایک روز مین جہاز یہان پہونچتا ہی لنگرگاہ مین چھ سات گھنٹہ توقف ہوتا ہی بعض مسافرین آتے جاتے ہین ملاح وغیرہ ماہی اور نان وخرما وکاہو

وغیرہ لیکر کشتیون پر آتے جاتے ہین قلعہ و فوج عجمی یہان ہی اجازت داخلہ و سلامی
کی توپ جانبین سے سر ہوتی ہی باشندہ عرب ہین فارسی و ہندی بھی جانتے ہین
یہانتک سرحد طہران ہی۔ گرد باغات خرما بکثرت ہین۔

بصرہ

روانگی سے چند ساعت کے بعد باغات یہانکے جو بکثرت ہین دکھائی دیتے ہین رفتہ
رفتہ قریہ اور مکانات قرنطینہ نظر آتے ہین اوسطرف جھنڈی دکھائی جاتی ہی اور
کپتان بھی اوسکے جواب مین جھنڈی مستول پر چڑہا دیتا ہی اور جب جہاز قریب مکان
قرنطینہ کے پہونچتا ہی تو فوراً لنگر کرتا ہی۔
اس اثنا مین ایک حکیم اور آفندی ترک سپاہی کشتی پر سوار ہو کر قریب جہاز کے آکے کپتان
اور ڈاکٹر ملازم جہاز سے دریافت کرتے ہین کہ کوئی بیمار تو نہین ہی اور شمار مین کتنے
مسافرین ہین بعد اسکے واپس جاکر حکم ملا جو نکو دیا جاتا ہی کہ مسافرونکو فلان مکان مین
لاؤ اگر تین یا چار یا پانچ یا زیادہ دن کا قرنطینہ ہو تو وہ بدفعات مع اسباب لیجاتے
ہین اور اگر ایک ہی شبانہ روز کا ہوتا ہی تو جہاز ہی مین رہنے دیتے ہین اور فی یوم
بروز رخصت یا قبل اوسکے عصم لیتے ہین۔ اور تذکرۂ مروری مطبوعہ دیتے ہین
اوسپر نام مسافر و ولدیت و سکونت و عمر اور حلیہ ہوتا ہی۔

حالات مکان قرنطینہ

لب دریا سے چند قدم دور یہ ستم خانہ درمیان باغات خرما کے ہی درجۂ پائین مین
تری ہوتی ہی اور درجۂ بالا مین اندر خشک اور باہر نہایت کثیف ہی یہانتک کہ مطبخ
و بیت الخلا کی حالت کثافت قریب قریب ہوتی ہی تعفن ایسی ہوتی ہی جو قابل
بیان نہین ہی مسافرین تندرست آتے ہین اور بیمار ہو کر جاتے ہین دکاندار یکہ دال
آرد گندم و برنج و نان و گوشت اور مرغ و تخم مرغ اور ہیزم اور روغن وغیرہ
اوسی مکان کے اندر فروخت کرتا ہی مگر گران کوئی پرسان حال نہین ہی حکیم

دوسرے تیسرے دن آتا ہی اگر کوئی بیمار ہوتا ہی تو اوسکو دیکہکر چلا جاتا ہی نہ دوا ہی نہ علاج نام کو حکیم اعلیٰ اوس مکان کے دو گوشے سے لب دریاے دجلہ تک دو ریسمان بندہی ہوتی ہین اوس سے باہر مسافر تجاوز نہین کرسکتا ہی شہر کا بچہ ترک رومی وغیرہ وغیرہ پر ہوتا ہی یہ لوگ شریر اگر دو چار قہری دیکر راضی بھی کرلیا تو اکثر حرف و لگی زبان سمجھہ مین نہین آتی ہی ہے

بہمواری توان خاموش کردن خصم سرکش را
کہ آب از لبس کند نرمی فرو نشاند آتش را

اہل بصرہ نے زبان عربی افصح اللسان کو کیسا خراب کیا ہی کچھ الفاظ جو قریب بفہم ہین لطور نمونہ یہ ہین ۔ شتقول یعنے ای شیٔ تقول کیا کہتے ہو یا شیخ بلش الحقہ یعنے یا شیخ بلش الحقہ ای شیخ کتنے حقہ دیتے ہو تلت قمری یعنے ثالث قمری تین قمری کو اور گیر یعنے قوم کھڑا ہوا ور غفہ یعنے قفہ وہ بزرگ ٹوکرا جسپر سوار ہوکر دریا سے عبور کرتے ہین مافش یعنے ما فیھا شیٔ اوسمین کچھ نہین ہے اسیطرح سے ہر بات کو مخفف کیا ہی جو حد عربی کی عبارت سے علیحدہ ہی مگر رفتہ رفتہ انسان کو مہارت کلام ہوجاتی ہی ۔

اور بروقت رہائی کے جو کاغذ مطبوعہ تذکرہ دیتے ہین اوسپر ٹکٹ اور مُہر اور دستخط ہوتا ہے اوسکو بحفاظت اپنے پاس رکھنا چاہیے بغداد اور کربلا اور نجف اور سامرہ مین دیکھا جاتا ہی ہر جگہ پانچ قمری لیکر ٹکٹ چسپان کرتے ہین ۔ بہر حال جب رہائی پاکر لب دریا مع اسباب کے آتے ہین تو کرایہ کشتی علیٰ مقام تک جو تخمیناً ایک میل دور رہتا ہی طے کرلیتے ہین درمیان مین مزار عباس بن حمزہ صحابی کا ملتا ہی بس ملاح عرب جو فارسی و ہندی بھی بقدر ضرورت جانتے ہین وہ لب دریاے دجلہ جسکا پانی سرد و شیرین ہی اول گمرک پر لیجاتے ہین اگر مال محصولی ہی تو گمرک لیا جاتا ہی ورنہ حق سلامتی لیتے ہین وہان سے نجات پاکر اگر جہاز جُز دخانی رومی تیار موجود ہو تو اوسپر جاکر سوار ہوتے ہین وہ بغداد تک چڑہاؤ مین چار پانچ روز مین جاتا ہی جبکہ پانی دریا کا بیت ہو ورنہ زیادہ تاخیر بھی ہوتی ہی خصوص جہاز پینداز مین پر پھنس جاتا ہی تو کئی روز کی معطلی ہوتی ہی اور کرایہ اوسکا سات معین روپیہ اور

گا ہے چہر روپیہ ہے آور اگر ٹکٹ بمبئی سے جہاز خُرد دخانی نکل لمپنی کا سات روپیہ کا لیا ہوا ور وہ موجود
و تیار ہو تو اوسپر سوار ہوتے ہین اور یہ جہاز تیسرے دن داخل بغداد ہوتا ہے اور اگر موجود نہو تو
ایک دو دن عَلی مقام مین کاروان سرائے یا مکانات کرایہ مین توقف کرنا پڑتا ہے اور کرایہ فی چہرہ
ایک قران گا ہے دو قران یومیہ ہے اور اگر ٹکٹ نہ لیا ہو تو لب دریا آفس مین یا جہاز پر آٹھ روپیہ
کو ملتا ہے جہاز ران کپتان و معلم وغیرہ نصارے ہین باقی خلاصی وغیرہ سب عرب ہین یہ جہاز
بھی شبانہ روز چلتا ہے عمق دریا کا جا بجا دیکھا جاتا ہے سینہ کیطرف ایک آدمی ناپتا ہے اور کہتا
جاتا ہے ثلث باع اربع باع جہان پانی کم ہوتا ہے جہاز کو پھیر لیتے ہین واضح ہو کہ جہاز پر سوار ہوتے
وقت گمرک بھی کچھ عاجز کرتے ہین اور انعام لیتے ہین اگر کوئی کتاب یا مال ہو تو کچھ دیکر نکلجانا
چاہیے ملاح کرایہ کشتی کے علاوہ مزدوری اسباب اوتارنے چڑھانے کی لیتے ہین اور طالب
انعام بھی اکثرون سے ہوتے ہین اور بعض اہل ہند کو نواب بنا کر حکمت عملی سے زر نقد لیتے ہین
بلکہ اہل ہند کا تمام جسم طلا و نقرہ کا تصور کرتے ہین ایسے مقام پر اپنی زیرکی و ہوشیاری سے
کام کرنا چاہیے کہ کسیطرح اپنے مال وحال پر اونکو مطلع نہ کرنا چاہیے ورنہ باعث نقصان و ضرر ہے۔

آبادی عَلی مقام

لب دریاے دجلہ مکانات پختہ و بلند بازارین عمدہ کاروان سرائے و مسافر خانہ بنے ہین
بستی بکثرت خصوصاً فصل پاقلہ مین زائد ہوتے ہین اکل و شرب کی سب چیزین اور کپڑے
اور ظروف گلی وغیرہ مہیا و موجود ہین باغات خرما بکثرت ہین بعد جنگ جمل فتح بصرہ کے حضرت
امیر المؤمنین امام المتقین علی بن ابیطالب علیہ السلام نے اس مقام پر نماز ادا فرمائی تھی اب
وہان پر مسجد بنائی گئی ہے قدم گاہ موجود ہے گرد احاطہ پختہ مع چند حجرون کے ہے فریقین کے
لوگ نماز پڑھتے ہین خادم بھی ہے وہ زائرین سے کچھ لیکر نشان قدم اقدس کا دکھا دیتا ہے
آفس عجمی و انگریزی و ڈاکخانہ اور چند کوٹھیان تاجرین کی بھی ہین اور حکام مالی و ملکی اور
فوج ترک رومی ہے یہانسے شہر بصرہ قدیم ایک فرسخ دور ہے اُلاق یا مد و جذر دریا کے وقت

نہر طویل مین کشتی پر سوار ہوکر جاتے ہین مکانات شہر کے پختہ و عمدہ ہین بازارین سرپوشیدہ ہے عرب فریقین کے لوگ بستے ہین فارسی زبان بھی جانتے ہین اونکا لباس بالائی قبا و عبا ہے اور سر پر شیاق و عقال ہی جسکو شماغ و عقال کہتے ہین - اور پاؤن مین نعلین عربی ہے اور فاضلین عمامہ باندھتے ہین -

حالات سواری و مقامات جہاز خورد خانہ

مرکب رومی ہو یا انگلش کمپنی بلاص لنچ روز روانگی جھنڈی چڑھا دیتے ہین اور نشان دفتر رومی اگر ایک کاغذ مطبوعہ مُہری صاحبان رلیش کو دیتے ہین اوسکو تذکرہ رلیش کہتے ہین اور فی آدمی عہ لیتے ہین اطفال و زنان سے نہین لیتے بعدہ جہاز روانہ ہوتا ہی اس جہاز پر دنکو سائبان رہتا ہی شب کو سینہ کیجانب سے ہیا رکھتے ہین تاکہ دیدبان کا حرج نہو اور فانوس مستول پر اور اندر باہر روشنی کرتے ہین انگریزی جہاز پر اسباب زائد کا وزن کرکے محصول لیتے ہین یہان اسباب زائد متفرق رکھنا چاہیے باقی درجۂ اعلے و اوسط و ادنے وغیرہ مثل جہاز کلان کے ہین اسطرف جہاز عجمی نہین ہی عوض اسکے رومی ہی باقی حالات نقشۂ ذیل سے ظاہر ہین -

نقشۂ مقامات مرکب رومی و بلاص لنچ راہ دریائے شیرین

علی مقام	عمارہ	کوت	بغداد	۲۵۸ کوس تخمیناً

مقامات مذکورہ مین قران شاہی اور لیرا و مجیدی رومی اور دو آنے چار آنے اور آٹھ آنے اور روپیہ کا بہار چلتا ہی اور نوٹ بمبئی کا بھی چلن بخواہش ہی اور شاہی و قمری پول سیاہ کا رواج ہی لہذا نقشۂ ذیل اوزان و نقود یاد کرنا چاہیے تا خرید اشیاے ضروری مین آسانی ہو ورنہ ضرر متصور ہے -

نام اوزان عرب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مطابق ہند	۹ سیر ۱۲ ماشہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳ ماشہ

[illegible]	لیرا طلائی	مجیدی نقرئی	بشلوک مسّی و قمری مسّی	قرانچی شاہی نقرئی ایرانی	نصف قران نقرئی	شاہی مسّی	نصف شاہی	دو شاہی مسّی

خُردہ یعنے قمری و شاہی فلوس و پول اکثر اپنے پاس موجود رکھنا چاہیے ورنہ عند الضرورت نقصان ہوتا ہی نیم قران کی جگہ پر پورا قران صرف ہو جاتا ہی۔

نقشۂ حالات مقامات دریائی مفید مسافر

علی مقام	یہان سے جہاز روانہ ہوکر درمیان دریاے دجلہ و فرات کے جنکا پانی سرد و شیرین ہی چلتا ہی اور مقام گُرنہ پر جو ۲۰ کوس کے فاصلہ پر ہی دونون دریا علحدہ ہین جانب چپ فرات ہی جسکا پانی صاف ہی اور جانب راست دجلہ ہی جسمین جہاز جاتا ہی اور عمیق ہی گرد باغات و زراعت ہی۔
عمارہ	لب دریا واقع ہی ایک شبانہ روز یا کم مین جہاز خُرد یہان پہونچتا ہی اور دو تین گھنٹہ ٹھہرتا ہی اور کوئلہ وغیرہ بذریعہ حمالان گُرد وغیرہ لیتا ہی باشندہ عرب فریقین کے لوگ ہین مکانات پختہ ہین حکام ملکی و والی موجود ہین دکاندار خبز یعنے نان اور بیض یعنے تخم مرغ اور دجاج یعنے مرغ اور لحم یعنے گوشت اور خرما اور پنیر و کاہو اور جوز یعنے اخروٹ وغیرہ لیکر زائرین کے ہاتھ فروخت کرتے ہین یہ لوگ فارسی و ہندی بقدر ضرورت جانتے ہین۔ ونکو دور سے پہاڑ دکھائی دیتے ہین۔
کوت	لب دریاے دجلہ واقع ہی ایک شبانہ روز مین یہان جہاز خُرد دخانی پہونچتا ہی اور تین چار گھنٹہ توقف کرتا ہی باشندہ یہانکے عرب فریقین کے لوگ ہین دکاندار اکل و شرب کی چیزین لاکر فروخت کرتے ہین بقدر حاجت فارسی و ہندی جانتے ہین تماشائیونکا ہجوم ہوتا ہی اپنے اسباب کی نگرانی بخوبی چاہیے اسکے آگے گنبد نیلگون روضۂ حضرت عزیرؑ کا لب دریا واقع ہی گرد مکانات پختہ ہین اونمین یہود رہتے ہین بعد اسکے طاق کسرٰے اور روضہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کنارہ سے کسیقدر دور ہی رومی جہاز کے کپتان عرب کو فی نفر ایک قران دیکر ایک گھنٹہ توقف ہوتا ہی اور زائرین زیارت کرتے ہین مگر بلا ص لیخ والے بخوف دزدان عرب یہان توقف نہیں

	کرتے ہین یہ مقام مدائن ہی جو زمانۂ سلف مین آباد تھا اب ویران ہوا ہی اسکے آگے روضۂ عبداللہ ابن امیر المؤمنین علیہ السلام ہی یہان سے باغات بغداد دکھائی دیتے ہین اور گرد زراعت بھی ہوتی ہی اور یہ دریا سے دجلہ ایسا پیچ در پیچ ہی کہ دریا کو بھی لکھنؤ اوسکے جگر کے آگے پیچ ہی استقبال قبلہ مین وقت نماز کے نہایت دقت ہوتی ہی بڑی ہوشیاری سے نماز ادا کرنی چاہیے جہان پر پھیر کم ہوا ور اول وقت مہیاے نماز رہنا بہتر ہی۔
بغداد	لب دریا جانب چپ قدیم اور جانب راست جدید آباد ہی درمیان مین دریا ہی جسپر کشتیونکا جسر ہی یہان جہاز ہر دو ایک شبانہ روز سے کم وارد ہوتا ہی اور لنگر کا مین پر قریب گمرک خانہ ٹھہرتا ہی اور جانبین سے اجازت داخلہ وسلامی کی سر ہوتی ہی اور خدام وغیرہ کا ہجوم ہوتا ہی اور قہوہ چی وغیرہ بکثرت گرد جہاز کے کھڑے ہوتے ہین اوسوقت اسباب کی نگرانی بخوبی چاہیے ۔

چہ داند مردم کہ در جامہ کیست ۔۔ نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

پس بذریعۂ خدام ملا قاقی یا نامی کرایہ طے کرکے قفون پر سوار ہوکر اوترتے ہین حکم آفندی اور نشان دفتر رومی آکر تذکرۂ مروری قسطنطنیہ دیکھکر شمار کرتے ہین اور فی کاغذہ قمری لیکر ٹکٹ چسپان کرکے مہر کرتے ہین یا بذمہ داری خادم وہ وقت مہر وغیرہ کرتے ہین یہ ظلم تازہ جاری ہوا ہی کہ ہر مقام پر زیارت دو دو قمری لیکر مہر کرتے ہین اور اہل عجم یعنے اہل فارس سے علاوہ اسکے حق پرا ور وحق سلامتی لیتے ہین اور اذیت وتکلیف دیتے ہین اور توہین کرتے ہین اسلیے سنہ ۱۳۱۱ھ سے سلطان طہران نے اپنی رعایا کو قدغن فرمائی ہی کہ مادامیکہ اس امر مین فیصل ہو کوئی اوسطرف نہ جائے ۔

بغداد جدید

خوب آبادی مکانات پختہ وبلند وبازارین مسقف ومدور ہین مال تجارت ہرقسم کا بکثرت ہے نان وگوشت وکباب اور پنیر اور روغن وماست وغیرہ اور کاہو وخرما اقسام وانواع کا مہیا ہی بازارمین گرہ کٹ خصوصاً آفندی سپاہی بہرہ وار بڑے غارتگر ہین حکام ملکی ومالی اور دفتر رومی وغیرہ اور پوستہ خانہ وبالیوس خانہ یعنے سفیر دولت انگلشیہ اور تجارہ دوکاندار وغیرہ سب اسیطرف ہین اور بعض تاجر یہود ہین۔

اسیطرف بیرون شہر روضہ کمیل بن زیاد اور حضرت قنبر اور چار نواب حضرت صاحب العصر علیہ السلام کا ہی الاق وغیرہ پر لوگ زیارت کو جاتے ہین تنہا دشوار ہی قبل مغرب کے بازار بند ہوتی ہی کوچہ وگلی مین غارتگری ہوتی ہی جب حاکم نشین مقام کا یہ حال ہو یعنے جہان حاکم وفوج موجود ہی تو اور مقامات دور دست وبیابان کا کیا ذکر ہے لب دریا وہ عمارات ودیوارین موجود ہین جنمین عہد بنی عباسیہ مین سادات علویہ بکمال عداوت چنے جاتے تھے گویا اتبک اونکی آواز فریاد یا جداہ کی سنائی دیتی ہی اور تا ایندم زائرین عجم وہند کی کیسی اذیت وضرر رسانی مین رومی سرگرم ہین یہ اثر ظلم بنی عباسیہ جاری ہی

نماند ستمگار بد روزگار		بماند برو لعنت پائدار	

بغداد قدیم

یہان گمرک کیطرف ہوکر قفوں سے او تر کے کنارہ پر آتے ہین ہنگامہ دار وگیر گرم ہوتا ہی مال تجارت ونو کا گمرک لیا جاتا ہی صندوق وغیرہ کہلواے جاتے ہین اسباب متفرق وپریشان کرتے ہین اکثر چیزین گم ہوتی ہین اس مقام پر نہایت ہوشیاری چاہیے اگر مال محصولی ہو تو محصول دیکر فوراً بند کرنا چاہیے حتی الامکان بذریعہ خدام گمرک دینا چاہیے ورنہ بے قاعدہ زیادہ لیتے ہین اور حساب مین فرق کرتے ہین زائرین کا مال مباح جانتے ہین اگر کچھ مال تجارت ونو یا شیشہ آلات اور شال وتمباکو وعطر وغیرہ مال محصولی ہو تو حق سلامتی طلب کرتے ہیں

یہان سے اسباب بسپردگی خدام روانۂ کاظمین شریفین جو یہانسے بیرون شہر ایک فرسخ دور ہی روانہ
ہوتا ہی اونکو اختیار ہی کہ الاق یا قصہ یا ٹرین گاڑی پر روانہ کرین یا حمال پر ولیسی اجرت لیتے ہین
اور اگر محصولی مال خادم سے مخفی نہ کرین تو وہ گمرک سے بحکمت عملی نکال سکتے ہین اسطرف بھی سکاتا
و بازارین پختہ و عمدہ مسقف مدور ہین اور ہر قسم کا مال تجارت اور اکل و شرب کی چیزین بکثرت
بکتی ہین اور لب دریا قہوہ خانہ آراستہ ہین چاے و قلیان مہیا رہتے ہین اکثر وہان نشست
و باش کی رہتی ہی قریب اسکے کاروانسرا ہی ۔ اوسکے متصل گاڑی خانہ ہی ٹرین گاڑی پر
بکرایہ ۲ قمری فی نفر و یکپر سوار ہوتے ہین اور برابر کاظمین شریفین چلے جاتے ہین دور سے چار
مینار اور دو قبہ اقدس طلائی دکھائی دیتے ہین اوسوقت دل بیتاب ہوتا ہی اور تخمیناً ایک
ساعت کے بعد گاڑی سے اوترکے ہمراہ خدام کے اونکے مکان پر جاکر اوترتے ہین اور بستر
درست کرکے زائرین حمام مین جاکر غسل کرتے ہین اور تبدیل لباس کرکے حرم مین جاتے ہین
اسلیے اس مقام پر کچھ آداب زیارت بطور اختصار ضرور ہین۔

آداب زیارت

فضائل زیارت و آداب کتب معتبرہ مین بکثرت ہین تحفۃ الزائر وغیرہ کا اس سفر مین زیر نظر
و ہمراہ رکھنا بہتر ہی اگرچہ بیاض و رسالہ زیارات دورہ مطبوعہ ہر جگہ ممکن ہین اور علاوہ اسکے
دعاے اذن و زیارات ہر مقام شریف حرم مین تحریر موجود ہین اور خدام کرام بھی پڑھا
دیتے ہین مگر خود پڑھنا اور با آداب و شرائط زیارت کا بعمل لانا خواندہ شخص کو انسب و اولی ہی
واضح ہو کہ جب زائر کسی معصوم کے روضۂ اقدس مین زیارت کو حاضر ہو تو لازم ہی کہ باغسل
و وضو ہو اور جامہ پاک پہنکے دروازۂ حرم پر کھڑے ہو کر طلب اذن دخول کرے اور دعاے
اذن پڑہے اگر رقت ہو تو داخل ہو ورنہ انتظار کرے اور بوقت دخول پاے راست کو مقدم کرے
اور وقت خروج پاے چپ کو مقدم کرے مثل مسجد کے اور ضریح اقدس کو بوسہ دے اور
اوسپر تکیہ کرکے رو بضریح زیارت پڑہے اور جب زیارت و دعا سے فارغ ہو تو جانب راست

رخسارہ کو بعد اسکے جانب چپ رخسارہ کو ضریح پر رکھکے خدا سے دعا مانگے کہ بحق صاحب قبر انور کے مجھے اہل شفاعت صاحب قبر سے گردانئے اور بالاے سر اقدس رو بقبلہ دعا و زاری مین مبالغہ کرے اور بعد زیارت کے دو رکعت نماز زیارت پڑہے اور عزیز و اقربا اور دوستان وطن سادات و مومنین کے لیے دعا کرے کہ محل اجابت ہے اور وہان تلاوت قرآن مجید کرے اور ثواب اوسکا صاحب قبر کو ہدیہ کرے اور نفع اسکا بھر قاری قرآن کو ملیگا کہ باعث تعظیم صاحب قبر ہے اور حتے الامکان بحضور قلب رہے اور گناہون سے توبہ کرے اور فقرا و مساکین اور خدام مومنین سے سلوک نیک اور تعظیم کرے اور جب باہر آوے تو روبضریح کرے پشت نہ کرے اور بعجلت باہر آوے کہ اوسمین حرمت و تعظیم زیادہ ہے اور اشتیاق بڑہتا ہے پس آداب و شرائط زیارت کا بعمل لانا باعث زیادتی اجر و ثواب ہے۔ اور بصدق دل زیارت کا پڑہنا موجب قبولیت ہے۔

بیان زیارت و غسل زیارت

جہان دو بزرگوار یا زیادہ حضرات ائمہ اطہار کا مزار ہو ایک غسل زیارت کافی ہے بلکہ جبتک زائر وہان رہے اگر دن کو غسل کرے اور شام تک چند بار زیارت کرے تو کافی ہے اور اگر شب کو غسل کرے اور صبح تک چند بار زیارت کرے تو وہ بھی کافی ہے مگر نماز زیارت دو دو رکعت علیحدہ علیحدہ پڑہے پس جب زائر مشہد کاظمین شریفین مین پہونچے اول غسل کرے اور جامہ پاک بعد اسکے متوجہ روضہ اقدس ہوکر دروازہ حرم پر دعاے اذن پڑہے اور نزدیک قبر اطہر باب الحوائج حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نیت کرکے زیارت پڑہے اور خدا سے حوائج دنیا و آخرت طلب کرے اور قریب قبر انور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے جاکر نیت کرکے زیارت پڑہے اور حاجات دارین خدا سے طلب کرے کہ محل اجابت دعا ہے اور اپنے عزیز و اقربا اور احباب سادات و مومنین کی طرف سے زیارت بہ نیابت پڑہے اور اونکے واسطے دعا کرے بعدہ بالین سر اقدس نماز زیارت چار رکعت دو دو رکعت

مثل نماز صبح کے پڑہیے اور تلاوت قرآن و دعا کرے کہ ثواب عظیم ہی اور اوقات نماز مین بجماعت نماز پڑہیے
اور موعظہ مین شریک ہو کہ اجر جزیل ہی اور نماز جماعت حرم مین چند مقام پر ہوتی ہی اور بعد نماز و واعظ
وعظ اور فضائل و مصائب حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام پڑہتے ہین اور بعض جگہہ مسائل
ضروریہ کا ذکر ہوتا ہی۔

بیان حرم اقدس

چار مینار اور دو قبہ یعنے گنبد پر نور طلائی ہین عمارت بلند با رفعت و شان ہی اندرون قبہ مینا کار
برنگ کاشانی آراستہ اور تحت قبہ قنادیل طلا و نقرہ اور شیشہ آلات عمدہ آویزان ہین اور
ہر طرف دروازے نقرئی ہین ضریح اقدس کا پنجرہ بلند فولادی طغرائی ہی اوپر شامیانہ ہی صندوق
قبور اطہر کے متصل علیحدہ علیحدہ ہین اوپر چادرین سبز پڑی ہین آہ انکو دیکہکر دل شق ہوتا ہے
زہرہ دیتا ہی عباسیہ کا یاد آتا ہی گرد رواق و ایوان اور مسجد ہی سو ایوان بزرگ طلائی
ہین اور رواق کے حجرونمین علما وغیرہ مدفون ہین چنانچہ پائین پا شیخ شہید علیہ الرحمہ بہی مدفون ہین
صحن اقدس نہایت عمدہ و کشادہ ہی فرش سنگین عمدہ ہی احاطہ چار دیواری مع حجرون کے
نہایت عمدہ و بلند برنگ کاشانی منقش ہی دروازے بزرگ متعدد ہین بعض پر ساعات
کلان لگائی ہین رات و دن کا حساب علیحدہ علیحدہ ہی سب حجرہ وغیرہ قبور مومنین سے
پر ہین اندر و باہر شیشہ آلات شب کو بکثرت روشن ہوتے ہین۔ اوقات نماز مین ہر طرف
اذان ہوتی ہی خصوصاً قبل صبح صادق مناجات ہوتی ہی اور اول وقت صبح صادق اذان
ہوتی ہی ہر طرف سے مرد و زن طہارت و وضو کرکے حاضر ہوتے ہین اور ہجوم ہوتا ہی اور زیارت
و نماز اور تلاوت قرآن سے فارغ ہو کر چلے جاتے ہین صحن اقدس مین دو صاحبزادون کا
مزار ہی مگر بند رہتا ہی۔

آبادی شہر

گرد روضہ اقدس کے مکانات پختہ و بلند اور بازارین عمدہ مسقف ہین مال تجارت کثیر ا ہر قسم کا

اور غلہ اور ظروف وغیرہ اور نان و گوشت اور پلاؤ اور شیر برنج و دنیا کی نعمتیں پختہ و خام اور سودا جات
اور اکثر ترکاریاں اور چارے و قند و شکر اور کجاوہ و محمل وغیرہ سب سامان سفر مہیا و موجود رہتے ہیں
اور نعلین و سوزہ وغیرہ اور اسلحہ بہت فروخت ہوتے ہیں اور کاروانسرائے اور حمام مردانہ و زنانہ
بکثرت ہیں حمام میں کیسہ و غسل کا نیم قران خالی غسل کا مسافروں سے ایک قمری اور سر تراشی
کی ایک قمری اور نورہ کی نیم گاہی ایک قمری لیتے ہیں اور جامہ شوئی کپڑا ایک قمری اور صرف خطوط
کرائی نیم قمری معرفت خدام کے لیتے ہیں اور وہ اکثر عورات یہود سے دہلوا دیتے ہیں باشندہ
عرب و عجم و اہل ہند سادات و مومنین اور علما و طلبہ و روضہ خوان اور تاجر و دکاندار اہل حرفہ
ہیں چند خانہ کشمیری ہیں اور بیرون شہر باغات خرما بکثرت ہیں۔

خدام بارگاہ عرش اشتباہ

تخمیناً ۶۰ عرب ہیں اور کلید بردار اور کفش کن اور جاروب کش وغیرہ ہیں اور جس کفش
کن کیطرف سے روز اول خادم لیجائے اوسیطرف آمد و رفت مشاہد میں رکھے اور وقت رخصت جسے
جو ممکن ہو دیکر راضی کرے خدام تنخواہ یا بری باری ۲ یا ۳ نفر حاضر رہتے ہیں اکثر اہل ہند شیخ
علی خادم کے یہاں اوترتے ہیں مکان پختہ دو منزلہ دم دروازہ قبلہ ہے انکے مکان کے صحن میں
حوض و چاہ ہے قریب اوسکے اوب خانہ ہے حب یعنے خم سرکشادہ کلان میں آب سرد و شیرین
دریا کا مہیا رہتا ہے یہ شخص خلیق و کم سخن اور امین و قانع ہے متوسلین حق زیارت خوانی و کرایہ
مکان دس بارہ قران اور امرا اور مساعد ہا قران حسب حال اپنے دیتے ہیں سوا انکے
شیخ عبدالکریم مختلی اور کارکن مسافر دوست و رسا ہیں انکی معرفت سے سب امور سفر ہر طرف
زیارت دورہ کا انصرام کرنا چاہیے وہ زبان فارسی و ہندی بقدر ضرورت جانتے ہیں اور
خطوط بھی پہونچا دیتے ہیں اگر کسی کو کسیکے نام خط روانہ کرنا ہو تو اس نشان سے بخوبی پہونچ
سکتا ہے۔ بعونہ تعالیٰ لفافہ ہذا در شہر بغداد بمقام کاظمین شریفین ع رسیدہ معرفت شیخ
عبدالکریم خادم بفلاں برسد۔ پس وہ پوستخانہ بغداد سرکاری سے لیکر پہونچا دیتے ہیں۔

اور یہان تک لفافہ نکٹ دار اور پوسٹ کارڈ اور لفافہ بیرنگ جسکا محصول ایک آنہ ہی اور ہی آدہ وزر
و ہندوی اور جسٹری بھی برابر جاری ہی۔ ملک عراق کے لوگ بعد سلام کے بوقت ملاقات
صبح سے نصف روز تک اسطرح سے مزاج پرسی کرتے ہین صبحکم اللہ بالخیر والعافیۃ
والسرور اور جواب بھی دیا جاتا ہی اور بعد نصف روز کے شب تک یہ کہتے ہین مساکم اللہ
بالخیر والعافیۃ والسرور اور جواب بھی اسیطرحسے دیا جاتا ہی اور باہم پیشانی و شہر پر بوسہ
دیتے ہین اهلاً و سهلاً خوش آمدی تقبل اللہ زیارت شما خدا قبول بکند اور وقت رخصت
بعد جواب سلام کے سلمکم اللہ کہتے ہین۔

تبرکات کاظمین شریفین

گرد و غبار ضریح اقدس اور کفن اور شانہ رنگین اور رومال دستی سرمئی بوٹہ سفید اکثر زائرین
ہمراہ لیتے ہین اور جا بجا مشاہد مین کفن مس کرتے ہین پس بعد چند روزکے اگر نو روز کو ۲۰ یا ۲۵ روز
باقی ہون تو پہلے سامرہ جانا بہتر ہی اسلیئے کہ بعد نو روز کے اسطرف سیلاب ہوتا ہی اور آب و گل
مین براہ دور جانا پڑتا ہی جسطرف جسر شکستہ کہ بنی عباسیہ ہی اور سامرہ کے متصل عبور دریا ہوتا ہی
اور اوس راہ مین کاروان سرائے و آبادی سوائے دجیل کے نہین ملتی ہی اور راہ معمولی کے
حالات نقشۂ ذیل سے ظاہر ہونگے اور ایام سیلاب مین جہاز دخانی رومی خرد بھی سامرہ تک صرف
ایک دو دفعہ جاتا ہی۔

روانگی سامرۂ طیبہ

بذریعہ خادم کے مکاری یعنے چروہ دار سے کرایہ آمد و رفت کا طے کرے حتی الامکان چروہ دار
عجم ہو تو بہتر ہی پس سامان ضروری سفر درست کرے یعنے تخت روان یا کجاوہ یا محمل یا سر نشین جب
سواری کی ضرورت و خواہش ہو اوسکا پردہ اور موم جامہ اور تشکی اور گبہ و شربہ و آفتابہ وغیرہ
درست و مہیا کرے اور کچھ اکل و شرب کی ضروری چیزین مثل نان و کباب و کلیچہ و نان خطائی
و خرما وغیرہ اور سبیل و شلب اور مٹی اور تنخاطہ یا کبریت اور فنر اور شمع وغیرہ زیارت و دور قاز

ہر جگہ رکھنا چاہیے تا منزل پر رحمت نہو اگرچہ کاروان سرائے ہین ہر جگہ کچھ چیزین ممکن ہوتی ہین مگر باہم نظر دورانڈیشی ضروری مختصر چیزین ہمراہ رکھنے بہتر ہین اس سفر مین اسباب و زر نقد زیادہ ہمراہ نہ رکھے راہ کسیقدر مخدوش ہی خصوصاً فصل خرما مین کہ ہر طرف عرب نیزہ خانہ تگری کرتے ہین پس کل اسباب اور نقد وجنس اوس خادم امین کے حوالہ کرے جسکے گھر مین اوترا ہو بعد اسکے ہمراہ قافلہ کے روانہ ہو اور وقت روانگی فقرا و مساکین کو نان و خرما یا قمری وغیرہ دینا بہتر ہے الصدقۃ ترد البلاء وارد ہے۔

نقشۂ کرایہ آمد و رفت سامرۂ شریف

کجاوہ	۱۵ قران	یعنے ۷ کلدار	راست و چپ دو نفر سوار ہوتے ہین سائبان بھی ہوتا ہے
محمل	۱۰ قران	یعنے للعہ	ایضاً مگر سائبان نہین ہوتا ہے بفصل گرما و سرما مین تکلیف ہی علاوہ اسکے اکثر گرتی ہے۔
سر نشین قاطر	۸ قران	۳ روپے	بدون امداد اسپر بھی سوار نہین ہو سکتے اور رانو مین درد ہوتا ہے۔
الاغ عمدہ	۶ قران	[illegible]	اسپر کسیقدر خود مختاری ہے بدون امداد سوار ہونا اور اوترنا مرد ہوشیار کو ممکن ہے۔

امرا ورؤسا کو اسطرف تنہا روان ہونا مناسب نہین ہے خوف خطر و نقصان ہے اگر بغداد سے چند سپاہ سوار ہمراہ لے تو کسیقدر بہتر ہے اور انکو فی یوم فی نفر ایک قران خوراکی بعدہ انعام حسب حال دینا پڑیگا۔ باقی حالات نقشۂ ذیل سے ظاہر ہین۔

نقشۂ حالات منازل راہ سامرہ

نام مقام	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
کاروانسراے آزاد خیگر	۹ فرسخ	راہ ہموار ہے سر راہ مزار ابراہیم بن مالک اشتر رضی اللہ عنہ ہے

		پھر اسکے پانچ فرسخ پر ایک سراے وقفی ہے بعضے مسافرین وہین اوترتے ہین یہ مقام قریب دریاے دجلہ کے آباد ہے سراے عام ہے ایک مسجد اور مکانات بھی خام ہین اہل قریہ اکثر مومنین کاشتکار و دکاندار ہین نان تازہ و خرما اور روغن و ماست وغیرہ ملتا ہے گرد یا ثبات خرما ہین اور کنارۂ دریا سے ایک میل دور شاہزادہ سید محمد بن حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا روضہ ہے۔
کاروانسراے خان بجار	۵ فرسخ	راہ ہموار ہے درمیان مین دریاے دجلہ ہے قفہ پر عبور کرتے ہین فی شخص قمر آمد و رفت کرایہ قفہ فی کجاوہ یا محمل اور دہ قمری آمد و رفت فی شخص لیتے ہین قمریان ایسے مقام پر بہت کام آتی ہین خرد دہ ہمراہ رکھنا ضرور ہے اور حروف دار قمریان دیکھکر لینی چاہییں جنکا سکہ نمایان ہو اسلیے کہ دکاندار عرب دیتے وقت طیب طیب یعنے خوب و اچھا ہے کہتا ہے اور لیتے وقت بطال بطال یعنے خراب و برا ہے کہتا ہے بہر طور سے مال زائرین مباح جانتے ہین ظلم و ستم بنی امیہ و بنی عباسیہ کا اثر ابتک ہے سراے پختہ ہے دم دروازہ عرب صحرائی شکلو مکین لیتے ہین نان و تخم مرغ و ماست اور باقلہ فصل مین ملتا ہے ایک قمری کو مشکیزۂ آب بکتا ہے۔
سامرہ شریف	۵ فرسخ	راہ ہموار ہے اثناے راہ قبہ اقدس طلائی و دو مینار درخشان معلوم ہوتے ہین اور قلعہ متوکل لعین کا کھنڈلہ ابتک ہے اور دور سے دکھائی دیتا ہے سر راہ اس منزل مین خدام آتے ہین اور اپنے مکان پر لیجاتے ہین مسافرین بستر لگا کے حمام مین جا کر بعد غسل زیارت کے تبدیل لباس کرتے ہین اور پہلے روز ہمراہ خادم کے حرم اقدس مین جا

کفش کن کے حاضر ہوکر دروازہ پر دعاے اذن پڑھتے ہیں اور بعد چند دقیقہ کے اندر جاکر زیارت کرکے
زیارت حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری علیہما السلام کی پڑھتے ہیں اور والدین اور
سب برادران ایمانی اور عزیز واقربا اور دوستان وطن کی نیابت سے زیارت پڑھتے اور اونکے
واسطے دعا کرتے ہیں کہ محل اجابت دعا ہے اور چار رکعت دو دو رکعت کرکے نماز زیارت پڑھتے
ہیں اور جناب نرجس خاتون مادر گرامی حضرت صاحب العصرؑ اور حلیمہ خاتون خواہر حضرت
امام علی نقی علیہ السلام کی زیارت پڑھی جاتی ہے اور تلاوت قرآن و دعا کرکے اگر اوقات نماز ہوں
تو نماز جماعت میں شریک ہوتے ہیں اور وہ فی زمانا حرم میں دو جگہ ہوتی ہے بعد اوسکے وعظ و فضائل
ومصائب واعظ و روضہ خوان پڑھتے ہیں۔

بیان سرداب اطہر

جانب راست روضہ اقدس کے دروازہ متصل چاہ قدیم ہے اندر اوسکے احاطہ پختہ ہے ایک طرف
قبہ بیگون بزرگ و بلند ہے اوسکے نیچے مسجد ہے اور متصل اوسکے سرداب مقام غیبت حضرت صاحب
العصر عجل اللہ فرجہ ہے باغسل و وضو اور جامہ پاک پہنکے دروازہ پر دعاے اذن خدام پڑھا
دیتے ہیں اور سرداب میں اوترتے ہوے دعا پڑھتے ہیں اور اندر زیارت پڑھتے ہیں اور نماز
زیارت پڑھکے ادعیہ پڑھتے ہیں اور والدین اور عزیز واقربا اور احباب اور جملہ سادات
ومومنین کیطرف سے زیارت پڑھتے ہیں اور اونکے لیے دعا کرتے ہیں کہ محل اجابت دعا ہے اگر اس جگہ موقع
ملے تو زیارت وادعیہ تحفۃ الزائر کا پڑھنا خوب ہے مردانہ و زنانہ مقام نماز و دعا علحدہ علحدہ ہے

بیان روضہ اقدس وغیرہ

قبہ انور طلائی کلان ایک اور دو مینار ہیں اندر مینا کار نہایت خوشنما عمارت ہے ضریح اقدس
بلند فولادی ہے اندر اوسکے تین صندوق قبور مطہرہ منورہ مقدسہ برابر ہیں اور نیز چادریں سبز
پڑی ہیں اوس او سیر شامیانہ ہے اور پائیں پا ضریح حلیمہ خاتون ہے شیشہ آلات آویزان ہیں اور
ہرطرف کنول دیوار و نیز لگے ہوے ہیں شب کو خوب روشنی ہوتی ہے فرش قالین و شطرنجی

ایوانی ہین گرد رواق وایوان ہین اور کفش کن تین چار ہین صحن ہرطرف کشادہ ہی اور عین بیچ
اموات ہین یہان ہنوز صحن کا سرداب نہین بنا ہی گرد احاطہ بلند پختہ مع حجرہ کے اور تین بڑے
دروازہ بزرگ ہین اور ساعات کلان لگے ہین اور حجروں مین قبرین ہین گرد حرم کے آبادی شہر پناہ
کے اندر ہی اور بسبب وجود ذیجود حجۃ الاسلام سرکار حاجی میرزا محمد حسن الحسینی دام ظلہم اللہ العالی
کے اب آبادی زیادہ ہوئی ہی دکانین متعدد اور بازار بارونق ہوئی ہی نان گندم وگوشت
وکباب اور روغن وماست وسرشیر اور عسل اور خرما وغیرہ مہیا رہتا ہی اور حمام و مدرسہ پختہ
وعمدہ بنا ہی مدرسہ مین تخمیناً سو طالب علم تعلیم پاتے ہین ملا وآخوند مقرر ہین اور حرم مین دو وقت
نماز جماعت ہوتی ہی باشندہ عرب ہین اب عجم اور بعض ہندی طلبہ بھی رہتے ہین ابتک سرکاری پختہ
چرہ دار یہان نہین ہی نہ قاطر بکرایہ ملتے ہین اسلیے کرایہ آمد ورفت کا کیا جاتا ہی اور دوشنبہ
روز مقام کرکے تیسرے روز قافلہ واپس آتا ہی اور یہ سفر آٹھ روز مین تمام ہوتا تھا

خدام درگاہ مالک سپاہ

تخمیناً سو خادم عرب ہین اکثر اہل ہند شیخ خلیل کے یہان اوترتے ہین جو خلیق و دیندار ہین اور
بعضے اہل ہند سید احمد کے مکان پر اوترتے ہین جنکا حال ہنوز مذبذب ہی باقی سب خلاف ہین
حقوق زیارت خوانی وکرایہ وغیرہ متوسطین آٹھ دس قران اور امرا اور رؤسا سو دیڑھ سو
قران دیتے ہین اور کفش کن و خدام سرداب کو ایک دو قران متوسطین دیتے ہین یہان کے
خدام بھی آب سرد وشیرین دریا کا حب مین زائرین کے واسطے بھروا دیتے ہین چاہ وآب
عراق کے اکثر شور ہین۔ آب وہوا یہان کی خوب ہے۔
جب زائرین سامرہ سے ہوکر کاظمین مین واپس آتے ہین توحسب مذکور زیارت وغیرہ
مین مشغول ہوکر چند روز کے بعد قافلہ روانہ کربلائے معلی ہوتا ہی اسطرف اگر اسباب
زائد وزر نقد ہمراہ لیجائین تو ممکن ہے مگر کسی کو اطلاع نہو کہ کیا ہے اور
کہان ہے۔

نقشہ کرایہ روانگی کربلائے معلے

کجاوہ	۱۲ قران	یعنے للعہ ۱۲	دو نفر سوار ہوتے ہین گرتا کم ہی ایک اکام ہمراہ ہونا مناسب ہی اوسکو ایک قران روز دینا ہوگا۔
محمل	۱۰ قران	یعنے للعہ	دو نفر سوار ہوتے ہین اہل ہند اکثر کرتے ہین اور سائبان نہین ہوتا ہی۔
قاطرنشین	۵ قران	یعنے عہ	لگام ورکاب نہین ہوتی ہی اسلیے وہ سوار کے قابو مین نہین رہتا ہی۔
الاغ	۴ قران	یعنے عصہ ۹	اسپر کسیقدر خود مختاری سوار کو حاصل ہوتی ہی۔

اور وسا اسطرف اگر تخت روان پر سوار ہوکر روانہ ہون تو چندان ضرر نہین ہی اور بے آرام و راحت اور عزت کی سواری ہی اور جب زیارت مخصوصی در پیش ہوتی ہے تو کرایہ زائد ہوتا ہی۔

نقشہ حالات منازل راہ کربلا۔

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
کاروانسرائے محمودیہ	۵ فرسخ	راہ ہموار ہی اثنائے راہ جسر ہی اوسپر عبور ہوتا ہی فی کجاوہ یا محمل تین چار قمری اور سرنشین کی دو قمری لیتے ہین یہان سرائے پختہ ہے خبز یعنے نان اور خرما وغیرہ ملتا ہی پانی کوئی مول لیتا ہی اور کوئی خود لاتا ہی دم دروازہ قہوہ خانہ بھی ہی قریہ مین ہیزم ممکن ہی باشندہ عرب زبان فارسی بھی جانتے ہین۔
مسیّب	۷ فرسخ	راہ ہموار ہی اثنائے راہ سرائے اسکندریہ بھی ہی بعض قافلہ وہین اوترتا ہی اس مقام پر دریا مین کشتیونکا جسر ہی وہان کنارہ پر

		تھا نہ ہے مذکورہ مزدوری دکیا جاتا ہے فی گھاڑی و ہاکل ۵ قمری اور فی شتر نشین ۱/۲ قمری محصول لیا جاتا ہے کربلا جانیوالے زائرین دریا سے عبور کر کے کاروانسرائے کلان میں اوترتے ہیں فصل گرما میں باہر اور فصل سرما میں اندر رہتے ہیں بجز دو قہوہ خانہ اور مسجد و حمام ہے بعض دکاندار عجم ہیں نان گندم و خرما اور کشمش وغیرہ اور شمع ممکن ہے اور دوغ یہان کا مشہور ہے اور بکثرت بکتا ہے سرائے میں بستر لگا کر اکثر زائرین الالاق بکرایہ ۴ قمری آمد و رفت کر کے شاہزادہ محمد و ابراہیم پسران جناب مسلم کی زیارت کو جاتے ہیں جو تخمیناً سرائے سے ایک فرسخ دور ہیں اور وہ قبہ نیلگون دور سے دکھائی دیتے ہیں — **قدیم آبادی** اس پار دریا کے کنارہ پر ہے مکانات پختہ و خام بازار سایہ دار ہر قسم کی چیزیں ممکن ہیں مسجد و حمام اور کاروانسرائے پختہ کو چار چند دکاندار عطار وغیرہ ہندی پنجابی و شیدار ہیں اصل باشندہ عرب ہیں گرد باغات خرما ہیں اسیطرف آبادی سے قریب ایک فرسخ کے فاصلہ پر لب دریا بلندی پر روضہ پسران حضرت مسلم ہے احاطہ پختہ کے اندر روضہ بنا ہے اوسکے اندر متصل دو ضریح ہیں زیارت لکھی ہوئی لٹکتی ہے آذوقہ زائرین کا خادم بھی ہے اوسکو متوسلین باب قران اور امرا و روسا نذر بھی دیتے ہیں گرد و قریہ اہل قریہ سب عرب ہیں زائرین سے بھیایہ کچھ ضرور لیتے ہیں یہاں کے واسطے خورد قربان ہمراہ رکھنی بہتر ہے سقہ خانہ وغیرہ حال میں بنایا گیا ہے جو بتوجہ دینے کی جناب راجہ امیر حسن خان بہادر دام اقبالہ والی محمود آباد و ملک اودھ سے تعمیر ہوا اس جگہ سے بعضے بسواری کشتی کربلا و نجف جاتے ہیں ہوا و بارش میں خوف غرق کا ہے
کربلائے معلی	۵ فرسخ	راہ ہموار ہے جادہ سے دو فرسخ علیحدہ جناب عون کا مزار ہے بعدہ گنبد حضرت شہید کا روضہ اور باغات خرما نمایان ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ پل سفید پر پہنچتے ہیں

نہر حسینیہ جاری ہی وارد ہوتے ہین اکثر زائرین وہانسے پیادہ پا ہوتے ہین اور خود بخود دل محزون و مغموم ہو
اور اشک حسرت جاری ہوتے ہین اور قبۂ انور طلائی دور سے درخشان دکھائی دیتا ہی مقام ادب ہے

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہیست		سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہیست

اسی اثنا مین خدام وغیرہ سے ملاقات ہوتی ہی اور وہ زائرین کو اپنے اپنے مکان پر لیجاتے ہین
جسکا جہان جی چاہتا ہی اوترتا ہی بستر لگا کر حمام جاتے ہین اور تبدیل لباس کرکے جامہ پاک و
صاف پہنکے پہلے روز ہمراہ خادم کے کفش کن سے حرم مین با سکینہ و وقار جاتے ہین اور دروازۂ
رواق اول و دوم پر وہ جاسے اذن پڑھکے چند دقیقہ توقف کرتے ہین بعدہٗ اندر جاکر نیت کرکے
زیارت بگریہ و بکا پڑھتے ہین لیکن اولی و انسب یہ ہی کہ جب زائر قصد زیارت مظلوم کربلا حضرت
امام حسین علیہ السلام کرے اول نہر حسینیہ مین غسل کرے جسکا پانی فرات سے آتا ہی اور جامۂ پاک
پہنکر پا برہنہ متوجہ روضۂ اقدس ہو راہ مین تسبیح و تکبیر و تہلیل کہے اور صلوات و درود پڑہے یہانتک
کہ دروازۂ حائر تک پہونچے کہ وہ دیوار گرد گنبد اقدس کے ہی پس جب دروازۂ حائر پر پہونچے
تو زیارت منقولہ پڑہکے داخل ہوا ور دس قدم کے بعد توقف کرکے ۳۰ مرتبہ اللہ اکبر کہے
اور متوجہ مرقد انور ہوکر رو بضریح اقدس کرکے بہ نیت قربت زیارت منقولہ پڑہے بعد اسکے پائین
ضریح زیارت علی بن الحسین علیہ السلام پڑہے گنج شہدا قریب اونکے ہی بعدہٗ زیارت سائر شہدا پڑہے
اور بالائے سر اقدس ادعیہ منقولہ پڑہے اور خدا سے حوائج دنیا و آخرت طلب کرے اور والدین
اور عزیز و اقربا اور احباب سادات و مومنین کیطرف سے نیابۃً زیارت پڑہے اور اونکے واسطے
دعا کرے کہ محل اجابت دعا ہی قبۂ اقدس روضۂ مظلوم کربلا ہی جہان دعا رد نہین ہوتی ہی۔
اور بالاے سر اقدس دو رکعت نماز زیارت بجالائے اور تلاوت قرآن و دعا کرے اور اسطرف
بیرون دروازہ حبیب بن مظاہر رضی اللہ عنہ کی زیارت پڑہے کہ وہم دروازہ مزار اونکا ہے
متصل اوسکے قتلگاہ ہی یعنے وہ نشیب جسکے بیان سے دل شق ہوتا ہی اور روح کو قلق ہوتا ہی
تنبیہ جب زائر زیارت سے فارغ ہوکر باہر نکلے تو پشت بضریح نہ کرے اور وقت باہر آنیکے

کے انا للہ وانا الیہ راجعون بعد اسکے متوجہ زیارت ابوالفضل العباس روحی لہ الفدا ہوتے
اور دروازۂ ایوان پر خادم دعاے اذن پڑہا دیتے ہین بعد اسکے اندر زیارت پڑہتے ہین اپنی والدین
وعزیز واقربا واحباب اور سادات ومومنین ومومنات کیطرف سے بہ نیابت زیارت پڑہتے ہین او
اونکے واسطے دعا کرتے ہین اور تلاوت قرآن ودعا کرکے باادب باہر آتے ہین ۔ واضح ہو کہ پہلے
خادم کے ہمراہ جانا اور ہر مقام کو مشاہدہ کرنا بہتر ہو بعد اسکے بیاض یا رسالۂ زیارت
باآداب وشرائط خود پڑہنا ہر روز چند مرتبہ خوب ہی اوقات عزیز کو ایسے مقامات متبرکہ مین
وقرآن ودعا کرنا سعادت عظمیٰ ہی ۔

واضح ہو کہ خاص حضرت سید الشہداء روحی لہ الفدا کو درگاہ خدا سے تین چیزین عوض شہادت
ہین الامامة فی ذریته والشفاء فی تربته والاجابة تحت قبته یعنے امامت اونکی ذریت
مین قرار دی اور شفا خاک تربت مین اور اجابت دعا زیر قبۂ مقدسہ آنحضرت
ہو الا مثل نفاق ومال حرام خوری وغیرہ کے کہ ایک لقمۂ حرام کہانے سے ۴۰ دن تک دعا قبول
نہین ہوتی ہی اور بد باطن اور عاق والدین وشرابخوار اور مال ایتام خور کی دعا شب قدر کو بھی قبول
نہین ہوتی ہی جبتک کہ حق اونکا نہ دے اور توبہ نہ کرے ۔

بیان روضۂ اقدس

قبۂ انور اور دو مینار بزرگ طلائی ہین ہر طرف ایوان طلائی نہایت عمدہ وبلند پختہ
نقرئی زیر قبۂ اطہر مینا کاری اور رنگ کاشانی آراستہ وخوشنما ہی قنادیل طلائی ونقرئی
عمدہ ہر طرف آویزان ہین دیوار ونیز ساعات وکنول لگے ہین اور ضریح اقدس اندر فولادی
نقرئی مشبک گوشہ دار اسلیے کہ پائین پا شاہزادہ علی اکبر دفن ہین اوپر شامیانہ سبز زرین
قبر منور پر چادر عمدہ ہی تاج وشمشیر وسپر موجود ہی سرا پردہاے جلالت پڑے ہین
نمایان مگر بلحاظ وسعت ظاہر ہی پائین پا چند قدم کے فاصلہ پر گنج شہدا کا حجرہ اندر فولادی
فرش سنگ مرمر اوپر قالین وشطرنجیہاے بزرگ وعمدہ ایرانی ہین اندر حرم کے متصل سرہانے

بھی جگہ نماز جماعت ہوتی ہے اور فصل گرما مین صحن اقدس مین ہوتی ہے بعض جگہ عرب کشفی ہوتے ہین
ونیا نیت کرکے نماز مین شریک ہونا چاہیے اور فی زماننا حجۃ الاسلام جناب شیخ زین العابدین
مدظلہم اللہ العالی سب کے بعد نماز جماعت پڑہاتے ہین۔ گرد رواق بزرگ ہین پس پشت اقدس
مسجد کلان ہے اوسمین اور ہر رواق مین نماز جماعت چند علما پڑہاتے ہین بعد نماز روضہ خوان
روضہ پڑہتے ہین مرد و زن کا ہجوم ہوتا ہے خصوصاً شب جمعہ کو کہ دیہات کے عرب بنی اسد
وغیرہ بکثرت آتے ہین اور ایام مخصوصی مین کثرت ہوتی ہے اور ہر طرف کفش کن متعدد ہین صحن
اقدس سنگین کشادہ ہے نیچے سرداب ہے گرد احاطہ پختہ و بلند مع حجرہ ہاے نفیس کے برنگ کاشانی منقش
ہین ہر طرف متعدد دروازہ ہاے بزرگ ہین اکثر و نیز ساعات کلان نصب ہین۔ اندر و باہر حجرون کے
سادات و مومنین جا بجا دفن ہین اندر حرم کے پس پشت رواق مین قبر شاہزادہ ابراہیم بن حضرت
امام موسی کاظم علیہ السلام کی ہے صحن کو جانب کیطرف باہر مسجد و مدرسہ پختہ اوسکے صحن مین حوض ہے
متصل گلدستہ اذان پختہ و بلند برنگ کاشانی آراستہ ہے پہلے مناجات بعدہ اذان ہوتی ہے اور بعض
حجرون مین سقہ خانہ اور اکثر مین قبور ہین اور سامنے ملا و آخوند اطفال کو تعلیم دیتے ہین اور ہر طرف
اہل حرفہ و دکاندار ہین اور اکثر دکان پر الکاسب حبیب اللہ لکہا ہے اور بعض مقدسین ابرار
لیٹتے وقت یہ دعا پڑہتے ہین جیسا کہ کافی مین منقول ہے کہ جو شخص بستر خواب پر لیٹتے وقت یہ دعا
تین بار پڑہے تو گناہون سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ شکم مادر سے پیدا ہوا تہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَا
فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
یُحْیِی الْمَوْتٰی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَاءَ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بیان روضہ حضرت عباس

صحن کو جانب کیطرف بازار و کوچہ مین ہوکر راہ ہے روضہ اقدس مظلوم کربلا سے تخمیناً ربع میل کے
فاصلہ پر ہے نہر علقمہ کے کنارہ جہان پر وہ جناب شہید ہوے تھے وہین مدفون ہین قبہ اقدس اور
دو مینار پختہ و بلند برنگ کاشانی منقش ہین ایوان طلائی اور دروازہ حرم کے نقرئی ہین قریبہ

اور مینا کاری خوشنما ہی اور قنادیل طلائی و نقرئی اور شیشہ آلات عمدہ اور اسلحہ شمشیر و خنجر و سپر وغیرہ بکثرت
آویزاں ہیں ضریح اقدس اندر فولادی باہر نقرئی بلند ہی اور سپر شامیانہ ہی صندوق قبر اطہر ملبداو بیسم
مندیل و چادر شالی ہی اور گرد اسلحہ شمشیر و سپر وغیرہ رکھے ہیں دبدبہ و رعب اور شان رفعت و جلالت
نمایاں ہی گرد فرش سنگ مرمر ہی اور سپر قالین و شطرنجی ہاے عمدہ ہیں ایوان کلاں کیطرف جابجا
کفش کن ہیں اور صحن ایک بلندی ہی صحن انور سنگین ہی کے نیچے سرداب ہی گرد احاطہ مع حجروں کے
بلند و پختہ منقش برنگ کاشانی ہی جا بجا سقہ خانہ ہی حجروں میں طلبہ وغیرہ رہتے ہیں اندر و باہر
چند جگہ نماز جماعت ہوتی ہی بعد اسکے روضہ خوان روضہ پڑہتے ہیں زن و مرد کا ہجوم ہوتا ہی۔

خدام ہر دو بارگاہ عرش اشتباہ

خدام کرام تخمیناً ۰۰ ۱ عرب ہیں بعض اب صرف امرا و رؤسا کو زیارت پڑہا دیتے ہیں اور سید حسین
خادم قانع و کم سخن و خلیق ہیں اور فرزند اونکے سید احمد نہایت خوش مزاج و خلیق ہیں اور کچھ کچھ
زبان اردو بھی جانتے ہیں اور یہ سید صالح خادم کے داماد ہیں علاوہ انکے کلید بردار و چار و بسال
وغیرہ اپنے اوقات میں بکار متعلقہ سرگرم رہتے ہیں شام کو خدام فضائل و مناقب اور
صلوات پڑہتے ہوے روشنی کرتے ہیں خصوصاً شب جمعہ صف بستہ باادب امور متعلقہ میں مصروف
ہوتے ہیں اور ہر ایک کو باری باری ہر شب ۳۰ یا ۴۰ نفر حاضر رہتے ہیں متوسلین حق زیارت خوانی
و کرایہ مکان ایک دو تمن دیتے ہیں اور امرا و رؤسا حسب حال خود ہا سلوک کرتے ہیں۔

خیمگاہ

بیرون حرم کلاں احاطہ پختہ دروازہ برنگ کاشانی قدرے منقش ہی اندر مقامات خیام مدور
و پختہ ہیں اور نشان کجاوہ و محمل بھی پختہ بنائے ہیں درمیان میں سرداب کے اندر چاہ ہے
فرودگاہ مسافرین و تشنگان دشت کربلا ہی آہ اوسوقت فریاد العطش اور تاراجی خیام و اسیری
اہلبیت خیر الانام یاد آتی ہی ؎

ازآب ہم مضائقہ کردند کوفیان	خوش داشتند حرمت مہمان کربلا

بو دند دام و دد ہمہ سیراب مے مکید ۔۔ خاتم ز قحط آب سلیمان کربلا
زان تشنگان ہنوز بعیوق میرسد ۔۔ آوازہ العطش ز لب پاکان کربلا

اور یہان بھی خدام وغیرہ ہین اونکو ہر شخص نیم قران اور اُمرا و روسا زیادہ بقدر امکان سلوک کرتے ہین اور وہ ہر مقام کا نشان دیتے ہین۔

روضہ حر شہید رضی اللہ عنہ

روضۂ اقدس سے تخمیناً ایک فرسخ کے فاصلہ پر باہر بجانب الاق ہے کرایہ ہم قمری آمد و رفت اور بعضے پیادہ جاتے ہین وہانتک باغات خرما وغیرہ بکثرت ہین اور گنبد سفید کلان بنا ہے اندر ضریح ہے قبر کے صندوق پر چادر پڑی ہے گرد فرش شطرنجی ہے خادم وغیرہ بھی ہین وہ زیارت پڑھاتے ہین انکو ایک قران تک دیا جاتا ہے گرد صحن کے احاطہ بلند پختہ ہے ایک گوشہ مین حوض و ادب خانہ ہے اور دہم دروازہ دو تین مکان حراث یعنے کاشتکار کے ہین۔

آبادی شہر

گرد و نواحات عرش درجات کے مکانات پختہ و بلند بازارین مسقف مدور اور بعضے سایہ دار ہین بازار و نمین ہر قسم کا مال تجارت و غلہ اور اقسام و انواع کے اکل و شرب کی چیزین پختہ و خام اور میوہ جات اور ترکاریان اور روغن و شیر و دوغ اور نان چند قسم کی اور کباب اور پلاؤ و چلاؤ اور شیر برنج اور چند قسم کے خرما وغیرہ دنیا کی نعمتین اور ادویہ وغیرہ مہیا و موجود ہین اہل شہر عرب فریقین کے لوگ ہین اور اہل فارس و ہند خصوصاً اہل لکھنؤ اور کشمیری اور تبتی سب سادات و مومنین بکثرت ہین زبان عربی و فارسی جاری ہے اور زبان ہندی مین اہل ہند باہم کلام کرتے ہین مساجد و حسینیہ یعنے ماتم سراے اور کاروانسراے اور مسافرخانہ اور حمام مردانہ و زنانہ اور مدارس جابجا ہین ماشاء اللہ علما و فضلا و طلبہ و روضہ خوان اور حکما وغیرہ کی کثرت ہے آبادی شہر پناہ کے اندر ہی بسبب تنگی کے دروازہ نجفی کیطرف کی دیوار پختہ شہر پناہ کی بحکم ناصر الدین شاہ خلد اللہ ملکہ اوس زمانہ مین گرائی گئی ہے جب وہ زیارت کربلاے معلی سے مشرف ہوے اتنے

زانہ مین ایک میل سے زیادہ تک مکانات پختہ بطرز عال بنے ہین راہ کشادہ رکھی ہی ایک طرف قبرستان
فقراء و مساکین بنا ہوا ہی اسلیے کہ ہر دو حرم مین حاکم رومی قیمت و محصول قبر لیتا ہی گرد باغات خرما
وغیرہ بکثرت ہین۔ اور حکام ملکی وہان کے ہی ہین اکثر وقفیات اور عمارات اور آمدنی نقد و جنس سلاطین
و امرائے مملکت ایران کیطرف سے ہی اور امرا و اغنیائے ہندوستان خصوصا بادشاہان لکھنؤ
اور رؤسا و راجگان کیطرف سے بھی آمدنی نقد و جنس اور وقفیات مدارس و کاروانسرائے و مسافر خانہ
اور نہرہائے آب شیرین مثل نہر آصفی وغیرہ جاری ہی ماہ مبارک رمضان و عشرہ محرم مین تا اربعین
خوب رونق ہوتی ہی مجالس عزا بکثرت ہوتی ہین۔

تبرکات و تحفجات

تسبیح خام و سجدگاہ اور بیندا اور کفن اور برگ سدر اور صرّہ خاک شفا اور خرما سبد و زنبیل مین
بند کرکے زائرین ہمراہ لیتے ہین اور امراء و رؤسا تبیح و قلم اور شبیہ ضریح اقدس وغیرہ اور اقسام
و انواع کی انگشتری وغیرہ خرید کرکے ہمراہ لیتے ہین چند دکاندار دم دروازہ حرم جناب عباس
روحی لہ الفداء ہین اونکے پاس تسبیح پختہ رنگ برنگ کی ملجاتی ہی

شبے تسبیح سبز ذکر اللہ	زخاک کربلا آمد بدستم
بدو گفتم کہ تو نسبت بائے	کہ در شان جلالت محو ہستم
بگفتا سر اکبر را بکن گوش	کہ ہر رویت سخن را بر نہ بستم
شدم تسبیح چو آن نور تبے را	سر زد بر کرسی اطلس نشستم
بہ بیضائے آغوشش ہمیشہ	مرا پروا نشت گرچہ خاک ہستم
جمالِ ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

اور دروازہ بغدادی کے باہر باغ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہی جہان وہ
جناب نماز و زیارت پڑھتے تھے اب وہان چار دیواری پختہ اور کچھ چند درخت رہگئے ہین
قریب اوسکے خندق نہر علقمہ خشک شدہ کے بعض جگہ نمایان ہین پس زائرین بعد فراغ

زیارت وغیرہ عازم نجف اشرف ہوکر معرفت خادم کے جرودار سے کرایہ آمد ورفت یا یکطرفی طے کرتے ہیں اسطرف گھوڑا گاڑی بھی جاتی ہی اوسپر تخفیف کرایہ تو ہی مگر تکان بہت ہوتی ہی اور خصوصی نوروز وغیرہ میں بوجہ ہجوم زائرین مرد وزن کے کرایہ زائد ہوتا ہی اور سامان بقدر ضرورت ہفتہ یا عشرہ اور نقد مصارف وسلوک خدام وکفش کن وغیرہ کیلیے ہمراہ لیکر باقی یہان خادم کے حوالہ کر دیتے ہین - اور راہ دریائی بھی ہی مگر اوسطرف سے جانا زائرین تازہ وارد ونا واقف کے لئے مناسب نہین ہی بلکہ راہ خشکی بہتر ہی -

نقشہ کرایہ آمد ورفت نجف اشرف

کجاوہ	۱۵ قران	یعنے سے ۳ کلدار	یہ سواری سایہ دار وخوب ہی خصوصاً عورات کے لیے عمدہ ہی
محمل	۱۰ قران	یعنے للعہ ۲	اسمین سایہ نہین ہی اور اکثر گرمی ہی خصوصاً ہندی ناواقف بہت گرتے ہین اور جرودار اوٹھاتا ہی اور کہتا ہی زیارت شما قبول
سر نشین قاطر	۵ قران	یعنے عہ ۱	بدون امداد اسپر بھی سوار ہونا محال ہی -
الاق	۴ قران	یعنے عصہ ۹	یہ کسیقدر اختیاری سواری ہی مگر رانوں مین درد ہوتا ہی ایک ریسمان بطور رکاب رکھنی خوب ہی -

القصہ وشرح بحسب قاعدہ مذکورہ اور بقدر ضرورت فرش ولباس وغیرہ اپنی سواری پر درست کرنا چاہیے اور ہمراہ اوسکے کمال ہوشیاری خیمگاہ تک آنا چاہیے کہ وہان سے سرکاری یعنے جرودار زائرین کو سوار کرکے روانہ ہوتا ہی اور بیرون شہر تھانہ پر تذکرہ ضروری دیکھا جاتا ہی اور فی تذکرہ پانچ قمری لیکر ٹکٹ چسپان کرکے مہر ثبت کرتے ہین خربوزہ اور نان وکباب وخرما ایک وقت کا ہمراہ رکھنا چاہیے اگرچہ منزل پر ملتا ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے -

نقشہ مقامات راہ نجف اشرف

نام مقام	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
خان محمد معروف بہ کاروانسرائے اشنو	۵ فرسخ	راہ ہموار بیابانی ہے سرائے کلان اندر باہر خشتہ ودرمیان دوم دروازہ قہوہ خانہ وغیرہ ہے شہر یعنی نان وخرما وماست اور برنج وروغن و شمع ونخود بریان وکشمش وغیرہ دوکاندار فروخت کرتا ہے اور جوئے آب متصل اوسکے جاری ہے اہل قریہ عرب ہیں زبان فارسی بقدر ضرورت جانتے ہیں۔
نجف اشرف	۵ فرسخ	راہ ہموار صحرائی ہے دو فرسخ سے قبہ انور طلائی درخشان نظر آتا ہے زائرین صلوات پڑھتے ہیں رفتہ رفتہ مکانات وعمارات اور مقابر حضرت ذو الکفل اور ہود وصالح علیہم السلام دکھائی دیتے ہیں یہانتک کہ وادی السلام میں وارد ہوتے ہیں جو بہشت دنیا اور مقام ارواح مومنین ومومنات ہے اس جگہ سے اکثر زائرین پیادہ پا چلتے ہیں اس میدان میں ہر طرف قبور مومنین ومسلمین ہیں پر فضا وخوشنما مقام ہے زائرین فاتحہ ودعا پڑھتے ہیں اوسوقت فرحت وبشاشت ہوتی ہے گویا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہزاروں احباب سے بعد مدت کے ملاقات ہوئی ہے اسی اثنا میں سلسلہ ہائے خدام گویا طور پر خدام بارگاہ سے ملاقات ہوتی ہے اور وہ زائرین کو اپنے اپنے گھر لیجاتے ہیں جسکا جہاں جی چاہتا ہے وہاں اوترتا ہے اور اسباب لگا کر حمام جاتے ہیں اور غسل وتبدیل لباس کر کے پہلے روز ہمراہ خادم حرم میں آکر دم دروازہ دعائے اذن پڑھ کے چند دقیقہ توقف کر اندر جا کر نیت کر کے زیارت منقولہ پڑھتے ہیں اور زیارت حضرت آدم ونوح اور حضرت سید الشہداء کی بالائے سر اقدس پڑھتے ہیں اور

والدین و عزیز و اقربا اور احباب کی طرف سے بہ نیابت زیارت پڑہتے ہین اور اونکے واسطے دعا کرتے ہین اور نماز زیارت پڑہکے تلاوت قرآن و دعا کرتے ہین سبحان اللہ خالق کون و مکان ہر انس و جان کو نعمت دنیا عطا کرتا ہی مگر دولت دین و ایمان اپنے ہی دوستون کو مرحمت فرماتا ہی اور ایسے مقامات متبرکہ سے مشرف کرتا ہی جس سے سعادت ابدی اور دولت سرمدی حاصل ہوتی ہے اور اولی و انسب ہی کہ جب زائر نجف اشرف مین پہونچے اور ارادۂ زیارت اپنے آقا حضرت امیر المومنین علیہم السلام کا کرے تو اول غسل کرے اور جامۂ پاک پہنکے متوجہ روضۂ اقدس با سکینہ و وقار ہووے اور سامنے ضریح اقدس کے نیت کرکے زیارت منقولہ پڑہے اور ادعیہ و اعمال جو بیاض و رسالۂ زیارت وغیرہ مین ہین بجا لائے اور بالائے سر اقدس نماز زیارت پڑہے اور حوائج دنیا و آخرت خدا سے طلب کرے کہ محل اجابت دعا ہی اور حضرت سید الشہدا اور آدم و نوح کی زیارت پڑہے اور دو دو رکعت نماز زیارت پڑہکے ہدیہ کرے اور عزیز و اقربا اور احباب کے واسطے دعا کرے اور تلاوت قرآن و دعا کرے اور اگر اوقات نماز ہون تو نماز جماعت مین شریک ہو بعد نماز کے وعظ و فضائل و مصائب ائمہ ہدیٰ سنے اور یہی دستور ہر وقت رکھے اسوقت کو بہت غنیمت جانے اور جتنے دن یہان قیام ہو اکثر حرم ہی مین بسر کرے کہ سعادت ابدی ہی - یہ درگاہ حضرت امیر المومنین وصی و خلیفۂ بلا فصل حضرت سید المرسلین مظہر العجائب مظہر الغرائب غالب کل غالب مشکل کشا ہی اپنے حوائج سفر وغیرہ دین و دنیا بواسطۂ حضرت خدا سے طلب کرے کہ محل اجابت دعا ہی

بیان روضۂ اقدس

قبۂ انور اور دو مینار مع ایوان طلائی ہی دروازے نقرئی جنپر سراپردہ ہاے جالدار آویزان ہین زیر گنبد مینا کار جا بجا ہر رنگ کا کاشانی منقش ہی گویا ہر در و دیوار و ہر نقش و نگار بزبان حال گویا ہے کہ

یارب این روضۂ مقدس چہ مقام است و چہ جاست	کز زمین تا بفلک مطلع انوار خدا ست

قنادیل طلائی ونقرئی اور شیشہ آلات آویزان ہین ہرطرف ساعات وکنول وغیرہ نصب ہین
ضریح اقدس اندر فولادی باہر نقرئی بلند ہے اوپر شامیانہ عمدہ ہے صندوق قبر انور بلند اوپر چادر
شالی پڑی ہے اور تاج وشمشیر وزرہ اوپر رکھے ہین رعب وعظمت وجلالت خداداد نمایان ہے
گرد فرش سنگ مرمر اوپر قالین وشطرنجی ہاے عمدہ ہین گرد رواق متعدد ہین اونمین جابجا
علما وفضلا اور سادات ومومنین نماز جماعت اور تلاوت قرآن ودعا کرتے ہین اور واعظین
عرب وعجم وعظ اور فضائل ومصائب ائمہ ہدیٰ ع پڑھتے ہین مرد وزن کا ازدحام ہجوم ہوتا ہے
ہرطرف کفش کن متعدد ہین صحن اقدس وسیع وکشادہ وسنگین ہے گرداگرد عمارت بلند وپختہ مع حجرہ ہای
عمدہ ہر رنگ کاشانی منقش ہین ہرطرف دروازہ ہاے بزرگ بعض پر ساعات کلان نصب
ہین فصل گرما مین باہر نماز جماعت چند مقام پر ہوتی ہے۔

خدام بارگاہ ملائک سپاہ

تخمیناً ۸۰ خادم عرب ہین افسر اونکا کلید بردار ہے اور چند کفش کن اور جاروب کش وغیرہ ہین
اوقات مقررہ مین بکار متعلقہ خود ہا مشغول رہتے ہین شام کو خصوصاً شب جمعہ واعیاد وغیرہ
خدام سامنے صف بستہ صلوات وفضائل ومناقب پڑھتے ہوئے چراغان وروشنی مین
باادب وقاعدہ مشغول ہوتے ہین اہل ہند اکثر سید علی خادم کے یہان اوترتے تھے فی زماننا
سید عبدالحمید اور شیخ عبدالحسین بن شیخ محمد ہادی خادم کے یہان اوترتے ہین یہ دونون
قانع اور کم سخن اور خلیق ہین اور زبان فارسی بھی جانتے ہین متوسطین حق زیارت خوانی وکرایہ
سکان وشل پارہ قران دیتے ہین اور امرا اور وسا حسب حال خود ہا صدہا قران وغیرہ دیتے ہین

آبادی شہر

گرد روضہ اقدس کے مکانات پختہ وبازارین عمدہ بعض مسقف اور بعض سایہ دار ہین ہر قسم کے
کپڑے اور ظروف اور اسلحہ اور میوہ اور اکل وشرب کی چیزین نان وگوشت وشیر برنج اور
غلہ پختہ وخام اور بعض ترکاریان مہیا ہین اور سب چیز بکثرت فروخت ہوتے ہین اور علما وفضلا

وطلبہ ومقدسین وابرار کا مخزن ومعدن ہے باب علم ودار العلم مشہور ہے مدارس وحمام ومساجد وغیرہ
متعدد ہین باشندہ اکثر عرب ہین طلاب وتاجر ودکاندار بعضے عجم اور چند طلبہ سادات کشمیری باہر
گرد دیوار بلند پختہ شہر پناہ بطور قلعہ ہے دم دروازہ تھانہ ہے افندی رومی تذکرہ مروری دیکھکر
مسافرین سے ۵ قری لیکر ٹکٹ چپاں اور مہر و فتر ثبت کرتے ہین اندر وباہر دم دروازہ قہوہ خانہ ہے
واضح ہو کہ ان مقامات مقدسہ مین درس دو قسم کا ہوتا ہے اول درس سطحی کہ مبتدی طالب علم
کتاب دیکھکر سبق پڑھتے ہین اور کتب صرف ونحو وادب اور منطق کو جو اکثر قطبی تک پڑھتے ہین مقدمہ
علم کہتے ہین یعنے علم اصول وفقہ اور کلام وتفسیر کا یہ مقدمہ ہے پس چونکہ ذو المقدمہ یعنے تحصیل
علم اصول وفقہ اور کلام واجب ہے تو مقدمہ بھی واجب ہے اسلیے صرف ونحو وادب ومنطق کو
مقدمہ کہتے ہین نہ علم۔ جیسے نماز وطواف واجبی کے لیے وضو واجب ہے اور سنتی کے واسطے سنت ہے
دوم درس خارجی کہ منتہی طالب علم تخمیناً چار پانچ سو مدرسہ مین بوقت معین جمع ہوتے ہین
اور مجتہد العصر دام ظلہ برسر منبر ہر روز ایک ایک مسئلہ بیان فرماتے ہین اور سامعین کتب بینی
کرکے رد وقدح کرتے ہین اور غل وشور ہوتا ہے اوسوقت مجتہد العصر بعنوان شایستہ
بدلائل وبراہین اسطرح سے سمجھاتے ہین کہ سب محظوظ وفرحناک ہوتے ہین۔ واقعی
درس وتدریس اور تحصیل علم اسکو کہتے ہین اور یہی جز کل اعمال خیر وجمیع حسنات کی ہے
اور واجب ترین عبادت ہے کہ طلب العلم فریضۃ علے کل مسلم ومسلمۃ وارد ہے
یعنے طلب علم دین ہر مرد وزن مسلمان پر واجب ہے

چو شمع از پئے علم باید گداخت	کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

جوئیدہ یابندہ

صحبت مقامات موصوفہ اور ایثار قدرہاے بیبہا ولا انتہا محل بیجا نہین ہوتا ہے
خاص جگہ مین منتخب وعمدہ لوگ گوشہاے خلوت مین ہوتے ہین اور زائرین مسافرین کو
بذریعہ احباب روشناس صحبت اساس کے وہانتک رسائی ہوتی ہے۔ الشان صحبت علمار

وفضلا اور واعظین باتمکین مین یا غیر وہ ہوشیار ہوجاتا ہو ؎

ور اقصاے عالم بگشتم بسے	بسر بردم ایام با ہر کسے
تمتع ز ہر گوشۂ یافتم	ز ہر خرمن خوشۂ یافتم

الحمد للہ علے احسانہ وصلے اللہ علے محمد وآلہ

وادی السّلام

پس پشت روضۂ اقدس میدان وسیع ہی ایک گوشہ مین اوسکے بجرہ ہی وہان ہزارون قبرین ہین اور حضرت ہود وصالح ع کا مقبرہ بھی ہی خدام زیارت پڑھا دیتے ہین اونکو فی نفر تین چار قمری مع کفش کن وغیرہ کے دیتے ہین اور امرا زائد بھی دیتے ہین اور اموات مومنین ومومنات کو فاتحہ سورۂ حمد وآیۃ الکرسی اور انا انزلنا اور سورۂ توحید اور سورۂ یٰسین بتعداد مقررہ پڑھتے ہین کہ ثواب عظیم ہی بعدہ درنجف تلاش کرتے ہین ہر ایک کو حصہ ملجاتا ہی اکثر بعد بارش یا قبر کھودنے کیوقت بزرگ وعمدہ ملتے ہین مگر قبر کھودنے والے سے اجازت لینی چاہیے اور اکثر لوگ فروخت بھی کرتے ہین اونسے لینا چاہیے بشرطیکہ دریائی نہو اور درنجف کی فضیلت کتب مین بکثرت ہی سندی خود تلاش کرکے انگشتری بنوانی چاہیے یا کسی امین سے حاصل کرنا چاہیے۔

مسجد کوفہ وسہلہ وغیرہ

روضۂ اقدس سے تخمیناً ایک فرسخ کے فاصلہ پر ہی زائرین متوسطین الاغ کرایہ کرتے ہین بعضے پیادہ جاتے ہین اور امرا ورؤسا کجاوہ ومحمل وغیرہ پر جاتے ہین اکثر شب کو وہین رہتے ہین بعضے قریب مغرب واپس آتے ہین اعمال وہان بہت ہین تحفۃ الزائر کے موافق عمل کرنا بہتر اور بیاض ورسالۂ زیارت مین بھی اجمالاً مرقوم ہی خود بجالانا بالمیان باعث زیادتی اجر وثواب ہی اگرچہ خدام پڑھا دیتے ہین لیکن تعجیل کرتے ہین اور حق اپنا لیتے ہین۔ مقام حضرت آدم ع وابراہیم ع وحضرت امام زین العابدین ع وحضرت امام جعفر صادق ع ومقام جبرئیل وغیرہ اور مقام ضربت امیر المومنین ع پر دو دو رکعت نماز اور دعا پڑھنا چاہیے اور اعمال

واصرار کرنا چاہیے کہ محل اجابت دعا ہے ان مقامات میں ستون نصب ہیں اور سنگ پر نام کندہ ہیں اور مقام بھی نشان بتاتے ہیں اور جانب جنوب مسجد کوفہ کے بیرون دروازہ احاطہ پختہ ہے متصل گوشہ مسجد روضہ جناب مسلم بن عقیل ہے اور مقابل اسکے گوشہ دوم میں مزار ہانی بن عروہ رحمۃ اللہ ہے وہاں زیارت پڑھتے خدام بھی موجود ہیں اکثر وہی پڑھا دیتے ہیں اور حق اپنا لیتے ہیں اور پشت روضہ جناب مسلم پر قبر مختار علیہ الرحمہ ہے فاتحہ پڑھنا بہتر ہے۔ وہاں سے فارغ ہو کر زائرین مسجد سہلہ میں آتے ہیں جو جامع مسجد کوفہ سے تخمیناً ربع میل دور ہے وہاں بھی ہر جگہ اعمال مقررہ بجالاتے ہیں مقام حضرت صاحب الامرؑ و حضرت عیسیٰؑ میں حوائج دنیا و آخرت خدا سے طلب کرتے ہیں اور مناجات پڑھتے ہیں اور خدام یہاں بھی ہیں وہ بھی حق اپنا لیتے ہیں خوردہ قہوہ یہاں ہمراہ رکھنی چاہیے ورنہ عند الضرورت دقت ہوتی ہے۔ دروازہ مسجد کوفہ پر حوض ہے اور چند دکاندار بھی ہیں جو بیچتے نان و خرما اور روغن و ماست اور شمع وغیرہ ممکن ہے اندر احاطہ وسیع پختہ و بزرگ ہے باہر زیر دیوار فی زمانہ چند خانہ عرب صحرائی بستے ہیں عقب مسجد ایک گنبد سفید [illegible] نشان دولت سرائے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہے باقی کوفہ غیبت و نابود ہے صرف چند کھنڈر بعض جگہ نمایاں ہیں اور نہر کے کنارہ باغات خرما ہیں یہاں سے زائرین فارغ ہو کر نجف اشرف واپس جاتے ہیں اور بعض قافلے کربلائے معلیٰ کی طرف مراجعت کرتے ہیں۔

تبرکات و تحفجات نجف اشرف

گرد و غبار ضریح اقدس بذریعہ خادم ملتا ہے اور سر پیچ عنبر بعمدہ ملتا ہے اور عبا و سبیل نجفی مشہور ہے اس طرف سے راہ جبل بسواری شتر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ تک راستہ ہے۔ مگر اہل ہند وغیرہ اکثر خالی جہاز پر راہ بصرہ و مسقط و عدن سے حج و زیارت کو جاتے ہیں۔

مراجعت

زائرین چند روز قیام کرکے کربلائے معلیٰ آتے ہیں اور وہاں چند روز توقف کرکے کاظمین

شہر یقین میں وارد ہوتے ہیں اور حساب کرایہ سواری وغیرہ وہی ہے جو روانگی کے وقت تھا
اور یہاں چند روز توقف کرکے عرب و عجم اور بعضے اہل ہند سامان سفر دور و دراز مہیا کرکے
روانہ خراسان ہوتے ہیں جسکا بیان حصۂ دوم میں ہے۔ اور اکثر سندی وغیرہ بغداد میں آکر
جہاز دُخانی پر سوار ہوکر روانہ بصرہ ہوتے ہیں واپسی کے وقت اس جہاز کا کرایہ فی نفر
۵؍ ہے اور کرایہ ٹرین گاڑی اور قفہ وغیرہ کا وہی ہے جو آمد کے وقت تھا واپسی میں یہ جہاز جلد
بصرہ داخل ہوتا ہے اسلیے کہ اوتار ہے اگر وہاں جہاز عجمی موجود ہوتا ہے تو کرایہ معمولی ہے ورنہ بمبئی
و کراچی تک انگل کمپنی پر ۳۰؍ بلکہ ۳۵؍ لیتے ہیں اور کرایہ ریل وہاں سے مقرر و معین ہے
اور لنگر گاہ سے کنارہ تک اور کنارہ سے امام باڑہ میر ببر علی مرحوم تک کرایہ کشتی و گاڑی وغیرہ
وہی ہے جو وقت روانگی کے تھا اور کنارہ پر جب حاکم و ڈاکٹر آکر دیکھتے ہیں تب اجازت اوترنے
کی ہوتی ہے اوسوقت عجب ہجوم و کشمکش رہتا ہے کنارہ پر جو قُلی والے مال تجارت و نوکی تلاش
کرتے ہیں اور خرابا کا محصول لیتے ہیں۔ اور ہر سواری کی رفتار مختلف ہے اس سفر دور و دراز میں
جن سواریوں کا سابقہ ہوتا ہے اونکی رفتار نقشۂ ذیل سے ظاہر ہے زیارت دورہ کا سفر مع خراسان
دس مہینے میں ختم ہوتا ہے۔ اور متوسطین خوراکی ماہواری میں مع جاے ۶؍ فی نفر جیسے ۶۰؍
دس ماہ کے ہوے صرف کرتے ہیں۔

نقشۂ رفتار مرکب یعنے سواری

نام سواری	مسافت	تعداد ساعت	کیفیت
دخانی آتشی یعنے ریل گاڑی	۲۰ میل	فی گھنٹہ	شبانہ روز جاری ہے اوقات مقررہ میں اسٹیشن پر ٹھہرتی ہے بتدریج لیلنوں میں فی زمانا رفتار تیز کردی ہے۔
جہاز دُخانی	۱۰ میل	ایضاً	شبانہ روز جاری ہے بندرگاہ پر بقدر ضرورت سکون ہے اگر ہوا موافق یعنے پس پشت ہو تو شرعین کھول دیتے ہیں اور رفتار زائد ہوتی ہے۔
قاطر	۱½ میل	ایضاً	فصل سرما میں دنکو اور فصل گرما میں شبکو تیز چلتا ہے اگر گرما میں دنکو چلے تو عرق وغیرہ کی وجہ سے بیٹھ جاتا ہے۔
شتر	۱ میل	ایضاً	جمل کا حال بھی مانند قاطر کے ہے مگر رفتار اسکی نہایت سست ہے عرب کے شتر چھ پہر برابر چلتے ہیں اور افغانستان کے دو پہر یا کم چلتے ہیں۔

تمت الکتاب بعون الملک الوھّاب

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی ہر آنکس کہ این خط نوشت	عفو کن گناہش عطا کن بہشت
بکن مسکن و مدفنش کربلا	الٰہی نگہدار از ہر بلا
الٰہی بیامرز این ہر سہ را	مؤلف نویسندہ خوانندہ را

باقیات الصّالحات

نماند کاتبے ہرگز ولیکن	بماند آنچہ او کردہ کتابت
نویس آن شئے کزان مسرور گردی	اگر بینی تو او را در قیامت

گفتار نیک کردار

غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش	شاید ہمین نفس واپسین بود
ہمنشین تو از تو بہ باید	تا ترا عقل و دین بیفزاید

واضح ہو کہ بعض نے کفن نوشتہ کے بارہ میں تامل کیا ہے اسلیے حضرات علماے اعلام حی سے دریافت کیا گیا چنانچہ نقل دستخط سوال و جواب درج ذیل ہے۔

نقل دستخطی سرکار شریعت مدار حجۃ الاسلام جناب میرزا محمد حسن صاحب مدظلہم اللہ تعالےٰ ساکن سامرہ طیبہ

سوال چہ میفرمایند علماے دین و مفتیان شریعت حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اندرین مسئلہ کہ اموات مؤمنین و مؤمنات را کفن قرآن و دعاے جوشن کبیر و صغیر و غیرہ نوشتہ دادن جائز است یا نہ بیّنوا توجروا

جواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم در جائیکہ غالباً ایمن از تلوث باشد جائز است انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ خوب است حررہ الاحقر محمد حسن الحسینی۔ النقل کالاصل

(مہر)

واضح ہو کہ اس زیارت دورہ یعنے نجف اشرف و کربلاے معلے و کاظمین شریفین و سامرہ طیبہ اور طوس مشہد مقدس تمام ائمہ حجت خدا حضرات ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے مشاہد مقدسہ و جاے غیبت بن جناب حجت جاے دفن وغیرہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے

اسماء مقدسہ	جاے دفن	سبب شہادت
حضرت امیر المومنین علے بن ابیطالب علیہ السلام	نجف اشرف	ضربت شمشیر زدن ابن ملجم لعین بر سر اقدس بحالت سجدہ
حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام	کربلاے معلے	قتل و ذبح کردن شمر لعین بحکم یزید ابن معاویہ علیہم اللعنہ بحالت سجدہ
حضرت امام موسی بن جعفر صادق علیہما السلام	بغداد بمقابر قریش معروف بہ کاظمین شریفین	زہر دادن ہارون رشید ملعون بنی عباسیہ
حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہما السلام	خراسان مقام طوس معروف بہ مشہد مقدس	زہر دادن مامون رشید ملعون
حضرت امام محمد تقی بن علے بن موسی الرضا علیہم السلام	بغداد کاظمین شریفین	زہر دادن معتصم لعین و شقی
حضرت امام علی نقی بن محمد تقی علیہما السلام	سامرۂ طیبہ معروف بسر من راے	زہر دادن معتز لعین بن لعین
حضرت امام حسن عسکری بن علی نقی علیہما السلام	ایضاً در سر من راے	زہر دادن معتمد ملعون بن ملعون
حضرت صاحب العصر عجل اللہ فرجہ و سہل مخرجہ بن حسن عسکری علیہما السلام	جاے غیبت سرداب بالا در سر من راے متصل روضۂ آبائے آنحضرت ؐ	بظلم و ستم و ارادۂ قتل کردن متوکل لعین وغیرہ بنی عباسیہ علیہم اللعنۃ والعذاب الی یوم الحساب

دوم شہر رجب — حصہ اول زاد الزائرین تمام شد — سنہ ۱۳۰۹ ہجری



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد اشرف المرسلین وعلی ابن عمہ امیر المومنین ووصیہ وخلیفتہ ووزیرہ علی سید الوصیین وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین ولعنۃ اللہ علی اعدائہم وظالمیہم وغاصبی حقوقہم اجمعین الی یوم الدین امّا بعد برراے صاحبان ذہن وذکا مخفی ومحجب نرہے کہ یہ چند اوراق مسمّٰی بہ زاد الزائرین حصہ دوم جو اجمالاً شامل ہین حالات راہ سفر خراسان پر واسطے افادہ سادات ومومنین شیما زمرۂ زائرین مشہد مقدس غریب الغربا مسموم بسم جفا حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا صلوات اللہ وسلامہ علیہما کے اور آسانی وآگاہی ہر منزل ومقام وحالات راہ کے حتی الامکان تحقیق کرکے مرتب وتحریر ہوسے ہین واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین ؎

واضح ہو کہ آداب وفضیلت زیارت آنحضرت کتب مبسوطہ مین بکثرت ہین خصوصاً تحفۃ الزائر مطبوعہ طہران جو ہرجگہ فی زمانہا ارزان ممکن ہی اوسکو زیر نظر رکھنا اور اوسپر عمل کرنا انسب واولی ہی کیونکہ وہ نہایت معتبر تالیف جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ سے ہی اگرچہ بعض در رسائل زیارت مطبوعہ تبریز وطہران جابجا ملتے ہین علاوہ اسکے خدام کرام زیارت بزبان پڑھا دیتے ہین مگر خود باشرائط آداب متوجہ ہونا باعث زیادتی اجر وثواب ہی اور افضل ثوانیہ

زیارت آنحضرت کا یہ ہی جیسا کہ شاعر کہتا ہے		
یک طواف مرقد سلطان علی موسی الرضاؑ		ہفت ہزار و ہفتصد و ہفتاد حج اکبر است

غرضکہ بعد فراغ زیارت دورہ یعنے نجف اشرف و کربلاے معلے و کاظمین شریفین و سامرہ شریف
کاظمین میں سب قافلہ زائرین جمع ہوتے ہیں اور جسکو جہان کا عزم ہوتا ہے چلے جاتے ہیں اور
خراسان جانیوالے بعد عید نوروز فصل بہار میں روانہ ہوتے ہیں کیونکہ اس فصل میں سردی کم
اور آیندہ فصل گرمی کی ہوتی ہے بلکہ بخصوصی نوروز کی نجف اشرف میں کرکے براہ کربلا سے پہلے
کاظمین شریفین میں آکے نوروز سے ۳۰ یا ۴۰ روز کے بعد روانہ ہونا بہتر ہے تا راستہ بھی
برف اور گل سے صاف و پاک اور خشک ہو اس مدت میں سامان سفر بخوبی درست کیا جاوے

سامان ضروری سفر

سامان ضروری اختیار ہے کربلاے معلے میں درست و تیار کرے یا معرفت خدام کرام کے کاظمین
میں مہیا کرے جسکی تفصیل ذیل میں ہے مگر یہ متوسطین کے لیے ہے روسا و امرا و اغنیا کو حسب حال
خود لازم ہے کیونکہ لباس اونکا بیش قیمت و عمدہ ہوتا ہے مثل ماہوت شکن و انواع و اقسام
رنگ برنگ برک و بانات و شال وغیرہ کے اور نسوان کے واسطے چادر ریشمی زری وغیرہ کے
اور دستمالی کمربند بڑی آبرو کی چیز متصور ہے اور فصل سرما میں کہ برف گرتی ہے پوستین ہا
بزرگ پہنتے ہیں۔

ہمراہی لباس و پوشاک وغیرہ

چند جوڑے لباس گندہ مثل لنکلاٹ و مارکین و تنزیب وغیرہ کے مع عبا و قبا و عمامہ و کمربند وغیرہ کے
مگر عمامہ و کمربند سید کو سبز و سیاہ اور غیر سید کو سفید چاہیئے باریک و نازک لباس کجاوہ و جنگلی
رگڑ وغیرہ سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور وہان یہ لباس نسوان کا ہے اور عورات کے واسطے
نقاب و برقعہ یا چادر بچہ مع اوسکے لوازمات کے چاہیئے کہ از سر تا پا مستور رہے کیونکہ
وہان پالکی و ڈولی نہیں ہوتی ہے اور ایک رزائی و توشک اور دو تین تکیے اور ایک چادر

دوری بھی ضرور ہے سواری کے وقت کجاوہ و محمل پر فرش کرے اور تکیے چپ و راست و عقب رکھے تاکہ رگڑ سے بچے اور منزل پر بھی استعمال مین لاوے اور چادر کلان حائل آفتاب سے کرے یا عورت ہو تو نظر نامحرم وغیرہ سے حائل کرے علی ہذا القیاس چادر کلان سے چند کام نکلتے ہین

ظروف مسی وغیرہ

مثل مشہور ہے چنانچہ گیری مختصر گیری بنا یہ مین ایک پتیلی مع سرپوش اور رکابی اور بادیہ اور آبخورہ اور آفتابہ یعنی لوٹہ سماور یا کیتلی اور شہراپشیہ کہ وہ ایک صندوقچہ خانہ دار عجیب صنعت کا ہوتا ہے کہ اوسمین چائدان و پیالیان اور تشتریان اور قند اور چاے وغیرہ حتے کہ کول کی بھی جگہ رکھنے کی ہوتی ہے اگر یہ ممکن نہو تو دو تین پیالیان چینی صندوقچہ کوچک محفوظ مین کافی ہین اور ایک مطہرہ چرمی ورنہ مٹی کی بھی مگر وہ اکثر ٹوٹ جاتا ہے اور جابجا خریدنا پڑتا ہے جو رسیان بادلے بذریعہ آہنی کانٹے کے کجاوہ و محمل مین لٹکا دیتے ہین اور ہر منزل و مقام مین بہت کام آتا ہے اور فانوس یا فرش مع چند شمع یا کپی نفط جلانے والی کے اگر ردیف کجاوہ موافق مزاج ہو جیسے ہمارے رفیق شفیق ہمکجاوہ مولوی سید محمد مہدی صاحب تھے تو یہ اشیاے مذکورہ مشترک رکھنا خوب ہے کیونکہ جسقدر اسباب سبک و کم ہو سفر مین آسانی زیادہ ہے اور دو دو تین تین منزل کے واسطے چاے و قند یا شکر اور تتن یعنی تمباکو خشک جو شطب و سبیل مین پیتے ہین ہمراہ لینا چاہیے اگرچہ یہ سب چیزین جابجا ملتی ہین علاوہ انکے اکل و شرب کی چیزین اور میوہ جات و فواکہات خشک و تر ہر جگہ ممکن ہین جیسا کہ عنقریب نقشہ ہر منزل و مقام سے ظاہر و باہر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

حکمت

سامان ضروری سفر آخرت مثل کفن و کافور و سدر و پنبہ وغیرہ اور سفر زیارت کی درستی جیسا کہ ہمین عاقل کو خود متوجہ ہو کر فکر و تدبیر کرنی چاہیے یا فہیم و آزمودہ کار کو جو کرتے دیکھے یا جسنے موافق اوسکے عمل کرے یا کسی شفیق کے بتلانے پر کاربند ہو تو بہتر ہوگا ورنہ

نقصان وضرر اور ندامت کا خوف ہی مثل مشہور ہی نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ۔

ملازم ہمراہی

امرا اور رؤسا کو اس سفر کو ہی مین محنتی و خلیق اور معتمد و امین خدا ترس اور فہیم ملازم ہمراہ
لینے چاہیین جو نہ زیادہ مُسن و پیر ہون نہ کوچک و صغیر ہون ایسے ہون کہ کاروبار متعلق سفر
کر سکین ورنہ اونہین کی خدمت کرنی پڑیگی اور سوہان جگر ہوگا۔

اور اگر حجام مشو و نائی اور باورچی بھی ہمراہ ہو تو مناسب ہے اور جو حقہ کا عادی ہو اوسکو خمیرہ وغیرہ
تمباکو بقدر ضرورت اور ڈھاک کا سنتھا کوئلہ بھی ہمراہ لینا چاہیے یہان بلاد مین نہین ہی مگر تمباکو کا
علاوہ کرایہ ریل و جہاز کے بمبئی اور بصرہ و بغداد مین گمرک زائد ہی علاوہ اسکے روغن چنبیلی
معطر عورات کے لیے ہمراہ رکھنا خوب ہی ورنہ عند الضرورت اس سفر مین تکلیف ہوگی۔

اقسام سواری مع کرایہ وغیرہ

عمدہ اور آرام اور عزت کی سواری امرا و اغنیا کے واسطے تخت روان ہی جو مثل پالکی کے
ہوتا ہی اوسکے آگے پیچھے دو قاطر لگائے جاتے ہین اوسپر سایت دو نفر اور سنگین ایک نفر سوار
ہوتا ہی اگر عمدہ ہو تو ساٹھ روپیہ کو خرید کرتے ہین ورنہ پچاس یا چالیس تک بھی ملتا ہے
اوسپر موم جامہ چسپان کرنا بہتر ہے اور اگر نسوان کی سواری کے لیے ہی تو پوشش و پردہ
بالائی حسب حال اوسکے واسطے تیار کیا جاتا ہی اور آگے پیچھے فانوس بھی لگائے جاتے ہین۔
اور اسکے واسطے آٹھ یا چار نفر اکام عرب یا عجم بماہواری تین تمن خشک فی نفر ملازم رکھنے
ہوتے ہین یہ لوگ اکثر پیادہ ہمراہ تخت روان کے چلتے ہین اور زمین فراز و نشیب مین
اور پہاڑ و نہر قاطرون کے ساتھ ہاتھون ہاتھ نہایت ہوشیاری و چالاکی سے تخت روان
لیچلتے ہین اور منزل پر اسباب کی حفاظت و دیگر کاروبار ضروری انجام دیتے ہین اور
مالک کو راضی کرکے مثل قاطرچی کے ہر شہر مین طالب انعام ہوتے ہین اور بابا تامل یا تیز
بعد تخت روان کے عمدہ و آرام کی سواری کجاوہ ہی عمدہ ہر دو لنگہ پانچ روپیہ کو ملتا ہے

ورنہ جاڑے تک بھی ممکن ہے اسمین جب دو راست دو نفر بیٹھتے ہین سائبان بھی ہوتا ہے اوسپر موم جامہ
ڈھانپتے ہین اور پوشش و پردہ بھی لگا دیتے ہین مرد و عورت کے لیے خوب ہے دن کی دھوپ
رات کی شبنم اور ہوائے تند و خنک سے محفوظ رہتے ہین بلکہ بعض جگہ مطر یعنی باران اور ژالہ
یعنی تگرگ سے امن مین رہتے ہین خصوصاً بعض مقامات عراق عرب اور کردستان مین اولے
اکثر پڑتے ہین اسکے واسطے بھی ایک اکام ملازم رہنا ضرور بلکہ باعث راحت و سرور ہے اور
کجاوہ قاطر سے اگر غفلت ہو تو بھی شاذ و نادر گرتا ہے پس ہر شخص کو حتی الامکان بھی سوارے
اختیار کرنی لازم ہے حفظ بدن واجب ہے

بعد کجاوہ کے محمل ہے یہ عمدہ تین روپیہ کو ملتی ہے ورنہ کم ہی ممکن ہے اسپر بھی دو نفر سوار ہوتے ہین
اور اوسپر سائبان نہین ہوتا ہے اور اکثر گرتی ہے اور بےدن اداو کے سوار ہونا محال ہے خصوصاً
اہل ہند کو کہ مہارت نشست کی نہین ہوتی ہے مقامات بلند مین قاطرچی جلو نشین یا آواز بلند
کہتے ہین اور نشیب مین عقب نشین کہتے ہین جو اہل ہند ان الفاظ کے معنے نہین جانتے وہ دھوکا
کھاتے ہین جو جاننے لگتے ہین وہ آگے یا پیچھے کھسکتے ہین آخر گر پڑتے ہین اور چوٹ کھاتے ہین
حالانکہ یہ مراد نہین ہے بلکہ بلندی پر چڑھتے وقت سنگینی بدن کو مقدم کرنا چاہیے اور نشیب مین
اوترنے کے وقت موخر تب محفوظ رہسکتا ہے بلکہ جو شخص وزنی زیادہ ہو وہ نشست قاطر سے
متصل رہے اور جو سبک ہو وہ جدا رہے یا کوئی سنگین چیز پاس رکھے تا تعدل کی میزان برابر رہے
تو البتہ محفوظ رہیگا ورنہ اکثر گریگا اور چوٹ کھائیگا وہان کوئی عزیز و اقربا اور احباب یا نوکر
و ملازم جو سوار ہو اوس وقت کام نہین آسکتا ہے وہ مجبور ہے ہان اگر اپنے گھوڑے پر سوار ہو
یا پیادہ ہو تو اوٹھا سکتا ہے بشرطیکہ قریب ہو ورنہ یہ بھی دشوار ہے بہرحال اپنی ہوشیاری
عورت و مرد کو ضرور ہے۔ اور اوقات نماز مین قاطرچی قاطرونکو ٹھہراتے ہین اور اہل قافلہ
اوترکے جادہ سے علیحدہ فوراً نماز پڑھتے ہین ایسے مقام پر بھی اکام سے کام آسکتا ہے —
نشست مین یہ سواری غنیمت ہے بشرطیکہ اسباب خرجین کا کم ہو اگر دونون طرف خرجین ہیگی

تو سوار ہونا اور اوترنا بدون امداد کے اسپر بھی دشوار ہے علاوہ اسکے زانو چھلتے ہین راتون میں درد ہوتا ہے رات کو بیدار رہنا پڑتا ہے بعضے غفلت سے گرتے ہین کیونکہ قافلہ سرحد روم تک بسبب خوف دزد و راہزنون کے اور شہر کرمانشاہ تک بوجہ ہوا سرد کے دنکو چلتا ہے بعدہ برابر فصل گرما مین شبا شب قافلہ چلتا ہے اسلیے کہ مملکت ایران ملک فارس مین نہایت امن و چین ہے دزد و راہزن کا قریباً نام و نشان نہین ہے کیونکہ دزدون کے ہاتھ بحکم السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما قطع ہوتے ہین اور راہزنونکو قتل کرتے ہین باوجود اسکے اگر کسی کی کوئی چیز کسی مقام پر کھو جائے تو فہرست اوسکی مع قیمت تھانہ مین داخل کرے بعد تحقیقات کے اگر وہ چیز ملی تو بجنسہ مالک کو پہونچا دیتے ہین ورنہ خزانہ سرکاری سے قیمت دیکر رسید لیتے ہین بعدہ رعایا سے اوس مقام سے وصول کرتے ہین بازہم اپنی چالاکی و ہوشیاری پر ضرور ہے کیون غفلت سے زحمت مین پڑے

در ایام عدل تو ای شهریار	ندارد شکایت کس از روزگار
بعهد تو می بینم آرام خلق	پس از تو ندانم سرانجام خلق
جهانت بکام و فلک یار باد	جهان آفرینت نگهدار باد

اور تفصیل کرایہ کاظمین سے مشہد مقدس تک آمد و رفت کا نقشہ ذیل سے ہویدا ہے اور ایک شہر سے دوسرے شہر تک بھی ہو سکتا ہے مگر اوسمین خرچ کی زیادتی اور تاخیر ہوتی ہے —

نقشہ کرایہ آمد و رفت

نام سواری	تعداد تمن	تعداد روپیہ کلدار
تخت روان	۶۰ تمن	یعنے ۲۴۰ روپیہ
کجاوہ	۳۰ تمن	یعنے ۱۲۰ روپیہ
محمل	۲۲ تمن	یعنے ۸۸ روپیہ
سرنشین	۱۵ تمن	یعنے ۶۰ روپیہ

قاعدہ چروہ داروں کا یہ ہے کہ جو شخص واپس نہ آوے یا دوسری راہ سے چلا جاوے تو دو ثلث مال چروہ دار کا ہے مثلاً دو ثلث کرایہ کجاوہ بیس تمن ہے سے جو حق قاطرچی ہے اگر کرایہ بدون دلال کے طے ہوسکے تو اس سے کسیقدر کم بھی ممکن ہے۔

مکاری یعنی چروہ دار

چروہ دار عرب و عجم کربلاے معلے و کاظمین شریفین وغیرہ میں برادران ایمانی بکثرت ممکن ہیں اور خدام کی معرفت اونسے سب امور طے ہوتے ہیں اور اونسے جو اقرار نامہ معمولی مہری کسی عالم اور خدام سے تحریر ہوتا ہے بیرون شہر جاکر اوسپر عمل نہین کرتے ہیں جو جی چاہتا ہے وہی کرتے ہیں مگر پھر بھی یہ دو شرطیں زیادہ کرنی مناسب ہیں اول تقرر مدت دوم تعیین انعام کیونکہ چروہ دار جہانتک چراگاہ پاتے ہیں وہانتک حیلہ کرکے جہاں چاہتے ہیں مقام یعنی لنگ ایک دو روز کا کرتے ہیں جسکے سبب سے طول سفر ہوتا ہے اور مصارف بڑھتا ہے اور شہروں سے بزرگ دہاتی انتہا سے طالب انعام اور متوسلین سے حق سلامتی مانگتے ہیں اور عرب محنتی تو ہیں مگر طماع آمد کے خوب اور رفت کے برعکس ہوتے ہیں اور عجم عفتی و جفاکش اور خلیق ہیں اور طالب انعام متعین ہوتے ہیں اور اگر کچھ دیا تو خوش ہوتے ہیں حتی الامکان اوس چروہ دار سے معاملہ کرنا چاہیے جسکے پاس ۳۰ یا ۴۰ یا زیادہ قاطر ہوں کیونکہ اوسمیں چند فائدے متصور ہیں اولی یہ کہ اگر کجاوہ وغیرہ کا قاطر بیمار یا لنگڑا ہوا تو صرف بار و اسباب کا قاطر بدل سکتا ہے اس سفر دور و دراز اور کوہی کے قاطر و یابو بڑے اور قیمتی ہوتے ہیں اور موافق رنگ و رفتار کے ہر ایک کا نام معین ہوتا ہے اپنی سواری کے قاطر کو خوب پہچان رکھنا چاہیے تاکہ کسیوقت بدل نہ جاوے اونکی گردن میں بزرگ گھنٹے ہوتے ہیں اور سب کے جلو میں یابو ہوتا ہے اوسکو چاوش کہتے ہیں اسکے ساتھ ایک شخص راہبر ہوتا ہے اور اوسکے عقب میں باقی قاطر چلتے ہیں جہاں وہ ٹھہرتا ہے سب ٹھہر جاتے ہیں مگر نہیں ہے کہ بجز قاطرچی کے کوئی دوسرا اونکو روک سکے اسلیے کہ اونکی لگام اور ... قافلہ میں آگے آگے ایک سوار ہوتا ہے ...

کہتے ہین وہ ورود و مناقب باواز شیرین پڑھا کرتا ہے اور چیروہ دار اوسکا مطیع ہوتا ہے جہان پروہ
مناسب جانتا ہے وہین پر منزل کرتے ہین کہ اوسکو ہر منزل و مقام و آبادی کا حال معلوم ہوتا ہے
جیسا کہ نقشۂ ذیل سے ظاہر ہوگا مگر یہ وہ منازل ہین جہان ہمارے قافلہ کے چاوش و چیروہ دار نے
منزل کیا ہے جسمین عرب و عجم و ہندی مرد و زن دو سو نفر تھے اور سردار قافلہ والدۂ ماجدۂ جناب
سید علی نواب صاحب کی تھین اور ہر چیروہ دار کے آٹھ آٹھ دس دس نوکر ہوتے ہین اور اکثر
وہ قوم کُرد سے ہوتے ہین جنکو وہ اتباع کہتے ہین اونکو راضی رکھنا باعث راحت و آرام ہے
یعنے اونکو شہرہاے بزرگ مین ہوشکر بطور انعام ایک ایک قران دیوے۔

اطلاع ضروری

نقدی روپیہ کلدار ہمراہ رکھنا نہ چاہیے بقدر ضرورت صرافان کاظمین سے قران جرجی سکۂ نو
ایرانی ہمراہ لینا چاہیے باقی کی ہنڈوی تاجران عجم کی جنکو دادوستد تاجران طہران و خراسان سے
ہو بذریعہ خدام لینی چاہیے اور نوٹ انگریزی ہمراہ لینے مین پانچ روپیہ فی صدی نقصان ہوگا
بلکہ نوٹ بمبئی کا بغداد مین بخواہش بکتا ہے اور فی صدی موافق نرخ بازار کے دو یا تین روپیہ
زیادہ ملتے ہین مگر یہ زیادتی تبدیل قران جرجی مین محسوب ہوتی ہے جب یہ سب سامان درست
ہوتا ہے تو قافلہ کاظمین سے کوچ کرتا ہے چونکہ فصل بہار مین دریاے دجلہ بسبب طغیانی دریاے
عجم کے جو قریب خان نجار کے دجلہ مین گرتا ہے بہت بڑھ جاتا ہے اور بغداد وغیرہ مین سیلاب آتا ہے
اور جسر بغداد ناسور ہوتا ہے اسلیے حتی الامکان وسط فصل بہار مین روانگی بہتر ہے اگر جسر بغداد
جو کشتیون کا ہے قائم ہو تو اوسپر ورنہ بمقام معظم محاذی کاظمین قفون پر عبور کرتے ہین ہر حال
دونون حالتون مین فی کجاوہ چند قمری محصول لیتے ہین اور قافلہ چند ساعت مین دریا پار
اوترکے مع الخیر سوار ہوکر روانہ ہوتا ہے جب بفضل الٰہی اور تائید غیبی اور طالب اپنے آقا کی
ہوتی ہے تو توفیق رفیق شفیق ہو جاتی ہے اور مدتون کی امید بر آتی ہے جیسا لہ اشعار ہذا
سے ظاہر ہے

در ایام حجاج عالم پناه	شه ناصر الدین خسرو کلاه
روان گشتیم از راه صدق و صفا	بپابوس سلطان ضامن رضا
که شاه خراسان بود نام او	که بر خلق شد واجب اکرام او
بدین ذره هم لطف حق گشت یار	درین ره شدم از دل جان نثار
الهی بهر شیعه را کن نصیب	شود آستان بوس شاه غریب

نقشہ منازل بقیہ عراق عرب تا تخت روم

حالات اجمالی مفید مسافر	تعداد فرسخ	نام منزل
آبادی کم باشندہ عرب ہیں نان و خرما اور پنیر ممکن ہے اوس پار دریا کے کاروان سرائے کہنہ وقفی شاہ عباس مرحوم کی ہے ابواسحاق لینے والا انذار فی نفر فی یوم نیم قمری کرایہ لیتا ہے۔	کاظمین سے ۵ فرسخ	خان بنی سعد
آباد و بازار بھی خوب ہے ہر چیز ملتی ہے کنارہ دریائے عجم پر واقع ہے جسر کشتی کا بنا ہے فی نفر ایک دو قمری اوترائی لیتے ہیں کرایہ یہاں بھی سرائے ہیں اونٹ ملتے ہیں۔	خان بنی سعد سے ۴ فرسخ	یعقوبیہ
یہاں آبادی صرف ایک دکان ہے اشیاء ضروری اکل و شرب کی کمیاب اور مقام خوفناک ہے اکثر دزد سے باہر جانا دشوار ہے ابواسحاق لینے والا انذار وغیرہ متعصب ہیں کرایہ سرائے میں تکرار کرتے ہیں یہاں سے سرحد تک خوف دزدان وغیرہ ہے اسلئے سوار سپاہی سرکاری رکھتے ہیں حفاظت کے لیے اس مقام سے مالدار لوگ ہمراہ لیتے ہیں اور فی نفر فی یوم دو قران خوراکی دیتے ہیں اور وہ سرحد تک پہونچا دیتے ہیں اور وقت رخصت کے دو تین قران فی نفر انعام پاتے ہیں۔	یعقوبیہ سے ۳ فرسخ	خان شہربان [illegible]

خان شہروان	ابو جبر سے ۳ فرسخ	آباد بازار بھی خوب ہی ضروری چیزین اکل و شرب کی ملتی ہین ماست بیانکا مثل ستیب کے عمدہ اور بکثرت ہی کاروان سراے متعدد ہین کرایہ فی نفر کہین یک قمری کہین دو قمری ہی اور یہان آب چاہ نہایت شیرین ہی۔
خان خضروان معروف بہ قیصر آباد	شہروان سے ۶ فرسخ	آبادی کم ہی کاروان سراے متعدد ہین کرایہ بھی مختلف ہی اشیاے ضروری ملتی ہین یہان کی راہ پست و بلند ہی جبال یہانسے شروع ہوتے ہین۔
خانقیہ	قیصر آباد سے ۴ فرسخ	خوب آباد ہی ہر چیز بازار مین ملتی ہی قہوہ خانہ بھی آراستہ ہین درمیان آبادی کے دریاے عجم نہایت سرد و شیرین واقع ہی جسپر پل پختہ و عمدہ تاجران عجم کا بنوایا ہوا ہی یہان تذکرہ فی نفر ایک قران لیا جاتا ہی قمری یہین یہان سے نقصان شروع ہوتا ہی راہ جبلی کسیقدر خوفناک ہی سفیر روم و ایران یہان دونون رہتے ہین یہانسے ڈیڑھ فرسخ کے بعد سرحد روم ختم ہی وہان ایک دمدمہ بنا ہی اوسمین چند سپاہی روم کے ہین یہان سے خاک مائل بسرخی ہی گویا قبول ولایت حضرات ائمہ علیہم سے سرخرو ہی اور بعض بعض مقامات مذکورہ مین بازارین مسقف پختہ ہین۔

واضح ہو کہ منازل مذکورہ مین اگرچہ عرب ہین مگر بعض بعض جگہ دکاندار عجم بھی ہین اور بوجہ قرب اقلیم فارس کے زبان فارسی بھی اور زبان دانی مسافر کے لیے بھی نہایت مفید ہی اور ازان اور سکہ مروجہ کو جاننا اولی و انسب ہی ورنہ داد و ستد مین ناواقف لوگ نقصان اوٹھاتے ہین یہ کچھ ضرور نہین ہی کہ ہر مقام کے اہل بازار خوف معاد کرین اسلیے کہ سرحد و نیز ایک دو منزل ادھر اودھر فریقین کے لوگ بستے ہین۔

نقشہ اسمای اوزان فارس

من تبریز	یعنے ۲ حقہ استنبولی	
چارک	یعنے ۳ وقیہ ۲ تار	
سیر	یعنے ۱۷ مثقال	
مثقال	یعنے ۳ ماشہ	

نقشہ اسمای سکہ فارس

تومان	یعنے یک اشرفی	[illegible]
تمن	یعنے ۱۰ قران	[illegible]
ریال	یعنے ۱ قران ۵ پول	[illegible]
قران جدید	یعنے ۲۰ یا ۲۱ شاہی	[illegible]
نیا باد	یعنے نیم قران	۳ ۱۲دام
شاہی نقرئی	یعنے ۶ پول	۶ دام
شاہی مسی	یعنے ۲ پول	۳ دام
پول	یعنے نیم شاہی	۱۲ ۱دام

واضح ہو کہ ہر ملک کا تلفظ و محاورہ اوزان و سکہ کا جدا بھی ہی اور جرجی ابو القران بھی ہوتا ہی وہ دو قران کو بکتا ہی اور سکہ مروجہ سابق اصفہان و ہمدان و تبریز و خراسان بلکہ ہرات کا بھی اکثر جگہ جاری ہی۔

نام و اقسام میوۂ فارس

انگور چندقسم	انار	کشمش	پستہ	منقے	بادام	زردآلو	خربوزہ	ہندوانہ یعنے تربوزہ
سیب	بہی	ناشپاتی	شفتالو	انجیر	چغندر یعنے گردو	آلوچہ	آلو بالو وغیرہ	

انواع و اقسام کے میوجات بکثرت وارزان ہین اور ترکاریان بھی اکثر اقسام کی ملتی ہین جسطرح ملک عراق عرب مین اکثر تاجرو دکاندار یہودی ہین اسیطرح فارس مین آتش پرست اور یہود ہین مگر ترجیز ونکے فروخت کرنے کا انکو حکم نہین ہی اور زبان ولباس حسب رواج ملک ہے بقول مشہور جیسا دیس ویسا بھیس پس اہل ہند کو بھی لازم ہی کہ اقلاً لباس بالائی اپنا مثل رواج ملک کے استعمال کرین مثل قبا و عبا یا لبادہ اور کمربند و عمامہ کے ورنہ بازارون مین انگشت نما ہوتے ہین خصوصاً اگر کوئی سنی کا جل لگا کے اور تین کمرپٹی کا انگرکھا پہنکے اور وہ انگل کی ٹوپی سر پر رکھکے اور شارب و ریش منڈوا کے طرفہ یہ کہ علاوہ برین جو تریاقی ہو تو پورا بن مانس متصور ہوتا ہی اور لوگ جمع ہو کر تماشا کرتے ہین ایسا سادہ لوح نہین جانتا ہی

کہ لباس سے حفظ بدن و آبرو ہی اولیٰ یہ ہی کہ پگڑی سے بوجہ ہواے سرد کے نزلہ زکام اور درد سر وغیرہ سے محفوظ رہتا ہی اور عورت کی چیز ہی ملک فارس مین شہری لوگ مثل لکھنؤ کے خوش وضع و خوش پوشاک اور خلیق ہین گو گھر مین فاقہ ہو مگر بار لباس عمدہ حسب حال پہنکے نکلتے ہین واقعی خوش وضعی و خوش پوشاکی اور صفائی بدن خوب ہی۔ اگر باطن بہی صاف و پاک ہو تو سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہی۔

نقشۂ منزل و مقام ملک کردستان تا تخت ایران

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
قصر شیرین	خانقیہ سے ۵ فرسخ	راہ پست و بلند کوہی سنگلاخ ہی جابجا چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین قصر شیرین جو خسرو نے اوسکے لیے بنایا تہا سنگی اور بزرگ ہی کہنڈر اوسکے ہنوز باقی ہین آبادی درمیان پہاڑون کے لب دریا واقع ہوئی ہی شاداب و خوشنما جاے دلپسند و سیرگاہ ہی بقول سعدی ؎ زرہ دو بیابر جہان ریختہ و عقد ثریا از تاکش آویختہ۔ روضۃ ماء نہرہا سلسال دوحۃ سجع طیرہا موزون ؛ و قلعہ شاہی سنگین بلندی پر دامن کوہ مین بنا ہی اوسمین حاکم و فوج ہی کاروانسراے شاہ عباس مرحوم وقفی سنگین ہی مسافرین ساکین اوسمین اوترتے ہین اور چند کاروانسراے دیگر ہین اور فی نفر فی یوم ایک شاہی کرایہ لیتے ہین کل چیزین اکل و شرب کی ملتی ہین شیر گاؤ بکثرت و ارزان ہی بجلی کا آرد گندم ہوا آمیز ملتا ہی قبیلے کے لوگ بستے ہین زبان فارسی کردی ہی یہان مال تجارت و لوگا محصول چونگی لیتے ہین۔
سرپل ذہاب	قصر شیرین سے ۵ فرسخ	جانب مشرق ہی راہ پست و بلند سنگلاخ ہی قریہ آباد ہی قوم کرد و لک قبیلے کے لوگ بستے ہین زبان فارسی کردی ہی اکل و شرب کی چیزین ملتی ہین قلعہ سنگین بنا ہی چند ضرب توپ دم دروازہ ہین کاروانسراے شاہ عباس

		مرحوم کی پختہ و کہنہ ہی اوسکی مرمت ہو رہی ہی اور اوسکے دروازہ پر قہوہ خانہ ہی نہرین آب سرد و شیرین کی جاری ہین یہان حمام بھی ہی جسپر عمدہ و پختہ بنا ہی باغ سرسبز و شاداب ہی ابتداے فصل بہار مین میوہ تمام ہوتا ہی یہان حکیم و منجم ہندی کی خواہش ہوتی ہی اور پول شاہی اجرتی کا چلن ہی قمری پول روسی کوئی نہین لیتا ہی حاکم کی جانب سے حفاظت زائرین اغنیا کیواسطے پہرہ مقرر ہوتا ہی اونکو وقت رخصت کے تین چار قران بطور انعام دیتے ہین اگر نہ دین تو وہ طالب بھی نہین ہوتے ہین دیگر کاروانسراے مین فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتے ہین۔
پاسے طاق معروف بکوہ غوا	سرپل ذہاب سے ۳ فرسخ	یہ دامن کوہ مین نیچے ہی اور درمیان طاق بالاے کوہ ہی درمیان مین دو فرسخ کا فاصلہ ہی راہ کوہی سنگلاخ اور پست و بلند ہی چند چشمونمین ہوکر گذر ہوتا ہی اکل و شرب کی چیزین ملتی ہین دنبہ و مرغ ارزان الثمن ہی قوم گوران علی اللہی بستے ہین متعدد ہین اونسے پرہیز کرتے ہین پاسے طاق مین کاروان سراے تمام کرایہ فی نفر ایک شاہی ہی یہان طاق مین سراے وقفی پختہ ہی اور وہ آباد ہی پاسے طاق کیجانب مشرق کوہ منبع مین پہاڑونکے نیچے سے چشمے آب سرد و شیرین و ہام کے جاری ہین جابجا پن چکیان چلتی ہین عجب سیرگاہ قدرت خدا نمایان ہی یہان چڑھائی پہاڑ کی ہی جہان پر طاق فرہاد تنگی بنا ہی اس مقام پر ایک فرسخ تک پیادہ چلنا انسب ہی ورنہ خوف گرنیکا ہی
کرند	پای طاق سے ۵ فرسخ	آباد ہی نان و گوشت و مرغ وغیرہ اکل و شرب کی چیزین ملتی ہین قوم علی اللہی اکثر بستے ہین دو تین کاروانسراے تمام ہین کرایہ فی نفر ایک شاہی لیتے ہین بشرطیکہ چند نفر ایک حجرہ مین اوترین ورنہ

		فی مجرہ نیم قران ہی چشمے آب سرد و شیرین کے ہر طرف جاری ہین زمین کسیقدر نمناک ہی قاطرون کے پاؤن دہستے ہین دوسرے آبادی دامن کوہ مین بلندی پر ہی ہر طرف پہاڑ ہین وسط فصل بہار مین اونپر برف نمایان ہی جسکے سبب سے ہوا سرد رہتی ہی وہان بعضے دکاندار یہودی ہین روز شنبہ دکان نہین کہولتے ہین بلکہ تعطیل کرتے ہین یہانکے آہنگر صناع ہین قند شکن اور دست پناہ وغیرہ خوب بناتے ہین یہان ٹیلیگراف خانہ یعنے تار گہر بہی ہے زبان کلاً فارسی ہی۔
ہارون آباد	کرت سے ۲ فرسخ	راہ کوہی ہی ہر طرف پہاڑ ہین بعض جگہ آب و گل ہی اور چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین قوم کرد آباد ہین نان گندم شیر گاؤ و بز اور مرغ و تخم مرغ وغیرہ اکل و شرب کی چیزین ارزان ملتی ہین کوہی حاکم لب نہر ہے کاروان سرائے شاہ عباس مرحوم کی کہنہ پختہ ہی دیگر کاروان سرائے بہی ہین وہان والان دار شکیہ وار کی معرفت سے ضروری چیزین خرید کرتے ہین علاوہ اسکے فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتا ہی یہان کے قالین و جراب اچھے نہین بنتے مشہور ہے کہ یہ قریہ ہارون رشید لعین نے بسایا ہی۔
حسن آباد معروف بہ زیر نعل شکن	ہارون آباد سے ۳ فرسخ	آبادی کم قوم کرد بستے ہین لب نہر شیرین واقع ہی زبان فارسی کوہی ہی اثنائے راہ قریہ متصل ہین نان و بز اور شیر گاؤ اور مرغ اور تخم مرغ کے سوا اور کچھ نہین ملتا ہی قریب اسکے اوتار نہایت دشوار سنگین ہی پتھر اوسکے مثل خنجر معلوم ہوتے ہین عبور کے وقت قاطر کے نعل شکستہ ہوتے ہین اسیوجہ سے باسم نعل شکن مشہور ہے یہان بہی [illegible]

		پیادہ ہونا انسب ہے یہان کی آب وہوا خوب ہے مقام فصل بہار مین سبزہ زار ہے کاروانسراے کہنہ ومنہدم ہے اس سبب سے مسافرین خانہاے اہل قریہ مین کرایہ اوترتے ہین ایک نفر سے ایک شاہی لیتے ہین بشرطیکہ چند نفر ایک مکان مین اوترین ورنہ ایک قران دینا پڑتا ہے۔
ماآردشت	نعل شکن سے سہ فرسخ	راہ پست وبلند ہر طرف پہاڑ ہین بعض جگہ آب وگل ہے چشمے سرد وشیرین جا بجا جاری ہین بعض پہاڑون پر وسط فصل بہار مین برف نمایان ہوتی ہے جسکے سبب سے ہوا سرد وخنک ہوتی ہے یہان ایک کاروانسراے پختہ اور جسر عمدہ وقفی کسی تاجر کی بنوائی ہوئی ہے نان گندم وگوشت اور مرغ وتخم مرغ اور دوغ وماست اور ہیزم بقیمت مناسب ملتا ہے آب وہوا خوب ہے۔
شہر کرمان شاہان	ماآردشت سے سہ فرسخ	راہ پست وبلند سنگلاخ ہے چشمے آب سرد وشیرین کے جاری ہین باغات بکثرت سرسبز وشاداب ہین مکانات پختہ ہین بازارین اکثر مسقف ہین یہ شہر قدیم خوب آباد ہے گرد اسکے پہاڑ ہین بعض پر برف اس فصل مین نمایان رہتی ہے حکام مالی وملکی اور سفیر روم وایران موجود ہین اور قلعہ وتوپخانہ اور نوبت خانہ شاہی عمدہ ہے اور مساجد وماتم سراے وکاروان سراے متعدد ہین ہر سراے مین فی نفر فی یوم ایک شاہی کے کرایہ لیتے ہین اور علما اور فضلا وطلاب اور مدارس بھی ہین اکل وشرب کی چیزین اور لباس وجامہ وغیرہ اقسام وانواع کی بکثرت وارزان ہین ایسی ارزانی کہین نہین ہے اور تسبیح کرمان پختہ رنگ برنگ کی اور قالین وجراب اور شال گندہ مشہور ہے اور ادویہ بھی ممکن ہین نان گندم چند قسم کی ہوتی ہے شیر برنج وسرشیر یعنے بالائی وشیر وماست

بقیہ حالات شہر کرمان شاہ

و دو رخ بھی ارزان ہے ایک پول کو اتنی برف ملتی ہے کہ دس نفر سیر ہوں
ملک کردستان میں یہ شہر صدر مقام ہے آب و ہوا خشک و خوب ہے چائے کا
استعمال نہایت مفید ہے چائے سادہ چائے دارچینی و ثعلب بکثرت بکتی ہے
اور شرح اوسکا مختلف ہے یہاں تین چار دن یا زیادہ مقام ہوتا ہے
او قاطرون کی نعل بندی اور کجاوہ او نکی مرمت ہوتی ہے یہاں
توپخانہ کے پاس محکمہ گمرک ہے مال تجارت و نکا محصول او صرف
اہل عرب سے تذکرہ لیا جاتا ہے الدار کو اپنے مال کی سند راہداری
لینی چاہیے ورنہ بروز روانگی دقت ہوگی یہاں سے جانب مشرق ایک
فرسخ کے فاصلہ پر طاق بستان نہایت عمدہ سیرگاہ و دلپسند جگہ ہے
وہان طاق سنگین اور حوض بزرگ ہے اور اوسمین پہاڑ کے اندر سے
ایک نہر آب صاف و بارد کی گرتی ہے او اطراف و جانب ملک اکثر
خانہ سے شہر میں اسکا پانی جاری ہے و مشغول ہے مشہور ہے کہ یہ نہر فرہاد کی ہے
جو شیرین کے واسطے پہاڑ کاٹ کے لایا تھا او ندرانہ [illegible] ہے
وسط بازار میں حمام ہوتا ہے۔ اہل شہر اکثر تاجر و اہل حرفہ اور دوکاندار
[illegible] شیعہ تبریزی [illegible] کا [illegible] نہایت سفید و عمدہ ہیں اور [illegible]
[illegible] چیز [illegible] دیکھا [illegible] عمدہ ہے اور [illegible] وہان
[illegible] بھی ہوتا ہے [illegible] کی [illegible] ہے او [illegible] کا [illegible] قرآن اور
[illegible] کی ایک [illegible] اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] قرآن [illegible] انسان [illegible] نوجوان [illegible] ہے
[illegible] تمام [illegible] بزرگ
[illegible]

قہوہ خانہ	کرمان شاہ سے ۴ فرسخ	یہ منزل غیر مشہور ہے راہ ہموار گرد پہاڑ ہین بعض پر اس فصل مین برف نمایان ہوتی ہے اکثر ہوائے سرد و تند چلتی ہے چشمے جاری ہین جسر عمدہ بنا ہے دامن کوہ میدان مین مقام ہوتا ہے یہان ایک قہوہ خانہ ہے بجز چاے و حطب یعنے ہیزم کے کوئی چیز نہین ملتی ہے قریہ دو فرسخ دور رہتا ہے اسلیے شہر سے نان و نانخورش مثل کباب وغیرہ کے ہمراہ لینا چاہیے یہان شکو سوار پاسبانی کرتے ہین اغنیا و امرا اونکو فی نفر ایک یا دو قران انعام دیتے ہین بشرطیکہ یہان مقام ہو۔
بے ستون	قہوہ خانہ سے ۳ فرسخ	راہ ہموار ہے آبادی متوسط اکل و شرب کی چیزین نان و گوشت مرغ و تخم مرغ و دوغ و ماست وغیرہ ملتا ہے چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین کاروانسراے پختہ جو عہد شاہ سلیمان مرحوم مین شیخ علیخان حاکم نے بنوائی ہے دامن پہاڑ مین ہے اور اس بے ستون نام پہاڑ پر جانب راست تصویر شیرین و فرہاد کی مع گہوارہ و دیگر تصاویر کے کندہ ہین بعد اسکے ایک تصویر درویش کی ہے اور جانب چپ فرہاد نے کس صنعت سے پہاڑ کاٹا ہے مشہور ہے کہ قصر شیرین بنانے کا قصد تھا مگر نا تمام رہا نشان کلنگ ہر سنگ پر اب تک نمایان ہے قریب اوسکے ایک طاق بزرگ شیخ علیخان نے بنوایا ہے اوسپر بعد بسم اللہ کے بارہ سطرین کندہ ہین بسبب بلندی کے پڑھا نہین جاتا ہے تحت مین اس پہاڑ کے چند منبع آب سرد و شیرین و صاف کے جاری ہین قدرت الٰہی کا ظہور ہے گویا نور علے نور ہے نہایت علف زار و شاداب و خوشنما جگہ ہے لب نہر درخت ہین برگ درختان جو چند سے پانی مین رہکے خشک ہوے ہین تو اونکو دیکھکر صنعت صانع حقیقی کا یقین بڑھ جاتا ہے

		برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ہر گیا ہے کہ از زمین روید وحدہ لاشریک لہ گوید
		قاطرچی بخوشی قاطران کو چراتے پھرتے ہیں مشہور ہے کہ عقب کوہ بلندی پر شیرین و فرہاد کی قبر ہے سراسے وہان تک تین فرسخ ہے
صحنہ	بے ستون سے ۴ فرسخ	راہ ہموار مقام آباد ہے باغات میوہ دار شاداب ہیں اکل و شرب کی چیزین اکثر ملتی ہیں نہرہاے شیرین اور چشمے پہاڑون سے جابجا جاری ہیں دو جگہ جسر پختہ بنے ہیں کاروانسراے پختہ جدید حاجی اسداللہ کاشی کی بنوائی ہوئی ہے اور حمام و مسجد بھی ہے اور چکیان بکثرت ہیں اور قہوہ خانہ اور چند دکانین دروازہ سراے پر ہیں اثناے راہ چند قریے ہیں قوم کرد بستے ہیں لباس بالائی اونکا لبادہ و کلاہ نمد ہے بعض دیہات میں علی اللّٰہی بستے ہیں جنسے مقدسین پرہیز کرتے ہیں یہ لوگ اس فصل آخر بہار میں اپنے گھروں میں نہیں رہتے ہیں بلکہ تمام ملک کے دہقانی تنبو او رکمل تانکر باغات وغیرہ میں رہتے ہیں اور زراعت کی حفاظت کرتے ہیں اور فراش یعنے پیادے بھی حاکم کی طرف سے حفاظت کے لیے مقرر ہوتے ہیں۔ واضح ہو کہ مقامات مذکورہ میں منجملہ کاغذی ڈبیا مال سبیل و شطیبا و چوپک سے تمباکو خشک جیسے تتن شاور کہتے ہیں اور کبریت یعنے ڈبیا دیا سلائی مال شمع و چراغ اور شمع اور نفط آباد جگہ ملتا ہے دیہات میں کمیاب ہے مگر کرائینے مکھن و دوغ و ماست اور شیر بز و شیر گاو بہت ملتا ہے علاوہ زراعت گندم و جو وغیرہ کے مسموع ہوا کہ اقلیم فارس میں معدن طلا و نقرہ طرف تبریز کے ہے جہان

		حاکم مظفر الدین شاہ ولیعہد دام اقبالہ ہین اور اہل ملک باشندہ ترک سب برادران ایمانی اور زبردست قوم آباد ہی اور معدن نفط طرف شستر معدن سنگ مرمر و سنگ یشب طرف قم معدن سنگ آسیا طرف سلطان آباد و دولت آباد کے ہی اور معدن نمک بھی اوسی طرف ہی اور معدن مس طرف یزد اور معدن آہن طرف مازندران اور معدن سرب یعنے رانگا طرف بندر عباس اور معدن الماس طرف کرسون اور معدن فیروزہ طرف نیشاپور کے ہی اور برنج چند اقسام کا پیدا ہوتا ہی عمدہ سکندری و عنبر بو ہی

منازل عراق ملک عجمستان

شہر کنگوار	صحنہ سے ۵ فرسخ	راہ پست و بلند بعض جگہ سنگلاخ ہی اثنائے راہ دیہات دامن کوہ مین واقع ہین چشمے آب سرد و شیرین جابجا جاری ہین گرد بعض پہاڑوں سے برف نمایان ہی ہوا سرد و خنک آخر فصل بہار مین ہوتی ہی یہ مقام خوب آباد ہی اکل و شرب کی چیزین مثل نان تازہ و گوشت اور شیر و پنیر اور کشمش وغیرہ کے ارزان ملتی ہین کاروانسرائے متعدد ہین کرایہ فی نفر ایک شاہی لیتے ہین اور تین چار حمام بھی ہین اور ایک مسجد جامع پختہ و بزرگ ہی قلعہ شاہی پہاڑ پر ہی وہان افسر فوج اور چند پیادہ رہتے ہین گرد اسکے خندق ہی اور باغات مین درخت انگور و گردو و پستہ اخروٹ کثرت سے ہین اور درخت چنار نہایت بلند ہین یہ شہر پر رونق آباد ہی متصل مسجد جامع سرائے کاروان سرا پختہ [illegible] زیارت ہین روضہ سید ابراہیم بن عبید اللہ بن حضرت [illegible] علیہ السلام کا ہے

		زیارت و دعا سے ادن تعظیماً و اکراماً مثل روضۂ پیران حضرت مسلم کے تختی پر آویزان ہے مشہور ہے کہ یہ بزرگوار عہد بنی عباسیہ میں شہید ہوئے تھے متصل روضہ ایک مسجد پختہ بنی ہے بیرون مسجد چشمہ آب سرد و شیرین و صاف و ہاضم جاری ہے اس مکان میں قول شاعر صادق آتا ہے کیونکہ یہ پانی نہایت سرد و شیرین اور صاف و پاک اور ہاضم ہے نعمت فراوان غلہ ارزان برف بھی وافر ہے
		آب بہتر ہزار بار ز مے — و من الماء کل شیء حی عرب در بیابان ملخ میخورند — سگ اصفہان آب یخ میخورند
		اطلاع واضح ہو کہ یہانتک قبلہ مثل عراق عرب کے ٹھیک سمت جنوب تھا اب مائل بدست راست ہے چنانچہ مساجد و قبور مومنین سے قطب نما کے ذریعہ سے دریافت ہو سکتا ہے اور قطب نما کا ہمراہ رکھنا مقدسین کو لازم ہے۔
بہستہ	کنگوار سے ۴ فرسخ	راہ ہموار کوہی ہے آب برف ہاضم جاری ہے یہان نان اور تخم مرغ اور روغن و ماست اور کشمش وغیرہ ممکن ہے اور مرغ کم ملتا ہے کاروانسرا پختہ و کہنہ ہے دیگر کاروانسرائے متعدد و کرایہ میں فی نفر ایک شاہی دالاندار لیتا ہے اثنائے راہ دیہات بہت ہیں اونمین درخت میوہ بھی ہیں ہوا آخر بہار میں بارد ہوتی ہے جو و گندم ارزان ہے باشندے سب برادران ایمانی ہیں یہان عترت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے سید میر علی کا روضہ جانب مغرب دامن کوہ میں زیارت تعظیماً و نام تحریر تختی پر آویزان ہے یہان قران جرمنی سکہ تو شاہی دو شاہی کو بکتا ہے۔

شوق آباد	بیست ہی ۴ فرسخ	راہ پست و بلند بعض جگہ سنگلاخ ہی چارون طرف پہاڑ ہین آخر بہار مین بعض پر برف نمایان ہوتی ہی ہوا عمدہ رہتی ہی جابجا آب برف جاری ہی اور جسر عمدہ بنا ہی یہ مقام حال مین پرا ور زادہ شاہ نے آباد کیا ہی جو والی ہمدان ہین او ہمدان حسین آباد و شوق آباد سے ۳ فرسخ جانب مغرب ہی یہانکے باشندہ زائرین کو دیکھکر خوش ہوتے ہین نان گرم و روغن زرد اور تخم مرغ و مرغ اور ماست و دوغ و شیر گاو و بزکے سوا اور کچھ نہین ملتا ہی کاروانسرائے نہین ہی بسا فقر مکانات و دکانو مین اوترتے ہین فی نفر ایک شاہی کرایہ ہی تشہیر ملکیہ چند نفر مشترک ہون ورنہ نیم قران فی حجرہ ہی یہان سے جانب راست راہ اصفہان ہی جو دس منزل دور ہی وہانکا حاکم دوسرا شاہزادہ ظل سلطان جو نادر ثانی مشہور ہین اونکے پاس فوج جرار ترک ترکمان سے اور اسلحہ جنگی آراستہ خود قواعد لیتے ہین مسموع ہوا کہ یہ شہر نہایت عزیز و آباد ہی چنانچہ مشہور ہے اصفہان نصف جہان اگر ہندوستان نباشد اور یہان سے جانب چپ راہ طہران پایہ تخت سلطان صاحبقران ناصر الدین شاہ قاجار خلد اللہ ملکہ و دولتہ ہی اس مقام فرحت افزا پر خیمہائے شاہی بپا ہوئے تھے اور چاشت نوش فرمایا تھا جب سلطان ممدوح واسطے زیارت دورہ کربلائے معلی کے تشریف لائے تھے اسلیے اس راہ کو راہ سلطانی کہتے ہین اثنائے راہ قریہ متعدد و باغات دور دور واقع ہین اور سلطان آباد و دولت آباد ایک فرسخ پر واقع ہین نہایت آباد ہین اکثر قافلہ وہین اوترتا ہی اور آخر بہار مین گاہے گاہے یہان بارش بھی ہوتی ہی۔

[illegible]

قزان	شوق آباد سے ۴ فرسخ	راہ پست و بلند بعض جگہ ہموار دامن کوہ مین ہی اثنائے راہ دیہات قریب قریب ہین باغات سرسبز وشاداب ہین آخر بہار تک ہر جگہ گل ولالہ زار اور دیگر انواع واقسام کے پہول رنگ برنگ نمایان ونشید ہوتے ہین چشمے آب سرد وشیرین کے جاری ہین یہ قریہ کسیقدر آباد وفرحت افزا ہی کاروانسرائے شند دکرایہ فی نفر ایک شاہی ہی اکل وشرب کی چیزین ممکن ہین تخم مرغ وکشمش ارزان ہی عمدہ تریہ ہی کہ مسجد وحمام بہی ہی ودلاک یعنے نائی اپنے فن مین کامل نہین ہین ناخن تراشنا تو جانتے ہی نہین ہین امرا واغنیا کو نائی وحجامہ شو وطباخ یعنے باورچی اپنے ہمراہ رکہنا ضرور چاہیے اگرچہ اس ملک کے بازارون مین انواع واقسام کا نان وطعام وغیرہ پختہ بکتا ہی اور گوشت دنبہ عمدہ ارزان ملتا ہی مگر اہل ہند کو بدون گرم مصالحہ کے لذت نہین ہوتی ہی اور فلفل سرخ کا تو یہان رواج ہی نہین ہی اگرچہ مرچ ملک خراسان مین پیدا ہوتی ہی اور ہر شہر مین بکتی ہی مگر استعمال اوسکا مضر جانتے ہین۔ متوسطین گرم مصالحہ ومرچ پیسکے ہمراہ رکہتے ہین اور نانخورش مین شریک کرکے کہاتے ہین۔
شیر آباد	قزان سے ۲ فرسخ	راہ پست و بلند بعض جگہ ہموار وکوہی ہی صحرا مین چند چاہ بہی ہین اثنائے راہ نہر بہیرہ ہی اوسکے دونون طرف کاروانسرائے پختہ کہنہ ہین اور قریب قریب دیہات مین قوم ترک عراقی ہی اور ان ایلاتی بستے ہین یہان ایک دکان ہی نان وتخم مرغ اور مرغ اور دوغ وماست اور شیر بزا اور رطب یعنے بہیرم ملتا ہی اور تتن وشمع اور کبریت وغیرہ بہی ممکن ہی سر راہ روضہ سید ابو الحسن ابن زینب ملقب بہ آہنہ عشر

		و اولاد حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کا ہے اور گرد اوسکے قبریں بزرگ ہے اور اس ملک میں اکثر گورستان سرِ راہ ہیں اسلیے کہ شاید کسی دوست خدا کا گذر ہو اور وہ دعاے مغفرت کرے اور خدا اوسکی دعا کو قبول کرے ۔
ساروق	تیزآباد سے ۵ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہے اور بعض جگہ چشمے جاری ہیں پہاڑ متوسط راہ سے دور ہیں باشندہ ترک قریہ آباد ہے باغات سرسبز و شاداب ہیں چند دکانیں ہیں جنمیں اکل و شرب کی چیزیں ملتی ہیں مکانات مثل احاطہ کے ہیں زائرین کو کرایہ ملتے ہیں فی حجرہ نیم قران کرایہ لیتے ہیں اگر چند نفر شریک ہوں تو فی نفر ایک شاہی ہے یہاں حمام مردانہ و زنانہ بھی ہے اور کنارہ پر چند روضجات عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ہیں بزرگ انکے عبداللہ و جعفر و علی و صالح و ابراہیم و اسماعیل و یعقوب سیاہ و علی و محمد و زید و عسکر و حسین تھے باقی انکی اولاد کل ۲۳ مرد اور ۴۰ نسوان تھے جنکو حسن سیاہ گوش سبزواری نے بحکم مامون رشید لعین کے اس جگہ گرفتار کرکے شہید کیا ہے تحقیق پر زیارت انکی قطعا روضہ میں آویزان ہے آہ سادات بنی فاطمہ ع کو جبال و کوہسار میں بھی پناہ نہ ملی ۔ ایسے مقامات میں بعض جگہ خادم بھی ہوتا ہے اوسکو اغنیا ایک قران دیتے ہیں اور متوسطین دو تین شاہی دیتے ہیں ۔
اولانگرو	ساروق سے ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہے اور چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہیں اثناے راہ چند دہ واقع ہیں اونمیں عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے روضجات ہیں اور فرزندان حضرت کے یہیں [illegible]

		بنت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام اثنائے راہ مدفون ہین اور سید علی ورحیمہ خاص اس قریہ کے جانب قبلہ مدفون ہین آوزیہان ایک مسجد و حمام ہے بازار نہین ہے نہ تا حال کوئی کاروانسراے ہے زائرین خانہاے اہل قریہ مین کرایہ اوترتے ہین فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتے ہین یہان نان مرغ وتخم مرغ اور روغن و ماست اور روغن وکرا ممکن ہے قالین وشطرنجی بکثرت بنائی جاتی ہین باشندہ اہل حرفہ ہین زائر کو دیکھکر خوش ہوتے ہین
سیوشان	اولاشگرد سے ۵ فرسخ	راہ ہموار و صحرائی ہے اثنائے راہ دیہات و باغات بعض بعض جگہ ہین اور پہاڑ دور سے دکھائی دیتے ہین اوائل گرما مین شب کو گلابی جاڑا اور ہواے خوش ہوتی ہے اور دنکو بسبب حرارت آفتاب کے گرم ہوتی اسیوجہ سے بعض چروہ دار اس مقام سے بعد نماز مغرب ہی کوچ کرتے ہین اور یہ قاعدہ خراسان تک برابر رہتا ہے یہان نہر شیرین پایاب آب سرد جاری ہے دسیر سر پختہ ہے اور ایک مسجد و ہاشم سراے بزرگ ہے مسجد مین نماز جماعت و وعظ بھی ہوتی ہے زائرین بلا کرایہ ہاشم سراے مین اوترتے ہین حمام بھی ہے ایک دو دکانین بھی ہین نان وگوشت و مرغ وتخم مرغ اور شیر پنیر اور روغن و ماست اور روغن وکرا اور چاے و قند وغیرہ ملتا ہے زراعت گندم وجو بہت ہے برنج کمیاب ہے قالین وشطرنجی بکثرت بنائی جاتی ہین اور تاجران طہران وروس خرید کرتے ہین اور یہان پنچکیان متعدد ہین آرد گندم ارزان ہے جانب قبلہ بفاصلہ ایک فرسخ روضہ فاطمہ صغری بنت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام ہے زبان فارسی شایستہ ہے مثلاً بسر کار شما عرض شود اور صبح زود پاشدم دست نماز گرفتم وغیرہ یعنی علی الصباح اوٹھا اور وضو کیا

جیروت	سیوشان سے ۵ فرسخ	راہ کوہی پست و بلند ایک جگہ درہ کوہ ہی چند جگہ چشمے آب سرد کے جاری ہین باشندہ اکثر سادات ہین اور باغات و زراعت شاداب ہی فواکہ دوائل گرما مین خام ہوتے ہین مسجد و ماتم سراے و حمام بھی ہین کاروانسرا پختہ شاہ عباس مرحوم کی ہی زائرین عرب و عجم بسبب ہواے خوش کے باغات مین اوترتے ہین اور ہندی سراے یا مکانات اہل قریہ مین بکرایہ معمولی اوترتے ہین یہان بازار نہین ہی ہر چیزین اکل و شرب کی اہل قریہ سے بقیمت مناسب ممکن ہین نان و روغن اور تخم مرغ و مرغ اور دوغ و ماست و شیر بز و گرا اور شیرۂ انگور و شمع و نفط یعنی مٹی کا تیل ملتا ہی اور زاج و اناس رنگ یہانکے مشہور ہین بیرون قریہ ذکریا بن حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا روضہ جانب مغرب اور شعیب کا روضہ جانب مشرق ہی جو بزرگوار جہان پر شہید ہوے وہین مدفون ہین۔
تاج خاتون	جیروت سے ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہی یہان حمام و مسجد بھی ہی کاروانسرا سے نہین ہی اسلیے کہ منزل غیر مشہور ہی اور مکتب خانہ بھی ہی کتب روضہ خوانی داخل درس ہین عرب و عجم باغ مین لب جو سے شیرین اوترتے ہین ہندی بکرایہ مکانات اہل قریہ مین اوترتے ہین یہان نان تازہ گرم صرف عصر کو ملتی ہی دوغ و ماست و شیرۂ انگور و ہیزم کے سوا کچھ نہین ملتا ہی درخت توت اکثر ہین ۔
شہر قم	تاج خاتون سے ۵ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہی اثناے راہ ایک فرسخ پر کاروانسرا سے پختہ چار سو پر واقع ہی وہان چند دکانین ہین اکل و شرب کی چیزین ملتی ہین قہوہ خانہ بھی ہی جانب راست اوسکے راہ اصفہان کا ہی جو آگئی

ابوشہر سے براہ شیراز و اصفہان خراسان جاتے ہین اگر قم کا عزم ہو تو
اسی چار سو پرسے گذر ہوتا ہے۔ مگر یہ راہ بندر ابوشہر یا لنگا بہ نسبت راہ
سلطانی کے شیراز تک سخت گذار ہے علاوہ اسکے اکثر سواری قاطر
الاغ کی سر نشین ملتی ہے کجاوہ و محل حسب دلخواہ سوا ے شیراز و اصفہان
کے کمیاب ہے اور شیراز سے براہ یزد نیشاپور قریب ہے اور وہان سے
مشہد مقدس تین منزل ہے الغرض یہانتک راہ سلطانی مین چشمے
آب شیرین کے جا بجا جاری ہین بعد اسکے تین فرسخ تک صحرا ہے پانی
کمیاب ہے قریب قم ایک ٹیلہ نہایت نشیب و فراز ہے وہان سے قبہ
طلائی دکھائی دیتا ہے نیچے اوسکے چشمے آب شور کے جاری ہین۔

خاص شہر قم

یہ شہر قدیم ہے بہ نسبت کرمان شاہ کے خوب آباد ہے مکانات و بازار مسقف و عمدہ ہین باغات سبز
و شاداب ہین شہر مین نعمت فراوان غلہ ارزان اقسام و انواع طعام و میوہ وغیرہ سے
بازار پر ہوتی ہے ادویہ وغیرہ بھی ممکن ہین درمیان مین نہر ہے دروازہ شہر پناکا روخوب ہے
دور ہ یہ نہر کے آبادی ہے لب نہر جسپر جسر عمدہ بنا ہے روضہ فاطمہ کبری بنت حضرت امام موسی
کاظم علیہ السلام کا طلائی باشان و شوکت ہے اور ضریح نقرئی عمدہ مرصع بجواہرات ہے چند مینا
رنگ نگار عمدہ تیار ہین مدرسہ کا باغیچہ جسمین چند درخت میوہ دار ہین زائرین وغیرہ کے واسطے
وقف ہین اور اُنکو کہا دیا ہین میوہ پختہ ہوتا ہے بیمارخانہ متعلق حکیم باشی ہے مدرسہ عمدہ ہے شیخ عالم
درس دیتے ہین اور حرم مین چند علما و پیشنماز بجماعت نماز پڑھاتے ہین خدام ملازم درگاہ
زیارت پڑھاتے ہین بعضے لوگ خود بیٹھے مین تختی ہاے زیارت آویزان رہتی ہین کہ شوق ہو
جا بجا پڑھ لیتے ہین وہ لوگ زائرین سے بھی منتفع ہوتے ہین اس فصل مین ہجوم زائرین ہوتا کیونکہ فصل
سرما مین شدت برف سے تین مہینے تک راہ بند رہتی ہے پیر و نجات کے لوگ نہین آسکتے ہین

یہان دم دروازہ صحن کلان قبرستان بزرگ ہی علماے علی بن بابویہ و ابن قولویہ و ابو القاسم
وغیرہ کی قبور ہین اور چند بزرگوار اصحاب ائمہ ہدی ع سے ہین منجملہ اونکے احمد بن اسحاق جو
نائب امام ع تھے بازار مین مدفون ہین انکی ایک مسجد جامع موجود ہی جسکی مرمت اعتضاد الدولہ نے
کی ہی اوسکا ایک ایک دروازہ ہر محلہ کی جانب ہی ابھی فی زماننا امین السلطان وزیر اعظم
کیجانب سے ہر جگہ مرمت ہوتی ہی یہان روضہ اور مدرسہ اور بیمارخانہ و مسجد مین جو علماے
بزرگ ہین اونمین نہرین جاری ہین حجرونمین شاہ عباس و محمد شاہ و فتح علیشاہ مدفون ہین
جابجا شیشہ آلات وغیرہ شب کو روشن ہوتے ہین۔ مساجد و ماتم سراے و حمام بکثرت ہین
اور کاروانسراے بھی متعدد ہین فی یوم فی نفر ایک شاہی کرایہ لیتے ہین اور یہان قافلہ
چار پانچ روز یا زیادہ مقام کرتا ہی گرد شہر کے اولاد و عترت ائمہ ہدی ع بکثرت مدفون ہین
اونکے روضجات جابجا بنے ہین اور قدمگاہ بھی ہی ایک روز مین یہ دورہ الاوق پر ختم ہوتا ہی
چنانچہ جانب مشرق احمد بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا روضہ اور صفورا
بنت شعیب اور رقیہ کا اوس جگہ پر ہے جہان حضرت ابراہیم ع نے حجر اسود اوکھاڑا ہے
متصل ماتم سراے موجود ہی آگے اونکے حسن و حسین و ابراہیم عترت حضرت امام زین
العابدین علیہ السلام کا روضہ ہی آگے اوسکے عترت حضرت عباس و محمد حنفیہ و اولاد
و عترت حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق و حضرت امام موسی کاظم علیہم
السلام کا روضہ ہی مرد و زن کے روضجات بنا بر مشہور کے چار سو چالیس ہین اکثر انکے
زیارتنامے تختیون پر آویزان ہی اور بعض جگہ خادم بھی ہین اونکو فی روضہ تین چار شاہی
دیتے ہین گرد شہر کے زراعت بھی خوب ہی کسان برادران ایمانی ہین کاروبار کرتے ہوے
اوقات نماز مین فورًا وضو کر کے مشغول نماز ہوتے ہین خوشہ گندم و جو گندہ اور ایک
وجب تخمینًا طویل ہوتا ہی کیونکر خدا برکت عطا نہ فرمائے کہ حصہ شاہی باج پانچوان
حصہ جدا کر کے مابقی سے خمس و زکوۃ نکالکر اپنے مصرف مین لاتے ہین اور اوقات فرصت مین

		نماز جماعت و وعظ مین شریک رہتے ہین اور مسائل دینیہ بوسیلہ اخذ کرتے ہین اور قہوہ خانہ پر تکلف اور اہل شہر صناع ہین ظروف گلی رنگین مثل چینی کے بنتے ہین اور تصویر شاہ ہر چیز پہ بناتے ہین اسوجہ سے کہ اپنے بادشاہ عادل رعایا پرور کو نہایت دوست رکھتے ہین اور ہر وقت تصویر اونکی زیر نظر رکھنا انسب جانتے ہین لباس بالائی یہانکے علما و فضلا اور طلبہ کا عمامہ کلان اور عبا یا لبادہ برگی ماہوت شکن ہے اور قبا جسکا طول گھٹنو تک اور چاک آستین کے کہنیون تک ہے اور لباس حکام و تاجرین و دکاندار کلاہ مخملی یا چرمی بلند سیاہ اور کمر بند بانات اقسام و انواع کی یا قلمکار چھینٹ عمدہ کی ہے اور سادات کا کمر بند سبز و سیاہ اور غیر سادات کا سفید ہے اور غربا و مساکین کا لباس بالائی اکثر لبادہ و کلاہ گول نمدی ہے مزاج خاکساری پسند اور اخلاق سے بھرے ہین عند الملاقات پیشانی باہم بوسہ دیتے ہین اور سینہ پر ہاتھ رکھکے تعظیما جواب سلام دیتے ہین یہی قاعدہ خراسان تک جاری ہے اور اہل ہند کو کیمیاگر تصور کرتے ہین اسلیے کہ وہ ایسے سفر دور و دراز کو ہی کے متحمل ہوتے ہین اور طہران سے قم تک زمین کی پیمایش ہوئی ہے اغلب ہے بہت جلد یہان بھی ریل آویگی
چاشگم	تخمیناً سہ فرسخ	راہ ہموار صحرائی ہے یہ مقام نوآباد جانب گوشہ مغرب و شمال واقع ہے کوہہاے کوچک دو دو نمایان ہین ہر فرسخ پر قہوہ خانہ بنا ہے گھوڑا گاڑی بھی مثل بخت اشترت کے اس ملک مین بعض جگہ چلتی ہے دریاے آب سرد و شیرین جاری ہے او سپر جسر پختہ بنا ہے کاروانسراے پختہ و عمدہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین وزیر اعظم امین السلطان مرزا اصغر علی صاحب نے ام خشت شہ بنوائی ہے اور مہمان سرا ہے حکام و عمائد کے لیے بھی خوب ہے

[illegible]

		نل سے آب شیرین و سرد جاری ہے اور انبار مین جمع رہتا ہے اور وہ بزرگ قبہ ہے جسکے اندر عمیق و طویل حوض پختہ ہے یہ حفاظت اسلیے ہے کہ کثرت استعمال سے پانی خراب نہو جاوے نان سرد و خشک اور ماست اور دوغ اور تخم مرغ اور روغن زرد اور کشمش اور شمع اور ہیزم کے سوا کوئی چیز نہین ملتی ہے اسلیے کہ ہنوز ایک ہی دکان وہان ہے رفتہ رفتہ آباد ہو رہا ہے اور یہ سب چیزین دکاندار دیہات وغیرہ سے لاتا ہے اور گران فروخت کرتا ہے۔
علی آباد	جاشنگر سے ۶ فرسخ	راہ ہموار اثنا سے راہ جبیل دو رنگ نمایان ہے اور سر راہ کاروانسرای ملتی ہے اور یہان کاروانسرا نو پختہ و عمدہ زائرین وغیرہ کے لیے بنی ہے اور مہمانسرا ے واسطے حکام و عمائد کے جسمین باغ و چمن و حوض اور نہر جاری ہے اور بازار و حمام بھی پختہ و عمدہ تیار ہے اور قہوہ خانہ خوب بنا ہے قریہ دامن کوہ مین ہے اور ایک باغ سرسبز و شاداب ہے یہان نان سرد و ماست و دوغ و تخم مرغ اور کشمش اور شمع و روغن اور ہیزم کے سوا اور کوئی چیز نہین ملتی ہے کیونکہ ایک دکان قہوہ خانہ ہنوز جاری ہے اور اوائل فصل گرما مین دن کو حرارت آفتاب یہان معلوم ہوتی ہے۔
مہمان خانہ حسن آباد	علی آباد سے ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہے گرد پہاڑ ہین آب سرد و شیرین جاری ہے مہمان خانہ سر راہ بنا ہے سامنے اوسکے باغ و چمن ہے عقب اوسکے کاروانسرا ہے قریب اسکے حسن آباد ہے باغات اوسکے سرسبز و شاداب ہین یہان نان سرد و خشک اور ماست و دوغ اور کشمش و نخود بریان اور شمع و تمن و شلغم یعنے چوب و ہیزم ممکن ہے لیکن گران ہے اور

قہوہ خانہ مین ایک فنجان یا استکان ایک یا دو شاہی کو دیتے ہین
اہل عجم حکمت عملی اہل ہند سے بول حاصل کرتے ہین اس مقام پر خود
چاے تیار کرنی چاہیے آخر کیتلی و چاے و قند وغیرہ کیلیے ہمراہ ہی مخفی
و جفاکش سفر کردہ سرد و گرم زمانہ آزمودہ خود و جملہ امور کرتے ہین چنانچہ
عرب و عجم کا دستور ہی کہ منزل پر پہنچکے فوراً پہلے چاے تیار کرتے ہین
اور فوائد اوسکے ظاہر ہین جب چاے سے فارغ ہوتے ہین تو غذا و فواکہ کا
استعمال کرتے ہین اور میوہ متعدد قسم کے ایک دن مین نہین کہاتے
ہین بلکہ ایک میوہ ایک دن دوسرا میوہ دوسرے دن میوہ کے
کہاتے ہین اگر ایسا نکرین تو بیمار ہو جائین اہل ہند کو بھی اس دستور کی متابعت بہتر ہے
بلکہ سنت نبی ہی ہر وزیرک کو خلط و ملط عرب و عجم سے یہ باتین حاصل ہوتی ہین

مرد خردمند ہنر پیشہ را	عمر دو بایست درین روزگار
تا بیکے تجربہ آموختے	با دگران تجربہ بردی بکار

منازل ملک ریشان

عبدالعظیم	مہمان خانہ حسن آباد ۵ فرسخ	راہ ہموار اور بعض جگہہ پست و بلند ہی اثناے راہ کاروان سراے اور دیہات کو چاپ اور چند جیبر ملتے ہین یہ مقام بنام شاہزادہ عبدالعظیم مشہور ہے جو بزرگوار یہان مدفون ہین۔ سابق یہ ایک قریہ تھا اب یہ کثرت آبادی سے ایک شہر ہو گیا ہی مکانات پختہ و بازارین مسقف عمدہ باغات سرسبز و شاداب کاروانسراے کرایہ متعدد مین نہایت ارزان فی اطاق ہی اگر چند نفر بشرکت ہون تو فی نفر ایک شاہی کرایہ ہے اقسام و انواع کی نعمت پختہ و خام اور میوجات اور لباس وغیرہ بازار مین تیار و موجود رہتے ہین کوزہ قند سوا گز لمبا اور وزن تخمیناً

دو تین مین تبریز ہوتا ہی اکثر قافلہ یہین اوترتا ہی اور آٹھ دس روز تک مقام کرتا ہی قاطرون کی
نعل بندی اور کجاوہ و محملونکی مرمت ہوتی ہی۔ شاہزادہ سید عبد العظیم ابن عبد اللہ ابن حسن
مثنی ابن حضرت امام حسن علیہ السلام کے روضہ کا گنبد طلائی نہایت باشان و شوکت جانب
سلطان سے بنا ہی ضریح نقرئی مرصع بجواہرات اور فرش سنگ مرمر کا اور عمارت بلند اور مینار
خوشنما ہین اور شاہزادہ طاہر عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام و شاہزادہ حمزہ
عترت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا روضہ بھی نہایت عمدہ برنگ کاشانی بنا ہی جنکی
مرمت فی زماننا جانب شاہزادہ ظل سلطان سے ہوتی ہی ہر طرف صحنہاے عمدہ اونمین حوض
کلان اور نہرین جاری ہین اور ایک طرف مدرسہ اور ایک طرف مسجد اور ایک طرف مساکین خانہ
ہی اونمین حوض و چمن و باغ ہین زائرین کا ہجوم ہوتا ہی خصوصاً شب جمعہ کو زن و مرد شہر
طہران سے بکثرت آتے ہین۔ گرد صحن حجرے ہین اموات خاندان شاہی اور علما و فضلا مدفون ہین
شیشہ آلات ہر جگہ بکثرت روشن ہوتے ہین اور صحن مین عموماً لوگ دفن ہوتے ہین اہتمام کفش کن
ملازم درگاہ ہین زائرین سے بھی منتفع ہوتے ہین اور علما و فضلا و طلبہ اور روضہ خوان یہان
بکثرت ہین اکثر جگہ نماز جماعت و وعظ ہوتی ہی بیرون آبادی دم دروازہ آقا سید محمد صادق
حجۃ الاسلام مرحوم کا مقبرہ نہایت عمدہ و باغ با فضا بنا ہی اسیطرح شہر طہران تک کہ تخمیناً
دو فرسخ کا فاصلہ ہی جا بجا کہین امامزادے اور کہین علما و فضلا کے روضہ و مقبرہ اور
باغات اور مکانات تاجرین اور عمارات شاہی ہین اور آمد و رفت زن و مرد بسواری الاق
کم ہی اور بسواری ماشین آتشی یعنے ریل بکثرت ہی اور ماشین خانہ مین تذکرہ لینے ک[illegible] آمد و رفت کا
ایک قران کو ملتا ہی لازم و تیم تھم وثیکہ دار انگریز ہین عورات کی نشستگاہ علیحدہ ہوتی ہے
اور بنا ہے مشہور جانب مشرق جادہ کے ایک پہاڑ پر جاے غیبت بی بی بانو ہے جو آبادی سے
ایک فرسخ دور ہے گھوڑا گاڑی یا الاق پر کرایہ آمد و رفت چار عباسی زن و مرد بکثرت زیارت کو
جاتے ہین عجیب مقام عبرت و حسرت ہی و اسن کوہ سے بالا ایک قبہ نیلگون مسجد کا اور دوسرا قبہ

جاے غیبت کا ہی عمارت سنگین بنا ہی درمیان مین چشمہ آب سرد و شیرین صاف و پاک جاری ہی
جانب مسجد جو دروازہ حجرہ ہی اوسپر زائرین زیارت پڑہتے ہین جو تختی پر لکہی ہوئی آویزان رہتی ہی
اور خادم بھی ایک سید ملازم درگاہ ہین اندر حجرہ کے جہان صندوق غار و ضریح ہی غیر سید
اور زن حاملہ کو جانے کی اجازت نہین ہی خادم و مہتمم کفش کن کو ایک دو شاہی اور اغنیا دو تومان
قران تک دیتے ہین۔ اس ملک مین لباس بالائی ہر فرقہ مثل علما و فضلا و طلبہ و تجار و دکاندار
وغیرہ کا مثل شہر قم کے ہی اور زیر جامہ وغیرہ سرمئی رنگ کا ہی اسلیے کہ زمانہ سلف مین یہ جاے
سفید علامت لباس وہابیان کہی تھی اور وہ اسیر و سفید بلکہ اکثر قتل کیے جاتے تھے اسی وجہ سے
یہان نیل بہت فروخت ہوتا ہی اور ہندوستان سے براہ بندر عباس والو شہر بکثرت جاتا ہی۔

پایۂ تخت طہران

بہت بڑا شہر ہی اور خوب آباد ہی دامن کوہ مین واقع ہی شہر پناہ تین طرف خندق و دیوار ہی
پشت پر کوہ بزرگ ہی جو فصل گرما مین بھی برف سے مستور رہتا ہی ٹرین گاڑی و گھوڑا گاڑی
و الاق ذین بستہ رکابدار عمدہ و خوشنما کی سواری بکثرت ہی کرایہ مختلف ہی حد و د تک ہر ایک کا
کرایہ مقرر ہی یہان جادہ یعنے راہ سنگین دور دیہ او سکے درخت ہین اور فانوسہاے عمدہ
شب کو روشن ہوتی ہین۔ ماشین خانہ یعنے ریل گھر سے سبزہ میدان تک کہ دم نقار خانہ
شاہنشاہی ہی کرایہ ٹرین گاڑی چار شاہی لیتے ہین نقار خانہ تک تین پہاٹک ہین ہر پہاٹک پر
پہرہ چوبداران کجکلاہ کا ہی اوسکے اندر نہایت عمدہ و پختہ عمارات و مکانات بلند ہین گرد
باغات سرسبز اور چمن خوشنما و شاداب ہین۔ ہر صحن مین حوضہاے بزرگ اور نہرین اور
فوارے جاری ہین اور ماہیان رنگ برنگ اور طائران خوش الحان نغمہ سرا ہین روشہاے
خوشنما و گل و لالہ فرحت افزا ہین ؎

آن چہ از لالہ ہاے رنگا رنگ	وین چہ از میوہ ہاے گونا گون
با دو صد سایہ درختانش	گستراند فرش بوقلمون

ولہ		
پیراہن برگ بر درختان		چون جامۂ عید نیکبختان

حجرہاے مکانات بیرنگ کاشانی آراستہ اور سراپردہاے طلاکار وردہاے میناکار پرداختہ ہین درمیان مین تخت شاہی سنگ یشب اور یقوے سنگ مرمر کا ہی بچھے اوسکے فرش عمدہ قالین وغیرہ کا ہی ہر چہار پایہ اوسکے سنگ سفید کی پریان اپنے شانون پر اوٹھاے ہین اور تخت بزرگ و بلند ہی اوسپر سنگ یشب کی کرسی جڑی ہی گرد اشعار خوشخط و عمدہ مع نام فتح علی شاہ مرحوم کندہ ہی سامنے تختگاہ کے صبح و شام شادیانہ شاہانہ یعنے ارگن باجہ بجایا جاتا ہے اور سلامی ہوتی ہی اور دوسرے مکان مین دیوارہاے رنگین کار پر شاہان سلف کی تصویرین لگی ہین اطاقہاے نفیس مین فرشہا و قالین اور شطرنجی ہاے عمدہ ہین اونپر میز و کرسی قاعدہ سے لگے ہین اور ہر حجرہ شیشہ آلات عمدہ سے آراستہ ہی باغات و چمن ہر جگہ سرسبز و شاداب وخوشنما درختان میوہجات انواع و اقسام کے اونمین چشمہاے سرد و شیرین اور مصفا روان ہین قریب اوسکے توپخانہ ہی فراشان زرین کمر اور سربازان باکر و فر سلاح جنگی بستہ وردی ہیبت ناک دربرکردہ بکمال ہوشیاری تلایہ پھرتے ہین گو خود شاہنشاہ فصل گرما مین مع اہل و عیال کوہستان شمیران معروف بہ شمران رہتے ہین جو شہر سی تین چار فرسخ کے فاصلہ پر ہی اور وہان ہوا نہایت خنک ہوتی ہی لیکن ہر شخص ارکان دولت و اعیان مملکت سے اپنے اپنے کار متعلقہ مین مستعد و سرگرم رہتے ہین تیسرا شاہزادہ جو نائب السلطنت اور سپہسالار افواج جنگی ہین وہ خود قواعد لیتے ہین یہانکی شمشیرزنی مشہور عالم ہی اور دو شاہزادے خرد تحصیل علم اور فنون سپاہگری مین مع اولاد وزرا کے مشغول ہین اور شکار و سیر کو بہی جاتے ہین اور دیوانخانہ جہان امین السلطان وزیر اعظم کا عدالت ملکی و مالی ملاحظہ کرتے ہین نہایت عمدہ بنا ہی علاوہ اسکے بنک گہر و تیلیگراف خانہ اور عکاس خانہ و پوستخانہ اور مدارس فنون خوب ہین جامع مسجد شاہی اور مسجد سپہسالار و دیگر مساجد بکثرت اور حمام و کاروانسراے متعدد اور ماتم سراے

[illegible]

بہت نہایت عمدہ و بزرگ اور روضۂ منورہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور روضہ
ابراہیم عترت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ہے مدارس و مسافرخانوں کے بانیان و شو کیے
بنے ہیں اور ان میں حوض بزرگ ہیں اور نہر جا بجا جاری ہیں بازار میں عمدہ و پختہ اکثر مسقف ہیں
و عمدہ میں تجارت کا بہت رواج ہے بازار میں سکہ شاہی یعنی نوٹ و سکہ روسی لیرا لیا جاتا ہے اور
نوٹ انگلشیہ کافی صدی آٹھ یا دس قران صرافی یعنی بٹہ لگتا ہے بعض بازاروں میں مختلف چیزیں
مثل اقسام و انواع کی نان و پلاؤ و چلاؤ و شیر برنج اور گوشت و کباب و شیرینی اور میوہ جات
عمدہ شیرین و لذیذ وغیرہ بکتے ہیں مگر بسبب کثرت مردم کے کسیقدر بہ نسبت شہر قم کے گرانی ہے
اور بعض بازاروں میں ایک ایک گنبد کلاں پختہ چارسو یعنی چوراہہ بنا ہے اور سر چہار طرف بازار
پختہ و عمدہ و آباد تخمیناً ایک ایک میل کا ہے ایک بازار میں بالکل کتب ہائے عربی و فارسی مطبوعہ
طہران و تبریز بکتی ہیں اور چھاپہ تبریز عمدہ ہوتا ہے اور یہاں حسب الحکم سلطانی ایک کتاب جدید
مسمی بہ مرآت البلدان تالیف و طبع ہوئی ہے تین جلد و نمیں کل سوانح و حالات ملکی ہیں اور
ایک جلد میں قصص علمائے ماضی و حال مرقوم ہے اور صاحب عبقات الانوار علیہ الرحمہ کا بھی
ذکر ہے۔۔ اور دوسری بازار میں ظروف مسی و سماور اقسام و انواع کے نقشین ہوتے ہیں کہ نہایت
ظروف عمدہ و خوشنما ہیں اور تیسری بازار میں لباس و پوشاک و جامہ ہائے عمدہ مثل شال کے
و ماہوت و شکن و بانات و قالین و جیسے قلمکار اور پوستین خز و سنجاب و دنبہ و کلاہ و جراب وغیرہ
اور چوتھی بازار میں اقسام و انواع کے شیشہ آلات طلاکار جھاڑ اور کنول اور کاسہ اور فنجان
و استکان وغیرہ فروخت ہوتے ہیں جیسے شیشہ آلات زرنگار اور رنگارنگ کے گل و بوٹہ دار
عہد شاہی میں کوٹھی واجد علیشاہ مرحوم بادشاہ لکھنؤ میں آویزاں تھے علاوہ اسکے بازار
صرافان میں اشرفی و قران و نوٹ اور خردہ شاہی وغیرہ اور زیور فروخت ہوتا ہے اور بازار
نجاریان میں تخت روان و کجاوہ و محمل اور بازار آہنگران وغیرہ میں اسلحہ وغیرہ اور موزہ
و نعلین وغیرہ فروخت ہوتے ہیں اور فالودہ اور برف و سکنجبین آمیختہ بہت بکتا ہے جس سے

طعام قوی نان خورش جسکے ہم کثرت شحم ہوتا ہے وہ فوراً ہضم ہوتا ہے غرضکہ تجارت و حرفہ کا بہت رواج ہے
تاجران و بزازان شہر کے یہاں کوٹھیوں میں مال تجارت ملک فارس و روم و کابل و بخارا اور
روس و لندن اور فرانس و جرمن و چین و ہندوستان کا بکثرت موجود ہے اور اکثر تاجر عجم و نصاریٰ
اور یہود و گبر ہیں دیگر بازار میں ترکاری مثل شلغم و چقندر اور باقلہ و سبز پھلی و آلو وغیرہ اور
ادویہ اور سنبل و شطب و چوب کاکل اور ٹین و کبریت وغیرہ بھی بکثرت ہے اگرچہ یہاں رواج قلیان کا ہے
یہاں علما و فضلا و طلبہ و زہاد و مستورات آسودہ اور بکثرت ہیں عمائد و خواتین ہر محلہ میں آباد ہیں
خصوصاً کوچہ و بازار میں [illegible] ہے اور مسموع ہوا کہ صیغہ یعنی متعہ کا بہت رواج ہے اور یہاں
سفیران روم و روس و لندن بھی ہیں جنکو قنسل کہتے ہیں ٹیلیگراف و پوسٹ ہر طرف
جاری ہے اور ٹیلیگراف کا ہندوستان تک فی لفظ دس قران و دو شاہی ہے اور نامہ یعنی
خط کا محصول نیم قران ہے اور ہندوستان میں سرکاری محصول بھی دینا پڑتا ہے بندر عباس
یا بوشہر و بغداد ڈاک سوار اپنی جلد تک لاتے ہیں اور وہاں سے جہاز و ریل پر
آتی ہے اس شہر کو دیکھکر طبیعت خوش ہوتی ہے اعلےٰ و ادنیٰ اہل حرفہ و صناع ہیں اور سب آباد ہیں اطفال
بعد بلوغ والدین کو اکل و شرب اور لباس وغیرہ کی تکلیف دینا معیوب جانتے ہیں اہل لکھنؤ
کے حال پر افسوس ہوتا ہے کہ اکثر لوگ حرفہ کو عیب جانتے ہیں اور اوقات عزیز کو مرغ بازی
اور کبوتر بازی اور بٹیر بازی و پتنگ بازی وغیرہ لہو و لعب میں ضائع کرتے ہیں اور بعضے شرفا
و نجبا بھی ایسی ہی آفت و بلا میں مبتلا رہتے ہیں اور گدائی وغیرہ کرتے ہیں آخر قمار بازی و دزدی
وغیرہ کی علت میں ماخوذ ہوتے ہیں اور تحصیل علم دین و تکمیل نفس کا توفی زمانا کیا ذکر ہے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

علاوہ اسکے تمام ملک حجاز و عراق اور ملک فارس و افغانستان بلاد اسلام میں اہل حرفہ معتبر
و معتبر اور ذی عزت متصور ہیں اور [illegible] زن و مرد بلا ننگ و عار اپنے کاروبار میں مشغول

ہوتے ہین برخلاف اکثر اہل لکھنو کے کہ فی زمانناعمدہ وضع داری و نزاکت اونکی آنکھ تو بیچے ڈنکلوا ڈہے مین ہی جو عین علامت افلاس ہے ہندوستان مین بھی اہل بمبئی و کلکتہ و مدراس و کراچی و پنجاب و دہلی و کانپور وغیرہ بسبب تجارت و حرفہ کے خوش و خرم ہین بعد علم کے تجارت عمدہ ہے قرآن و احادیث مین اسکی تعریف ہے الکاسب حبیب اللہ وارد ہے سبحان اللہ شہر لکھنو کا تمام ملک عراق و ایران و خراسان وغیرہ مین بڑا نام ہے کہ دار العلم و دار الایمان اور مسافر نواز مشہور ہے اور اہل لکھنو کو معتبر و معتمد جانتے ہین اور یہانکے علما و امرا و رؤسا و اغنیا جو زیارت مشہد مقدس سے مشرف ہوے ہین بڑا نام و سخاوت کا کام کر آئے ہین اور بعضون کو شاہ کجکلاہ سے بھی ملاقات ہوئی ہے۔

شریف آباد	عبد العظیم سے ۷ فرسخ	راہ ہموار جانب مشرق ہے اثناے راہ مین قلعہ قدیم آتش پرستون کا کہنہ ابتک موجود ہے بعد اوسکے نقارخانہ خراب شدہ عہد یزید لعین کا ہے بعد اوسکے بلندی پر مقام غیبت جناب شہربانو معروف بہ بی بی بانو ہے اصل آبادی زمانہ سلف مین اسی جگہ تھی اب فی زمانناز راعت ہوتی ہے اور جابجا باغات سرسبز و شاداب ہین اور نہرین آب سرد و شیرین کی جاری ہین دیہات متصل و آباد ہین یہان کاروان سراے نہین ہے زائرین باغات محدود مین کرایہ او ترتے ہین نان و دوغ و ماست اور میوہ جات بکثرت ملتے ہین اثناے راہ چار فرسخ پر خاتون آباد ہے وہان دو کاروان سراے پختہ ہین اکثر قافلہ وہین اوترتا ہے شہر طہران سے خراسان تک علف زار نہین ہے اسلیے کامل منزل قاطرچی کرتے ہین اور جَو کا دینے بہوسہ خرید کرکے قاطرونکو کہلانا پڑتا ہے۔
ایوان کیف	شریف آباد سے ۵ فرسخ	راہ ہموار پہاڑ دور دور ہین جابجا چشمے آب شور کے جاری ہین اور اکثر گرما در وسط گرما مین بھی پہاڑون پر برف نمایان ہوتی ہے یہ قریہ

		آبادی ہے چند دکانین عطارون کی بھی ہین نان گندم و دوغ و ماست اور شیرۂ انگور اور گوشت دنبہ اور تخم مرغ اور میوہ اور ہیزم ممکن ہے اور یہ ارزان ہے اور مسجد و ماتم سرائے اور حمام بھی ہے اور کاروان سرائے متعدد کرایہ فی نفر ایک شاہی ہے اور حکام ملکی و مالی اور سپاہی بھی ہین آب سرد و شیرین انبار سے بذریعہ نل ملتا ہے ڈاک اسطرف کے کسیقدر غنیمت ہین باشندہ اہل حرفہ ہین اور سب برادران ایمانی ہین۔
قشلاق	ایوان کیف سے ۶ فرسخ	راہ صحرائی و دامن کوہسار سے کوجاتی ہین ہے اور بعض جگہ پست و بلند ہے اور درۂ کوہ نمک مین واقع ہے اور کہین چشمے آب شور اور کہین آب شیرین کے جاری ہین یہ قریہ آباد ہے مسجد و ماتم سرائے اور حمام مردانہ و زنانہ بھی ہین کاروان سرائے متعدد کرایہ یہان فی نفر فی یوم ایک شاہی ہے اغنیا سے والا نذار علاوہ کرایہ کے طالب انعام ہوتے ہین یہان نان گندم و گوشت دنبہ اور شیر و دوغ و ماست اور شمع و روغن کرچاک یعنی رنڈی کا تیل اور ہیزم وغیرہ ممکن ہے اور آب سرد و شیرین انبار سے بذریعہ نل ملتا ہے۔
دہ نمک	قشلاق سے ۶ فرسخ	راہ ہموار صحرائی ہے پہاڑ دور دور ہین اثنا سے راہ مین دو فرسخ تک جا بجا چشمے شور کے جاری ہین اور دیہات متصل اور کاروان سرائے بھی ہے یہان نان و دوغ و ماست اور تخم مرغ اور خیار سبز ملتے ہین اور برنج ارزان ہے اور زراعت گندم و جو بھی ہے زمانہ سلف مین پانی شور تھا اب فی زمانہ پانی اچھا انبار سے بذریعہ نل ملتا ہے مگر اثر شوریت کسیقدر ہے کاروانسرائے پختہ شاہ عباس مرحوم کی وقفی ہے قہوہ خانہ دم دروازہ ہے مسجد و حمام آبادی مین ہے باشندہ

		کاشتکار ہین دستور ملک فارس کا یہ ہے کہ قہوہ خانہ وحمام مین جتنے آدمی جس رئیس یا نامی شخص کے ہمراہ ہوتے وہان کا خرچ اوسکے ذمہ ہے ورنہ معیوب جانتے ہین۔
لاسگرد	دہ نمک سے ۶ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست وبلند ہے اثنائے راہ دیہات متصل ہین قہوہ خانہ مین چاہ ہے تیار ایک استکان تین پول کو ملتا ہے یہ قریہ آباد واہل قریہ زن ومرد صاحب حرفہ ہین آسیا سرو انبار متعدد سے ملتا ہے کسیقدر زراعت ہے یہان گرم ماست ودوغ اور تخم مرغ اور میوہ ملتا ہے اور شمع اور روغن کرچک یعنے رینڈی کا تیل اور کتنا وغیرہ بھی ممکن ہے نرخ ارزان ہے زراعت گندم وجو اور سپند وانہ وخربوزہ وخیارین کی فصل گرما مین بہت ہوتی ہے یہان حضرت ائمہ ہدی ع سے شاہزادہ سید علی اکبر و سید علی اصغر کا روضہ بھی ہے اور عمارت قدیم اولاد سام کی مدور وبلند عجیب وغریب مثل ست کھنڈہ لکھنؤ محلہ حسین آباد کے ہے اندر سے بعض جگہ منہدم ہوئی ہے اور چند گھر اوسمین آباد ہین دروازہ اوسکا سنگ گران کا ہے باہر اوسکے موافق طریقہ حال کے مکانات وماتم سرا پختہ ہین اور گرد باغات سرسبز وشاداب ہین گل ولالہ ہر طرف نمایان ہین شکوہ ہوا سرد ہوتی ہے۔
شہر سمنان	لاسگرد سے ۵ فرسخ	راہ ہموار جا بجا چشمے جاری ہین اثنائے راہ قہوہ خانون مین چائے وقلیان تیار ملتے ہین یہ مقام آباد ہے بازار مین اکل وشرب ولباس وغیرہ کی ہر چیز ملتی ہے گرد باغات بکثرت اور سرسبز وشاداب ہین نہرین جاری ہین یہان قند مازندرانی یعنے گڑ بھی ملتا ہے مساجد وماتم سرائے وحمام بکثرت ہین اور کاروانسرائے بکرایہ متعدد ہین اور بیرون آبادی

وقفی بھی ہین آب سرد وشیرین اسقدر بستے قدر نعیذ نل ملتا ہی نتج بھی ارزان ہے حکومت خانہ حکام ملکی ومالی اور تیلیگراف خانہ وپوستہ خانہ عمدہ دیکھنے لائق اور عمارت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے شاہزادہ سید علی کا روضہ خوب وآراستہ ہی اوسکے احاطہ مین حجرہ ہین اونمین بھی زائرین بدون کرایہ اوترتے ہین درمیان مین باغ ہی اوسمین نہر صبح وشام جاری رہتی ہی اور علما وفضلا وطلبہ وروضہ خوان بھی یہان ہین نماز جماعت ووعظ بھی ہوتی ہی مکتبونمین علاوہ کتب درسیہ کے کتب روضہ خوانی بھی داخل ہین اطفال خوش الحانی سے پڑہا کرتے ہین یہان کے فضلا قدیم زائرین کو دعا پڑھ دیتے ہین تا منازل آیندہ بیگزند غریب گزرجاتے اور محفوظ رہین حکام یہانکے گاڑی پر سوار ہوکر ہوا خوری کو جاتے ہین اور سواران جرار ہمراہ رہتے ہین۔	
بعض جگہ راہ صاف وہموار اور بعض جگہ پست وبلند کوہی ہی اور بعض جگہ چشمے جاری ہین یہان ایک کاروان سرائے کہنہ ہی اور دوسری وقفی مرمت شدہ ہی درمیان انکے تھانہ ہی دم دروازہ کسیقدر آبادی ہے والاندار کے ذریعہ سے صرف نان گندہ اور دوغ وماست وغیرہ ملتی ہے قہوہ خانہ بھی دم دروازہ ہی آب سرد وشیرین کا چشمہ جاری ہی اوجو فصل گرما کے یہان ہوا سے خوش ہوتی ہے اور دامن کوہ اور ترائی مین آہو بکثرت نمایان ہوتے ہین اسیلیے اسکو کوہ آہو کہتے ہین مشہور ہے کہ جب حضرت امام رضا علیہ السلام حسب الطلب ہارون رشید لعین کے اس مقام پر تشریف فرما ہوئے تو اوس وقت ایک صیاد نے ایک آہو کا شکار کیا تھا آہو نے حضرت کی خدمت مین	سمنان سے ۵ فرسخ

		فریاد کی اور عرض کیا کہ ای سید والا میرے بچے صیاد گرفتار کرکے لایا ہے اور بچہ میرا بے شیر کے تشنہ و گرسنہ دامن کوہ میں ہے آپ میری دادرسی فرمایئے یہ سنکر اوس امام ابن رحیم کو رحم آیا اور صیاد سے فرمایا کہ میں اسکا ضامن ہوں اتنی دیر چھوڑ دے کہ یہ ہرنی اپنے بچہ کو شیر پلاکے چلی آوے یہ سنکر اوس صیاد نے آہو کو چھوڑ دیا اور طرف پہاڑ کے روانہ ہو کر اپنے بچہ کو شیر پلایا اور اپنے ہمراہ لیکر ہرنی حضرت کی خدمت میں فوراً حاضر ہوئی یہ اعجاز حضرت کا دیکھکر صیاد مسلمان ہوا اور آہو کو رہا کیا چنانچہ ملک خراسان میں بعض بعض جگہ پہاڑ و جنگل جہاں ترائی ہے آہو بکثرت ملتے ہیں اور لوگ شکار نہیں کرتے ہیں اسلیے کہ یہ آزاد کردہ غریب خراسان ہیں۔
امیر آباد	آہوان سے ۵ فرسخ	راہ صاف و ہموار ہے صرف ایک نہر کو جاب شیرین راہ میں ملتی ہے پانی سطارہ یا مشکیزہ میں پاس رکھنا ضرور تھا اور سطارہ چرمی و مشکیزہ کی بڑی شہروں میں ملتے ہیں یہ قریہ آباد ہے نان گندم و گوشت دنبہ اور روغن و ماست اور تخم مرغ اور میوہ اور شمع و ہیزم ملتا ہے زراعت گندم و جو کی بکثرت ہوتی ہے چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہیں یخ بھی ممکن ہے کاروانسرا بے پختہ وقفی شاہی ہے بعض زائرین دم دروازہ قریہ پر درختان آباد اوترتے ہیں گرد باغات سرسبز و شاداب ہیں یہاں فصل گرما میں گرمی ہوتی ہے مگر باد سموم نہیں چلتی ہے
دمغان	امیر آباد سے ۴ فرسخ	راہ ہموار صحرائی ہے پہاڑ دور دور ہیں بعض جگہ چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہیں یہ مقام آباد ہے بازار سقف پختہ ہے نان سنگگ و نان گردہ و گوشت دنبہ اور روغن و ماست و شیر وغیرہ اکل و شرب کی

اس ملک میں انواع و اقسام کے مدارس جدا جدا ہیں چنانچہ مدارس فقہ و طبّی بھی ہیں۔

	چیزیں اور لباس و پوستین وغیرہ بکثرت ہیں مدارس و ماتم سراے وحمام مردانہ و زنانہ بھی ہے مساجد قدیم زمانہ بنی عباسیہ کی قلعہ سے مائل بدست راست ہیں اب مرمت ہوئی ہے اور محراب میں مائل بدست چپ کنگنی ہے قلعہاے قدیم وعمارات کہنہ اور شہر پناہ بعض جگہ موجود ہیں یہاں عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے شاہزادہ جعفر اور عترت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سید محمد و نور الدین کے روضجات ہیں اور زیارت تعظیماً تختی پر لکھی ہوئی آویزاں ہے خادم بھی ہیں اونکو زائرین قران یا نیم قران دیتے ہیں کاروانسراے پختہ وقفی شاہ سلیمان مرحوم کی مرمت ہوئی ہے بعض زائرین خصوصاً اہل ہند باغات سرسبز و شاداب میں لب جوے ہاے جاری کیرایہ اوترتے ہیں کیونکہ اس مقام سے غریب گز جانور کا صرف خوف شروع ہوتا ہے مسموع ہوا کہ وہ ایک کرم مثل کہچی اور بقدر دانہ عدس کے سم دار ہوتا ہے جب مسافر کو کاٹتا ہے اوسکو شیر ور وغن لگا کے پلاتے ہیں جس سے اچھا ہوتا ہے شاذ و نادر کوئی ہلاک بھی ہوتا ہے۔
ومغان سے ۶ فرسخ	راہ ہموار و صاف صحرائی وریلی ہے جبال دور دور ہیں بعض جگہ نہریں آب سرد و شیریں کی جاری ہیں یہ مقام کاروانسراے شاہ عباس مرحوم پختہ و وقفی اور دیگر کاروانسراے کرایہ سے ایک میل دور ہے اور زائرین دم دروازہ کاروانسراے خام لب جو سے زیر درختان اوترتے ہیں بسبب خوف غریب گز جانور کے آبادی اور سراے میں کوئی نہیں جاتا ہے دالانداریعنے ٹھیکہ دار سراے یا مالک سراے اور اہل قریہ برادران ایمانی نان و گوشت و تیہ اور شیر و ماست اور

		دوغ اور سرشیر یعنے بالائی اور پنیر ہم اور فواکہات لیکر خود آتے ہین اور بنرخ مناسب فروخت کرتے ہین اور نرخ ایک بول یعنے قمشاہی کو دو چار ٹک دیتے ہین یہان سادات بھی ہین اور نہایت خلیق ہین ایسے مقامات مین امرا اور رؤسا اور اغنیا حسب حال اپنے خیمہاے پرتکلف اور چھولداریہ مین اوترتے ہین جو کاظمین یا کربلا ن شاہ اور قم وطہران سے خرید کرکے ہمراہ لاتے ہین ــ
		شعر بکوہ ودشت وبیابان غریب نیست ؛ ہر جا کہ رفت خیمہ زد وبارگاہ ساخت
شہر شاہرود	دیہلا سے ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پتہریلی ہے اور بعض جگہ نہرین جاری ہین یہ مقام آباد ہے بازارین پختہ مسقف ہین اکل وشرب کی چیزین پختہ وخام مہیا وموجود ہین لباس وجامہ اور ظروف مسی کاشانی وچینی بھی بکتے ہین اور نرخ ارزان ہے مساجد وحسینیہ یعنے ماتم سراے اور حمام مردانہ وزنانہ بھی ہین کاروانسراے بکرایہ متعدد ہین فی نفر فی یوم ایک شاہی ہے زائرینا بخوف غریب گز باغات سرسبز وشاداب اور میوہ دار ہین نہرین یہان جاری اور ترتے ہین زمانہ سلف مین غریب گز جانور کی کثرت تہی اب مسموع ہوا کہ کاروان سراے وطویلہ کہنہ ومکانات خراب شدہ مین بہی کم ہے یہان برادران ایمانی اہل حرفہ وکاشتکار ہین زراعت گندم وجو وغیرہ بہت ہے سنبل وشلغ نہین ملتی جو بگ وگیلہ کا رواج ہے اور تنبا کو خشک ملتا ہے یہان سے نیم فرسخ کے فاصلہ پر شہر بستان مین شاہزادہ سید محمد کا روضہ ہے وہان حاکم اور شاہرود مین نائب حاکم وغیرہ رہتے ہین یہان زمانہ سلف مین قافلے مجتمع ہوکر چلتے تہے اسلیے کہ خرابہ خیرآباد سے جو یہان سے دو فرسخ کے فاصلہ پر

اثنائے راہ واقع ہو مرمنون تک ترکمان لوٹتے تھے اور اسیر کرتے تھے
قافلہ کا بسلامت گذرنا دشوار تھا چار ضرب توپ اور پانچ سو سوار
سرباز ان چار جلو و دنبال قافلہ حراست کرتے ہوئے چلتے تھے
تب بسلامت قافلہ گذرتا تھا فی زماننا فضل خدا اور رعایا پروری
و مسافر نوازی شاہنشاہ عادل سے ایسا امن و امان ہے کہ دو دو
نفر زائرین بخوف و خطر برابر چلے جاتے ہین ترکمان نہایت متعصب
و غارت گر قوم تھی۔ مال زائرین و مسافرین کا غارت کرنا اور
جان سے مار ڈالنا اور اسیر کرکے بخارا وغیرہ مین لیجا کر فروخت کرنا
ثواب و حلال جانتے تھے اسطرف یعنے ملک خراسان کی قدیم آبادی
شہر و دیہات بطور قلعہ شہر پناہ کے اندر بخوف غارتگری ہے اور حال کے
مکانات باہر بنے ہین اور ملک خراسان مین بلخ و ہرات و قندہار بھی
گو اب یہ شہر ماتحت کابل ہین۔ جسقدر چند سال سے عملداری روس
مین آگئے اونمین سے ۱۷ سردار کہ ہر ایک کے ساتھ ۳۰ ہزار نفر تھے
رفتہ رفتہ زار روس نے قتل کیے اونکے سرون کی دیوار بنائی اور سلاطین
طہران نے دو پادشاہ اور نو سردار اونکے جنکے ساتھ ۲۵ ہزار نفر تھے
اپنی عملداری و سرحد مین رفتہ رفتہ قتل کیے اور مابقی سے سلاح و
اسپ چھین لیئے اب وہ زراعت کرتے ہین اور مالیت یعنے باج
دیتے ہین اور اب تشیع قبول کیا ہے اور مشہور ہے کہ جب روس نے
بخارا کو لیا تو بعد تحقیقات و مردم شماری کے ساٹھ ہزار نفر جنکو
ترکمان نے مدتون سے بتدریج اسیر کرکے بیچ کیا تھا آزاد و [illegible] دیکر
اپنے اپنے وطن کو روانہ کیا اسوجہ سے اب نہایت امن ہے [illegible]

منازل ملک خراسان تا تخت ایران

سیامی پیاپی	شاہرود سے ۱۰ فرسخ	راہ ہموار صحرائی ہی بیابجا چشمے جاری ہین اثنائے راہ خیرآباد سے آگے چشمے پانی کے کم ہین درمیان مین کوئی جگہ منزل و مقام کی مثل کاروانسرا وباغ کے نہین ہی دو منزل کی ایک منزل قدیم سے بخوف غارتگری ترکمان کیجاتی ہی اسیوجہ سے پیاپی کہتے ہین یہ مقام آباد ہی نان گندم وگوشت دنبہ وشیر زرد ودوغ وماست وسرشیر بیضے بالائی وہیزم وغیرہ بکثرت ملتا ہی مکانات پختہ اور باغات میوہ دار سرسبز وشاداب ہین نہرین جاری آب سرد وشیرین انبار سے بذریعہ نل ملتا ہی مساجد وقائم سرا وحمام بھی ہین کاروانسرائے پختہ وقفی شاہ عباس مرحوم اور دیگر دو کاروانسرائے کوچک بکرایہ ہین فی نفر دو الاندار مالک سرائے ایک شاہی لیتا ہی یہان ملا وآخوند بکثرت ہین دم دروازہ کاروانسرائے قہوہ خانہ اور بازار زیر درختان لب جوئے ہی مسموع ہوا کہ یہانسے جانب شمال ۱۵ فرسخ دور مسکن ترکمان ہی یموت وگوچلین اور نکہ اور مروکے ترکمان خانہ بدوش تھے جو درہ کوہ سے نکلکر ان مقامات مین لوٹتے تھے اب وہ زراعت کرتے ہین اور مطیع ورعایا سے سلطان طہران ہین زبان فارسی یہان کی صاف وعمدہ ہی سر ملک کی زبان مثل ہندوستان کے مختلف ہی چنانچہ کتب قواعد فارسی مین سات زبانین لکھی ہین مثل شیرازی ودری وغیرہ کے کہ زبان دری مین نان کو نون اور کان کو کون کہتے ہین یہانکے باشندونکا لباس بالائی عمامہ یا کلاہ چہرمی بلند ومدور ہی اور قبا جسکی آستین کہنی تک چاک سرمئی یا باشتی یا بادامی رنگ کی ہی اور کمر بند سادا انکا

		سبزاور غیر سادات کا سفید ہے اور یہان عترت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک بزرگوار کا روضہ ہے افسوس یہ حضرات ظلم و ستم بنی عباسیہ سے کیسے آوارہ وطن ہوئے اور کہان کہان دفن ہوئے
سیان وشت	سیامی سے ۶ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی بعض جگہ کوہی پست و بلند ہے اثناے راہ پانی بہم پہنچے یہ قریہ نوآباد زائرین کے آرام کے لیے قلعہ مین بسایا گیا ہے کاروانسرا تین متصل اور پختہ و عمدہ وقفی ایک جدید سلطانی اور دو حاجی تقی مرحوم کاشانی تاجر کی بنوائی ہوئی ہین یہان ہنوز باغات و زراعت نہین ہین ٹیلیگراف خانہ اور دو قہوہ خانہ سراے کے اندر ہین نان گندم تازہ اور گوشت دنبہ و دوغ و ماست اور شیر برنج اور ہیزم ملتا ہے اور پانی چند انبار سے ملتا ہے باشندہ ملازم سلطانی برادران ایمانی ہین اپنی حد تک زائرین کو پہونچا دیتے ہین زمانۂ سلف مین یہ مقام غارتگاہ ترکمان تھا یہان فصل گرما مین بھی اکثر ہواے سرد و خنک ہوتی ہے۔
عباس آباد	سیان وشت سے ۵ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی ہے اثناے راہ پانی کم ملتا ہے یہ قریہ آباد ہے قنات بہتے جوے آب سرد و شیرین جاری ہے کاروانسراے شاہ عباس مرحوم پختہ وقفی ہے اہل ہند سے والا نژاد طالب انعام ہوتا ہے نان و شیر گاو و روغن زرد اور ماست و دوغ اور کشمش و نخود بریان سفید و بزرگ وغیرہ اور کبھی گوشت دنبہ بھی ملتا ہے اہل قریہ فروخت کرتے ہین بازار نہین ہے اور باغات درخت میوہ دار بھی کم ہین مسجد و ماتم سراے اور حمام بھی ہے ان مقامات مذکورہ مین جملہ کبریٰ اپنے سکھپال ایام عزا مین نکالنے کا دستور ہے۔

مزینون	عباس آباد سے ۷ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی ہے اثناے راہ جو سے آب کم ہین سر راہ ایک کاروانسراے غیر آباد اور عمارت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کا روضہ ہے یہ قریہ آباد ہے زراعت و باغات میوہ دار بھی ہین نان و گوشت و پنیر اور شیر و ماست و روغن و برنج وغیرہ ملتا ہے قہوہ خانہ بھی ہے اور مسجد و امام سراے اور حمام و مدرسہ بھی ہے پانی سرد و شیرین قنات یعنی جو سے آتا ہے کاروان سراے شاہ عباس مرحوم وقفی پختہ مرمت شدہ ہے اور ایک سراے کہنہ بیرون آبادی ہے زائرین اوسمین اوترتے ہین اور بقول بعض یہین سے ملک خراسان ہے۔ واضح ہو کہ منازل بزرگ مین قاطرچی بعد عصر بار کرتے ہین اور نماز مغرب مین اہل قافلہ راہ مین پڑہتے ہین اور جو منزل خرد ہوتی ہے بعد نماز مغرب مین فوراً بار کرتے ہین ایسے منازل مین خود مرد ہوشیار کو چالاکی و خیال لازم ہے کہ بعد نماز فوری کجاوہ وغیرہ پر فرش کرکے شربہ پانی سے بھرکے آفتابہ وغیرہ لگاکے آمادہ سواری رہے کاہلی سے قاطرچی برہم ہوتا ہے اور قافلہ کا حرج ہوتا ہے انسان کو چاہیے کہ قافلہ مین یار شاطر رہے نہ بار خاطر کسیکا مگر تریاقیون سے الحذر۔
مہران معروف بہ مہر	مزینون سے ۵ فرسخ	راہ ہموار اثناے راہ چند جو سے جاری ہین اور دیہات و کاروانسراے سر راہ واقع ہین اور دونون جانب راہ کے پہاڑ فاصلہ پر ہین یہ قریہ عقب کاروانسراے پختہ وقفی بنا کردہ حاجی محمد خان مرحوم سے کسیقدر دور ہے مکانات پختہ سنگین دروازون پر نہرین جاری ہین باغات میوہ دار سرسبز و شاداب ہین زراعت گندم و جو کے بہت خرمن فصل گرما مین تیار ہوتے ہین نان گندم اور روغن

		و ماست اور تخم مرغ اور انگور تازہ ملتا ہی اور گوشت بھی کبھی ملتا ہے اور آب شیرین و سرد نہر جاری اور انبار سے ملتا ہی اور مسجد و ماتم سرائے اور حمام بھی ہی۔
ریوان	تہران سے ۴ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی ہے بعض جگہ آب جاری ملتا ہی یہ قریہ آباد ہے مکانات پختہ اور باغات میوہ دار سرسبز و شاداب ہین کاروانسرائے پختہ وقفی آبادی سے دور ہی اسلیے زائرین لب جوے زیر درختان اور بعض باغات خشک محدود مین کرایہ اوترتے ہین یہان بازار نہین ہی اہل قریہ نان و گوشت اور ماست و دوغ اور شیرہ روغن زرد اور کرا وغیرہ فروخت کرتے ہین اور انگور تازہ اور سیب و بہی اور توت اور زرد آلو اور آلوچہ وغیرہ بھی ملتا ہی مسجد و ماتم سرائے و حمام بھی ہی باشندہ اہل حرفہ و کاشتکار دیندار ہین کاہ یعنے بھوسہ اور جو خوراک قاطران ارزان ہے۔
شہر سبزوار	ریوان سے ۵ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی ہی پہاڑ دور دور ہین اثناے راہ دیہات متصل ہین بعض جگہ قہوہ خانہ ہین یہ شہر قدیم و آبادی چند بازار بزرگ مین اور مسقف پختہ مدور بازارون کی ہنوز نہین ہی مگر سایہ کر دیا ہے اور مکانات پختہ اور مدارس و مساجد و ماتم سرائے و حمام مردانہ و زنانہ اور ایک کاروان سرائے پختہ وقفی متصل قبرستان ہی اور دیگر کاروانسرائے متعدد و کرایہ فی نفر ایک شاہی ہی علما و فضلا و طلبہ اور سادات بہت ہین اور نہایت خلیق و خوش وضع ہین دیہات و قصبات بکثرت اور متعلق بعلما ہین باغات میوہ دار سرسبز و شاداب نہرین ہر طرف جاری ہین آب سرد و شیرین چند انبارے

		ملتا ہے اور برنج ارزان ہے یہان ہر قسم کی نعمت اکل و شرب کی چیزین اور ہر قسم کے میوے اور ظروف و لباس وغیرہ ممکن ہین پنبہ وغیرہ خشک چیزین ارمنی نصاری بھی فروخت کرتے ہین - برنج سکندری جو استرآبادی ۸ شاہی چارک اور برنج عنبربو یا زندرانی ۷ شاہی چارک فی زمانا شاہی اور یہ دونون قسم کے چاول عمدہ ہین اور باقی ہوتے چاول ارزان ہین - یہان عترت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے شاہزادہ یحیی وغیرہ کے روضجات ہین ایک روضہ بیرون شہر سر راہ اور دو روضہ شہر مین ہین جو زمانہ بنی عباسیہ مین شہید ہو کر دفن ہوئے ہین اور حکام ملکی و مالی اور ٹیلیگراف خانہ و پوستہ خانہ بھی ہین - اور یہان قاطرچی دو تین روز مقام کرتے ہیں اور قاطرون کی نعلبندی ہوتی ہے -
زعفرانی	سبزوار سے ۷ فرسخ	راہ ہموار و صحرائی ہے اثنائے راہ دیہات متصل مع کاروانسرائے ہین اور ہمین قہوہ خانہ مین چاے و قلیان تیار رہتا ہے اور پانی انبار سے لیا جاتا ہے اس قریہ کی آبادی بطور قدیم قلعہ کے اندر ہے باہر کاروانسرائے پختہ وقفی ہے آب جوے جاری ہے انبار سے بھی آب سرد و شیرین ممکن ہے یہان صرف نان و شیر و سرشیر اور پنیر اور ماست و دوغ اور ہیزم ملتا ہے اور قاطرون کے واسطے جو و کاہ بھی ممکن ہے -
شوراب	زعفرانی سے ۵ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی ہے یہ قریہ بھی قلعہ کے اندر دیہات کوہائے کوچک کے آبادی بیرون قلعہ کاروانسرائے پختہ وقفی ہے جدید اور ایک سرائے خام قدیم ہے قہوہ خانہ دم دروازہ سرائے ہے

	آب منبع و کاریز جاری ہی باغات کم ہین نان و گوشت خام و ماست و دوغ اور روغن زرد اور کشمش و نخود و بریان بزرگ و سفید اور پنیر م ملتا ہی اور زراعت گندم و جو کی بھی ہی فصل گرما مین خربزہ بہت تیار ہوتے ہین
شوراب سے ۷ فرسخ	راہ ریگستانی صحرائی ہی اور بعض جگہ پست و بلند کوہی ہی اثنائے راہ نہر ہی جسپر جسر پختہ بنا ہی یہ شہر کوچک چند گوشہ دار شہر پناہ کے اندر آباد ہے گرد خندق ہی دو دروازہ کلان جانب شرق و غرب مین ہین ہر طرف سے بازار پختہ مسقف چار سو بڑی ہی بعض جگہ بازار مسقف نہین ہے مگر سایہ کر دیا ہی بازار مین ہر قسم کی چیزین مہیا ہین چند مکانات دو منزلہ بلند ہین اور مسجد و مدرسہ اور دو تین سرائے و حمام مردانہ و زنانہ بہت ہین اور کاروانسرائے متعدد کرایہ ہین باغات میوہ دار سرسبز و شاداب ہین اور زراعت جو و گندم وغیرہ بکثرت ہی ترکاریان اکثر ہین اہل شہر نہایت خلیق و خوش مزاج اور اہل حرفہ ہین اور سب برادران ایمانی سادات و مومنین ہین اور علما و فضلا و طلبہ بھی ہین زائرین بیرون شہر کاروانسرائے پختہ وقفی شاہ عباس مرحوم مین اوترتے ہین متصل اوسکے ایک کاروان سرائے اور بازار ہی وہان نان و کباب و گوشت اور ماست و دوغ اور میوجات وغیرہ ملتے ہین اور آب سرد و شیرین انبار سے لیا جاتا ہی اور یخ بھی ممکن ہی اگرچہ معدن فیروزہ قریب ہی لکن سب مشہد مین جاکر سوداگر خرید لیتے ہین ۔۔ دم دروازہ کاروانسرائے قہوہ خانہ ہی قریب اوسکے قبرستان بزرگ ہی علماسے میرزا ابوالقاسم مرحوم کا مقبرہ ہی یہان کا دستور ہی کہ ہر پنجشنبہ کو آخر روز ادنی و اعلے زن و مرد زیارت قبور مومنین کو آتے ہین بعضے تلاوت قرآن کرتے ہین

		اور بعضے فاتحہ و سورۂ توحید و آیۃ الکرسی و انا انزلناہ پڑھتے ہین اور اموات کے واسطے دعاے مغفرت کرکے چلے جاتے ہین فی زماننا حاکم یہانکے نیّر الدولہ خواہرزادۂ سلطان نہایت خلیق و مدبّر ہین یہان بھی قافلہ ایک دو روز مقام کرتا ہی
قدمگاہ	نیشاپور سے ۴ فرسخ	راہ ہموار ریگستانی اور بعض جگہ پست و بلند ہی جابجا چشمے جاری ہین اثناے راہ سبز ہی اور دیہات مع باغات میوہ دار ہین یہانکی اصل آبادی قدیم بالاے کوہ کوچک قلعہ مین ہی اور مقام قدمگاہ غریب البنا دامن کوہ مین عمارت پختہ و عمدہ مع باغات کے ہی کاروانسراے پختہ و وثیق شاہ عباس مرحوم کی درست ہوئی ہی اوسمین زائرین اوترتے ہین اوسکے دروازہ پر ایک دو دکاندار نان و گوشت اور شیر و ماست و دوغ اور انگور وغیرہ میوہ جات فروخت کرتے ہین اور اہل قریہ اہل حرفہ و کاشتکار ہین۔ مشہور ہی کہ جب حضرت اس مقام پر وارد ہوے تو اہل قریہ نے جو گبر و آتش پرست تھے معجزہ طلب کیا حضرت نے ایڑی زمین پر ماری فوراً منبع آب سرد و شیرین جاری ہوا پس حضرت نے اوس پانی سے وضو کیا اور سنگ پر کھڑے ہوکے نماز پڑھی اور سنگ مین پاے اقدس کے نشان بنگئے جو جانب راست طرف قبلہ کے دیوار مین نصب ہی اور منبع آب پر قبہ بنا ہی جسکے اندر سنگین حوض بنا ہی کہ اوسمین منبع سے چشمہ پانی کا گرتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ عورات شستن کنند سنگ آتش پرستونکی اوس سنگ کے نیچے آتش روشن کرتی تھین چونکہ جمادات و نباتات تک حضرت خدا کو پہچانتے ہین اوس سنگ نے فریاد کی یہ سنکر حضرت نے

		وضو کیا اور اوس سنگ پر نماز پڑہی اور نشان قدم اقدس کا لگیا یہ معجزہ دیکہکر آتش پرست مسلمان ہوے اور وہ سنگ عہد شاہ سلیمان وشاہ عباس تک پڑا رہا جبکہ یہ لوگ یہان وارد ہوے اور حال دریافت کیا تو اونہون نے اوس سنگ کا اکرام کیا اور عمارت عالی شان بنوائی جسکے چار پانچ صحن ہین اور ہر صحن مین باغ و درختان میوہ دار وغیرہ ہین اور ہر باغ مین چمن ہے اور ہر چمن مین ایک حوض ہے اور ہر حوض مین نہر جاری ہے گرد اسکے چند سکان تا خدام متہمان کفش کن وغیرہ کے ہین وہ نہایت خلیق ہین یہانکے بعض درخت گز جیسے چناڑ وغیرہ کے نہایت بلند و بزرگ ہین بعضو مین بوے عود آتی ہے ؎ بہر چمن کہ رسیدم بہر دیار کہ رفتم || بآب دیدہ نوشتم کہ دوست جای تو خالیست
شریف آباد	قدمگاہ سے ۸ فرسخ	راہ بعض جگہ ہموار اور بعض جگہ پست و بلند کوہی بلکہ سنگلاخ ہے اور بعض جگہ چشمے آب سرد و شیرین کے جاری ہین اثناے راہ دیہات مین کاروانسرا اور قہوہ خانہ ملتے ہین یہ قریہ درمیان پہاڑون کے آباد ہے زمانہ سابق مین اسکو دہ سرخ کہتے تھے یہان نان و گوشت خام و ماست و شیر و روغن اور تخم مرغ و شیر برنج ممکن ہے اور چاول ہی ہے یہان دو کاروانسراے پختہ و قدیمی ہین نہ اکثر اونمین اوترتے ہین و ہم دروازہ قہوہ خانہ اور دو تین دکاندار ہین شیشہ شربت و سیر وغیرہ کی ہین اور تالاب بھی ہے اور حمام و مسجد و ماتم سرا [illegible] ہے اور باغات [illegible] میوہ دار سرسبز و شاداب ہین - اور زائر [illegible] یہان تک [illegible] کی پیشوائی کے واسطے قیام بھی آتے ہین اس منزل پر پہنچنے کی کمال خوشی ہوتی ہے بقول مشہور ؎

		وعدۂ وصل چون شود نزدیک ‏ ‏ ‏ آتش شوق تیز تر گردد
شہر طوس معروف بہ مشہد مقدس	شریف آباد سے ۶ فرسخ	راہ چار فرسخ تک جبل سنگلاخ نہایت فراز و نشیب ہی آخری پہاڑ سے دن کو اور شب ماہ مین رات کو بھی چمک گنبد طلائی اور مینار روضۂ اقدس کی معلوم ہوتی ہی اوس مقام پر زائرین صلوات و زیارت پڑہتے ہین اور قاطرچی اغنیا سے طالب انعام ہوتے ہین اور مسلطین سے حق سلامتی لیتے ہین اور باقی دو فرسخ کی راہ ہموار و صاف ہی جا بجا چشمے جاری ہین آبادی شہر اور مکانات و عمارات روضۂ اقدس زیر نظر آتے جاتے ہین اوس وقت دل خود بخود جوش مین آتا ہی اور رقت طاری ہوتی ہی اور خیال ہوتا ہی کہ افسوس مامون رشید لعین نے کیا ظلم و ستم کیا کہ کو سہار مین بلا کر حضرت امام رضا علیہ السلام کو زہر دغا سے شہید کیا آہ یہان پر قول خود حضرت کا یاد آتا ہی کہ فرمایا اے دعبل یہ دو شعر اپنے قصیدہ مین ملحق کر تا پورا ہو جاوے منجملہ اونکے ایک شعر یہ ہے ؎ وَقَبرٌ بِطُوسٍ یَا لَهَا مِن مُصِیبَةٍ ‏ ‏ ‏ تَوَقَّدَ فِی الاَحشَاءِ بِالحُرُقَاتِ اور ایک قبر آل رسول سے طوس مین ہے افسوس جس مصیبت عظمی سے دل و جگر مین آتش غم و الم روز حشر تک سوزان رہیگی یہ سنکر دعبل نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ طوس مین کس بزرگوار کی قبر ہی فرمایا وہ میری قبر ہے عنقریب طوس جلے زیارت اور آمد و رفت مومنین کا ہوگا۔ غرضکہ اسی حالت مین لب نہر بیرون شہر پناہ خدام اور مہتمان کفش کن وغیرہ سے ملاقات ہوتی ہی اور وہ زائرین کو اپنے مکانات مین لیجاتے ہین اہل ہند اکثر مکان حاجی شیخ عبد الرحیم خادم

درگاہ مین دم نقارخانہ اوترتے ہین اور بعضے شیخ غلام حسین بن غلام رضا ہتیم کفش کن ہندی کے مکان مین اوترتے ہین انکو حقوق کا رتعلقہ اور کرایہ مکان بھی دینا ہوتا ہی اگرچہ یہ شہر بسیار بیاڑون کے خوب آباد و بارونق و فضا ہی اور کاروان سرائے ال تجارت کی علیحدہ اور زائرین کی علیحدہ بکثرت ہین مگر اکثر زائرین عرب و عجم و ہندی مکانات کرایہ مین اوترتے ہین جہان حوض وغیرہ سے آرام ہوا ور روضۂ اقدس کے بھی قریب ہو۔ آور داخلہ شہر اکثر فی زمانہ ماہ ذیقعدہ مین ہوتا ہی کوئی قافلہ عشرۂ اول اور کوئی عشرۂ ثانی اور کوئی عشرۂ ثالث مین پہونچتا ہی اور ماہ ذیحجہ مین بعد عید قربان کوچ ہوتا ہی اسلیے کہ آمد فصل سرما کی دہشت ہوتی ہی

آبادی شہر

قریہ طوس و سناباد و ملکرا ایک شہر بزرگ ہوا ہی اور بنام مشہد مقدس مشہور ہی اور گردا گرد باغات سرسبز و شاداب ہین اور زراعت بھی خوب ہی اسکے بعد شہر پناہ جسکے کئی دروازہ ہین اور اندر اسکے آبادی مکانات و بازارین پختہ ہین۔

داخلۂ شہر کے بعد زائرین فوراً حمام جاکر آداب و شرائط غسل اور تبدیل لباس کرکے ہمراہ خادم کے حرم مین جاکر بکمال اشتیاق دعاے اذن پڑھتے ہین اوسوقت دل پر ایک حالت طاری ہوتی ہی اشک خود بخود جاری ہوتے ہین بعدہ روضہ مین زیارت متقولہ پڑھتے ہین اور نماز زیارت پڑھکے گرد طواف کرتے ہین اور سرہانے گوشۂ تنگ مین صلوات پڑھتے ہین اور ہارون رشید لعین اور پاسون رشید شقی پر لعن کرتے ہین اور جملہ عزیز و اقربا اور احباب و دوستان وطن اور سب برادران ایمانی زندہ و مردہ کی طرف سے بہ نیابت زیارت کرتے ہین اور دعا کرتے ہین اور حوائج دنیا و آخرت بواسطۂ آن حضرت خدا سے طلب کرتے ہین کہ محل اجابت دعا ہی بعدہ مشغول تلاوت قرآن و دعا ہوتے ہین اور ہر روز نماز جماعت پنجگانہ اور وعظ و مجالس عزا مین بعد زیارت وغیرہ کے شریک ہوتے ہین اور رفتہ رفتہ ہفتہ عشرہ مین سب حالات و مقامات معلوم و مشاہدہ ہوتے ہین۔۔

بیان روضۂ اقدس مع حوالی و اطراف

وسط شہر مین روضۂ اقدس ہی بیچ حجرۂ ضریح انور ایک نقرئی دوسرا طلائی مرصع اور تیسرا پنجرۂ
فولادی ہی زیر قبۂ انور قنادیل طلائی و نقرئی آویزان ہین اور شیشہ آلات عمدہ ہر شب روشن
ہوتی ہین اور جا بجا ساعات لگے ہین اور فرش سنگ مرمر کا نہایت عمدہ ہی اور دروازہ ہاے
بزرگ ہر طرف نقرئی ہین قبۂ اقدس کلان با رفعت و شان اوپر طلائی ہی اوسکے محاذی دو
گلدستہ مینار بزرگ بلند طلائی ہین پس پشت صحن قدیم بزرگ گرد عمارات با رونق ہین ایوان
طلائی نہایت عمدہ و کلان ہی اور صحن سنگین ہی درمیان صحن کے نہر جاری ہی اس نہر کلان کا
پانی کثرت استعمال انسان و حیوان سے گندلا رہتا ہی اسلیے آب سرد و شیرین و صاف سقہ
انبار سے سقے لاتے ہین اونکو فی مشک دو شاہی دیتے ہین اور یخ بھی ارزان ہی اور
سقہ خانہ طلائی ہی دم دروازہ دکاندار انگشتریہا سے کندہ وغیرہ فروخت کرتے ہین اور
بالاے دروازۂ دیگر ساعت کلان ہی اسطرف سر دروازہ پر کفش کن ہی اس صحن کے
ایک گوشہ مین مدرسہ کلان اور دوسرے گوشہ کیطرف دروازے بازار وغیرہ ہین اور اسکے بالا
و پائین دو بازار عمدہ و بزرگ بیرون سقف ہین جنمین نہر جاری ہی اور لب نہر درختان سایہ دار
ہین اور دکانو سہاے کلان نصب ہین ایک خیابان بالا اور دوسرا خیابان پائین کہلاتا ہے
اسمین اکثر حمام اور کاروان سراے وغیرہ ہین اور اس بازار مین دنیا کی نعمتین اور لباس
و کپڑے اور ظروف وغیرہ اور ہر قسم کا میوہ عمدہ اور انگشتری عقیق سرخ و سفید و زرد
کندہ اور دیگر اشیا او تعلین الحجر یعنے لسنیا وغیرہ فروخت ہوتے ہین کیونکہ آمد و رفت
قافلون کی ان دونون خیابان مین سے ہوتی ہی جو مومنین عرب و عجم اور ہندی راہ نیشاپور
سے کہ راہ سلطانی مشہور ہی آتے ہین وہ خیابان بالا سے آتے جاتے ہین اور جو مومنین راہ
ہرات سے آتے ہین وہ خیابان پائین سے آتے جاتے ہین وہ اکثر اہل کشمیر اور اہل کابل
و قندہار اور ہرات و گرشک وغیرہ ہوتے ہین افغانستان مین چار قومین شیعہ ہین جو

وہان فارسی وان کہلاتے ہین ایک قزلباش یہ لوگ ذی فہم اور صاحب قلم و خلیق ہین دو سرے اہل بربر جنکو ہزارہ جہان کا بہت مشہور ہی تیسرے سنگلش جو تھے بیات جو اکثر غزنین کے باشندہ ہین یہ سب لوگ مشہد مقدس مین بھی بستے ہین ـ

آور طرف بائین صحن نو ہی گرد عمارات پارونق بزنگ کاشانی منقش ہین ایوان بزرگ طلائی ہی دروازہ ہاے کلان نقرئی ہین ہر طرف کفش کن متعدد ہین جانب جنوب کفش کن ہندی بھی ہی قریب اوسکے حجرہ ہاے خدام ہین جو چہ سو نفر ملازم درگاہ ہین اسیطرف قبر اللہوردی خان مرحوم ہی یہ وہ امیر ہی جو دروازہ پر کھڑا رہتا تھا اور نادر شاہ مرحوم نے جس سے کہا تھا کہ مین اندر زیارت کو جاتا ہون اگر آنے مین دیر ہین تو بیتاب ہوا تو قتل کرونگا اوسنے صدق دل سے بخوف جان دعا کی فوراً بینا ہوا لیس نادر شاہ نے اوسکو اپنا وزیر کیا اور عہد وزارت مین یہ قبہ بنوایا جسمین دفن ہی اور درمیان صحن کے سقہ خانہ طلائی ہی قریب اوسکے حوض سنگین ہی نہر بعض اوقات اوسمین جاری رہتی ہی ہر حجرہ و اطاق دونون صحن قدیم و جدید مین قبرستان ہی اور قبرون پر پتھر بطور فرش کے ہی ایک گوشہ مین اندر حجرون کے فیروزہ والون کی دکانین ہین اونکے پاس فیروزہ عمدہ ہوتا ہی ـ

روبرو روضۂ اطہر کے مسجد گوہر شاہ بزرگ و بلند ہی جسکے سات دروازہ ہین ہر محلہ کیطرف ایک ایک دروازہ ہی فی زمانہ تھا اوسمین آٹھ منبر ہین ہر منبر کے پاس نماز جماعت ہوتی ہی بعد نماز کے مسائل طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور حج و زکوٰۃ و خمس اور معاملات بطور وعظ بیان ہوتے ہین بعدہ ذکر فضائل و مصائب ائمۂ ہدیٰ ع ہوتا ہی اسطرف روضۂ اقدس کا دروازہ نقرئی بزرگ ہی جسکے باہر حجرہ مین وہ پتھر بطور تخت بلند کے رکھا ہی جسپر حضرت کو غسل دیا گیا تھا اوسکے اندر حجرہ کی دیوار مین وہ سینی نصب ہی جسمین رطب زہر آلودہ کہلائے گئے تھے اسطرف و کفش کن بھی ہین ـ بالاے سر اقدس اندر ایک مسجد نہایت عمدہ ہی اوسکی محراب و فرش سنگ مرمر کا ہی وہان بھی نماز جماعت اور تلاوت قرآن و دعا ہوتی ہی

اور ضریح اقدس کے گرد چند رواق باشوکت وشان ہین سقف برنگ کاشانی آراستہ اور فرش سنگ مرمر کا جنمین اکابرین بلاد مدفون ہین اور بعض مقام پر قالین اور شطرنجی اول کا عمدہ فرش ہوتا ہی زائرین عرب وعجم اور ہندی وغیرہ زن ومرد بکثرت ہوتے ہین۔ باہر اوسکے حجرہ بزرگ ہی اوسکے پس پشت بازار حضرت پختہ مسقف عمدہ تخمیناً ایک میل تک ہی اوسمین تاجرون کا انداز اقسام وانواع کے لباس اور کپڑے اور کتب وغیرہ فروخت کرتے ہین نہایت بارونق ہی اوس بازار کے دو دروازہ مسجد گوہر شاہ کے طرف بھی ہین مسجد کے جانب راست دیوار پر لکہا ہی قال النبی صلعم المؤمن فی المسجد کالسمک فی الماء اور جانب چپ تحریر ہے المنافق فی المسجد کالطیر فی القفس اور صحن لوسے چوراہ طرف اس مسجد کے ہے اوسی جگہ حجرہ مین قبر شیخ بہاؤالدین محمد علیہ الرحمہ کی اور متصل دروازہ حجرہ اوسکے برادر زادہ سید عبدالصمد کی قبر ہے یہان دن کو بھی اکثر شمع روشن رہتی ہی اوسکے آگے بازار کوچک سے ہوکر راہ مسجد ہی اوسمین حوض بزرگ ہی گرد حوض کے چوبے پختہ جاری ہی ۵

للہ الحمد اَنکہ از توفیق ربّ ذوالعلا — من شدم از زائران مشهد شاہ رضا
چشم ودل وا کردہ دیدم چون رسیدم با ادب — از زمین تا عرش اعظم مطلع نور خدا
ذکر گویان چشم گریان تا مقام کفش کن — چون رسیدم با خلوص وبا دل صدق وصفا
ظلمت عصیان ہمہ شد منعدم لاریب فیہ — یافتم در قاب خود مملو ہمہ نور وضیا
بر در اول کہ سقاخانۂ آنحضرت است — چشمۂ کوثر ازان خجالت گرفت واختفا
جرعۂ زان آب نوشیدم کہ از روی خلوص — از مرضہای معاصی بیگمان یابد شفا
مسجدش دیدم کہ گویا مسجد اقصیٰ ست او — چون درآن رفتم نمودم جملہ آدابش ادا
سجدۂ تسلیم نمودم سر نہادم بر درش — خاک ایوان طلائی شد بچشمم توتیا
سینئی دیدم درانجا نصب بر دیوار ہست — زیر پا سوزن دادہ در اوشاہ را او احسن را
در زیارت نامہ خواندن سعی کردم ہر طرف — سیتا در پشت سر ہر شہید کربلا

نالہا از دل کشیدم خاک بر سر ریختم	آن زمان اندر طواف مرقد شاہ رضا
از برای والدین و اقربا ہمسایگان	ہم برای دوستان از مرد و زن کردم دعا
بار الہا کن نصیب دوستان سال دگر	ہم نجف ہم کربلا ہم مشہد شاہ رضا
کاظمین و عسکرین سرداب شاہ ذوالمنن	ہادی اہل جہان و حامی دین خدا

بیان لنگر خانہ و بیمار خانہ وغیرہ

مطبخ یعنے باورچی خانہ تین ہین ایک ملّا و طلاب کے لیے ہے جو مدرسہ مین بقدر ضرورت صرف و نحو اور ادب و منطق تحصیل کر کے بالکل علم اصول و فقہ و کلام اور تفسیر و حدیث مین مشغول رہتے ہین اور وقت معین پر درس خارجی مین شریک ہوتے ہین اور بعض ملّا و آخوند حجرہ و اطاق ہاے حرم مین بعد نماز مغرب مین رسالہ سراج العباد و نخبہ اور رسالۂ فتاوی سرکار حجۃ الاسلام جناب حاجی آقا میرزا محمد حسن الحسینی دام ظلہ اللہ العالی کا درس دیتے ہین اور یہ طریقہ سرایت و قندہار مین بھی جاری ہے بلکہ دکانداران و تاجرین وغیرہ کو زبانی مسائل ضروریہ معاملات تک یاد کراتے ہین۔

دوسرا باورچی خانہ خدام کے لیے ہے جنکی نوکری شب کو باری باری ہوتی ہے یہ لوگ بعد نماز صبح اپنے حجرۂ بزرگ مین ذکر تفسیر و احادیث اور فضائل و مصائب کر کے بعد تقسیم چاے و قلیان کے برخواست کرتے ہین اور دوسری جماعت حاضر ہوتی ہے اور لباس بالائی علما و فضلا و طلبہ اور خدام و روضہ خوانونکا مثل ساکنان شہر قم کے ہے اور بیان مقدسین و ابرار سعید و مین یہ دعا کہتے ہین اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَاَمِتْنِیْ مِیْتَۃً طَیِّبَۃً وَاجْعَلْنِیْ مِنْ خِیَارِ الْعَالَمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہِ الْاَکْرَمِیْنَ۔

تیسرا باورچی خانہ زائرین کے لیے ہے بسبب کثرت کے فصل زواری مین ہجوم ہوتا ہے اسلیے ہر شخص کو نہین پہونچتا ہے اکثر مساکین و فقرا لیجاتے ہین یا وہین کھاتے ہین اور اُمرا کے لیے بذریعہ خادم تبرکاً ایک وقت کھانا پلاؤ و چلاؤ و نان و کباب اور شیر برنج وغیرہ آتا ہے وہ

بغرض انعام کے ناظر بیٹے دار دغیرہ بیٹھتا ہے۔
شفا خانہ جسکو بیمار خانہ کہتے ہین متعلق حکیم باشی کے ہی وہان مریضونکا علاج ہوتا ہی اور دوا
ملتی ہی۔ علما و فضلا و طلبہ اور روضہ خوان بکثرت ہین علما مین جناب شیخ محمد تقی صاحب سلمہ
اللہ العالی فی زماننا مرجع خلائق ہین شہر مین ماتم سرائے اور حمام مردانہ و زنانہ اور مساجد
بکثرت ہین حمام بزرگ اور حوض متعدد و کلان و گرم ہوتے ہین اور جا بجا ایسے کن کسقدر خناک ہوتا ہی
تمامی اقلیم فارس و ہرات کے حامون کے جا بجا کن مین تصاویر شاہان و پہلوانان نامی وغیرہ
دیوارون پر بنی ہین ایسے مقام پر نماز مکروہ ہی یعنے ثواب کم ہی اور چاے و حقہ کا استعمال
کرنا مضائقہ نہین ہے۔

ملازمان درگاہ ملائک سپاہ

خدام و فراش یعنے بیا و سے سپاہی اور چاروب کش و نگہبان کفش کن اور سقے بکثرت ہین اور اوقات
معینہ مین بکار متعلقہ مصروف رہتے ہین اور وقت رخصت و وداع کے اغنیا سے بعضے انعام
لیتے ہین۔

قتلگاہ

روضۂ اطہر سے باہر ایک قبرستان بزرگ ہی جہان حضرت کو زہر دیا گیا تھا یہ مقام اوس
زمانہ مین باغ تھا حضرت نے خرید کر کے وقف فرمایا تھا اب وہان گورستان بزرگ ہوا ہی
اور وہان مسجد و غسل خانۂ اموات بھی ہی اور ہر قبر پر سنگ بزرگ کندہ لگا ہی وہین چند علما
شیخ طبرسی علیہ الرحمہ وغیرہ بھی دفن ہین اور کنارۂ آبادی شاہزادہ سید محمد عترت حضرت
امام موسی کاظم علیہ السلام کا روضہ ہی اور دوسری طرف قتلگاہ کے دکاندار سنگین ظروف
اقسام و انواع کے نقشین دیگ و پیالہ اور کاسہ چاے وان نمکدان حقہ اور صراحی وغیرہ
عمدہ فروخت کرتے ہین مشہور ہے کہ حضرت نے ایک دیگ اس سنگ کی بنوا کر کھانا تیار کرایا
اوسی ایک دیگ سے ہزارون مساکین کو سیر کیا اور خدا نے اوس سنگ کو یہ صفت عطا فرمائی
کہ جس گھر مین یہ ظرف استعمال کیا جاوے وہان برکت ہوتی ہی اور ذکر اس سنگ کا تحفۃ الزائرین

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بھی تحریر فرمایا ہے اور کنارۂ آبادی قدمگاہ بھی ہے۔
واضح ہو کہ یہ شہر بزرگ خوب آباد ہے خیابان بالا و پائین مین کاروان سرائے بکثرت ہین
تاجرین طہران و اصفہان اور کشمیر و کابل و قندہار و ہرات و بخارا بھی بہت ہین ہر چہار طرف سے
مال آتا جاتا ہے عشق آباد یہان سے دو تین منزل دور ہے وہان تک ریل روسی ہے فیروزہ کا
معدن قریب نیشاپور انگریز نے اجارہ لیا ہے مگر مال نہین آتا ہے یہان سے خرجین ہاے بیحد بامصار
و دیار مین روانہ ہوتی ہین اسلیے فیروزہ اب کسیقدر گران ہے اور دکاندار اصلی رنگ اور دوسرا
مصنوعی رنگا ہوا ناواقف لوگون کے ہاتھ فروخت کرتے ہین علاوہ اسکے پوستین و برک و ماہوت
شکن و بانات رنگ برنگ اور چھینٹ قلمکار اور شال و جراب اور انواع و اقسام کے کپڑے
وغیرہ اور سماور و ہزار پیشہ یعنی وہ صندوقچہ جسمین فنجان و استکان وغیرہ رکھتے ہین اور
ظروف مسی و گلی وغیرہ بکثرت ہین یہان کے قلمدان و کفش کیمختی اور زیرپائی اور موزہ وغیرہ
عمدہ ہوتا ہے اور پلاؤ و چلاؤ اور انواع و اقسام کی نان و کباب و شیر برنج اور روغن ماست
و دوغ و سرشیر یعنی بالائی وغیرہ اور شلغم و چقندر اور خیارین اور کدو و مدوّر و دراز اور پالک و مولی
و فلفل اور دال عدس و مونگ جسے یہان ماش کہتے ہین وغیرہ اور ہر قسم کا میوہ مثل ہندوانہ
و خربزہ و انار و انگور چند قسم کے یعنی غورہ و سیاہ اور پستہ بکثرت بازارون مین مہیا رہتا ہے آرد
گندم پنچکی کا ہوتا ہے علاوہ اسکے ایک قسم کی نان گندہ مدور جسکو نان خانگی کہتے ہین بکثرت
بکتی ہے مگر سخت ہوتی ہے۔ اس اقلیم کے حجرہ ہاے کاروانسراے اور اطاقہاے مکانات نیز
دیگران پختہ بنے ہین اور دودکش ایسا بنا ہوا ہے کہ دہوان اوپر سے باہر چلا جاتا ہے علاوہ اسکے
درمیان حجرہ کے ایک گودال ہوتا ہے اوسمین فصل برف و باران شدت سرما مین منقل برنجی
یا آہنی اور غربا گلی بزرگ زغال و آتش سے پُر کرکے رکھتے ہین اوسپر چوکی مطابق گودال کے
عرض و طول و بلندی مین رکھتے ہین تا زمین سے برابر رہے اوسپر لحاف بزرگ ڈالکر شب کو
خواب بآرام تمام کرتے ہین اور دنکو زانو پر رکھکر کام سوزن کاری وغیرہ کا کرتے ہین اور بچے

ف دال ابرو ماش ممکن نہین ہے ۱۲

بوزیا اور شیطرنجی اونی یا قالین اور سیر کبہ ترم فرش کرتے ہین اور گرد سنگی رکھتے ہین اور سماور گرم ہوتا ہی چاے کا دورہ چلتا ہی یہان چارپائی کا دستور نہین ہی اور وقت چاشت اور عشا نان گرم اور گوشت دنبہ اور تخم مرغ اور شیر گرم اور کشمش بادام و چہوارے یعنے اخروٹ وغیرہ کہاتے ہین اور سکنجبین اور آب سرد ملا کے پیتے ہین آب گرم سے ہاتھ دہوتے ہین۔

بیان انتظام ملکی

حاکم یہانکے فی زماننا برادر سلطان رکن الدولہ دام اقبالہ نہایت مدبر و دلیر و جری و بہادر فن سپاہ گری مین یکتا ہے روزگار ہین سواران جرار ترک و ترکمان وغیرہ کی بیرون شہر گاہ گاہ خود قواعد لیتے ہین اور فصل بہار مین اکثر سرحدون پر بطور دورہ سیر و شکار کو جاتے ہین اور باقی زمانہ مین کاغذات ملکی و مالی ملاحظہ کرتے ہین اور بعض اوقات مین زیارت روضہ اقدس و تلاوت قرآن وغیرہ مین مشغول رہتے ہین رعایا پرور و مسافر نواز مشہور ہین ٹیلیگراف خانہ یعنے تارگھر اور پوستہ خانہ جسکو چپر خانہ کہتے ہین اور دیوان خانہ پختہ و عمدہ ہین آمدنی تمام ملک خراسان کی روضہ اقدس ہی مین صرف ہوتی ہی حاکم و اہل دفتر و فوج وغیرہ سب ملازم درگاہ مالک سپاہ ہین مسموع ہوا کہ سلطان طہران اس ملک کا خراج نہین لیتے ہین زیارت و چاروب کشی کے واسطے اپنے اوقات فرصت مین حاضر درگاہ عرش اشتباہ ہوتے ہین۔ سفیران روس و لندن بھی یہان ہین اونکو قنسل کہتے ہین دفتر قنسل لندن مین اہل دفتر مسلمانان ہندوستان ہین ڈاک برابر ہر طرف جاری ہی مگر سوار لیجاتے ہین لکھنؤ سے خط احقر کے برادر عزیز حاجی مرزا جعفر علی سلمہ اللہ العالی کا مورخہ ماہ شوال ۱۳۱۰ھ ٹکٹ چپیان ۲۷ ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور کو معرفت حاجی شیخ عبدالرحیم خادم کے پہونچا نیم قران محصول دینا پڑا اگر کسی کو خط روانہ کرنا ہو تو عبارت لفافہ یون چاہیے۔ لفافہ ہذا در ملک خراسان شہر مشہد مقدس بمکان حاجی شیخ عبدالرحیم خادم رسیدہ بفلان برسد۔ حاجی صاحب ممدوح کا مکان پختہ و عمدہ و وسیع ہی صحن مین حوض ہی کرایہ مکان و حق زیارت خوانی

متوسطین آٹھ دس قران اور اغنیا صد ہا قران دیتے ہین اور اکثر اہل ہند بھی اوتنا دیتے ہین
انکے دو فرزند ہین اور ایک خواہرزادہ سید حسین کربلائی یہ سید بزرگوار نہایت کم سخن اور راستگو
ہین کل کام خصوصاً تبدیل زر نقد انکی معرفت سے بہتر ہی اسلیے کہ سکہ جو رائج طہران ہرات تک
چلتا ہی باز ہم سکہ ہراتی ہی مشہد مقدس سے لینا چاہیے ورنہ کسیقدر شرح صراف بٹہ لیتے ہین

بیان مراجعت

عرب و عجم اور اکثر اہل ہند راہ سلطانی سے واپس جاتے ہین جس راہ سے آئے تھے یہ راہ خوب ہے
اور بہت جلد قافلہ واپسی کے وقت جاتا ہی کیونکہ کاظمین شریفین سے خانقین سرحد روم تک
۶ منزل اور سرحد ایران سے مشہد مقدس تک ۵۰ منزل کل ۵۶ منزل ہین اگر مکاری
یعنی جو وہ دار عرب جابجا بلاوجہ مقام یعنی لنگ نہ کرے تو قافلہ ایک ماہ اور ۲۶ دن مین
پہونچ سکتا ہی جسکے اتربائی بلکہ پورے تین مہینے لگتا ہی جس سے طول سفر اور خرچ کی زیادتی
ہوتی ہی اور وقت مراجعت کے ہر جگہہ مقام و توقف نہین کرتا ہی۔ آور زائرین اربعین
یعنی بستم صفر کی مخصوص کربلاے معلی مین کرتے ہین خوشا نصیب اونکے کہ بہرہ زیارت دورہ
مشرف ہوتے ہین اور بعضے اہل ہند قم تک جاکر راہ اصفہان و شیراز سے ابوشہر مین جاکر
بسوار دخانی جہاز بمبئی جاتے ہین یہ راہ شیراز سے ابوشہر تک سخت گذار ہی آور بعضے براہ کرمان
وغیرہ بندر عباس جاتے ہین یہ راہ ہموار اور بعض جگہہ سخت گذار ہی آبادی دور دور ملتی ہے
اس راہ سے اکثر مال تجارت تاجرونکا اونٹونپر آتا جاتا ہی۔

آور مومنین افغانستان یعنی اہل ہزارہ و قزلباش و بنگش و سادات اور بعضے کشمیری راہ
ہرات سے جاتے ہین انکی آمد و رفت اسطرف دشوار نہین ہی باز ہم قندھار راہ احمد شاہی کے
جانے والے پروانہ راہداری ہرات سے حاصل کرتے ہین اسطرف فقرا ہندی اگر دو نفر
اونکے قافلہ کے ساتھ جاسکتے ہین بشرطیکہ زبان فارسی جانتے ہون اور لباس شکل اونکے
ورنہ سرحد پر جاسوسی کی علت مین ماخوذ ہونگے اور اگر قافلہ صرف اہل ہند کا ہو اور ان

و مرد ۳۰ یا ۴۰ نفر یا زیادہ ہون تو بدون خطوط و اجازت قنسل لنڈن کے سرحد افغانستان سے گذرنا محال ہی اور حاکم سرحد براہ واپس کرتا ہی وہ بھی اگر امن ہو ورنہ لوٹ لیتے ہین لہذا اس مقام پر کچھ بیان اسکا اجمالاً ضرور ہے۔

تدبیر مراجعت براہ ہرات وغیرہ

علما و امرا و رؤسا و اغنیا ے اہل ہند کو اس سفر دور و دراز کو ہی مین ایک خط اپنے حاکم ملک کا بنام سفیران ممالک دیگر حاصل کرنا مناسب ہی اجمالاً مثل اس عبارت کے کہ فلان شخص ساکن شہر فلان فلان مقام زیارت کو جاتے ہین اگر عند الضرورت خواہش امداد کرین تو دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ پس اس خط کے ذریعہ سے بشرط ضرورت سفیر بغداد سے جیسے وہان بالیوس کہتے ہین ملاقات اچھی طرح ہوسکتی ہی اور شنوائی حسب دلخواہ بقدر امکان کریگا اور سفیران مقررہ اقلیم فارس سے کوئی ضرورت امداد کی نہین ہی وہان کے حکام ملکی و مالی کو خود خاطر داری زائرین کی مد نظر رہتی ہی اور اونکے حال پر التفات کرتے ہین اور راہ مین بھی امن و چین ہی ہان اگر شاہ کی ملاقات کسیکو منظور ہو تو سفیر کی معرفت سے ممکن ہی اور اگر بسبب کمی زاد راہ یا تلاطم سمندر یا بخیال بے احتیاطی جہاز کے راہ خشکی ہرات و قندہار سے مراجعت منظور ہو تو اوسوقت سفیر دولت انگلشیہ مقررہ مشہد مقدس سے امداد کی ضرورت ہوگی۔ اور وہ حسب درخواست جسکے چند قران صرف ہوتے ہین ایک خط سفارشی بزبان فارسی مع دستخط و مُہر دفتر کے بنام نائب الحکومت ہرات مثلاً باین مضمون لکھوا دیتا ہی کہ فلان شخص مع اسقدر ہمراہیون کے زیارت مشہد مقدس سے فارغ ہوکر آپکے قلمرو سے براہ خشکی اپنے وطن ہندوستان کو جاتے ہین آپ براہ توجہ حفاظت و اکرام انکو روانہ کرین اور ایک خط بنام سفیر ہرات کے بھی اسی دفتر سے ملتا ہی تب اسطرف سے روانگی ممکن ہوتی ہی یہان اہل دفتر کو چند قران از جانب سردار قافلہ انعام و شیرینی بھی دیتے ہین تو کارروائی دو تین دن مین ہوتی ہی جب خطوط سفارشی حاصل ہوتے ہین

ذکر کرایہ کشی بذریعہ خدام کیا جاتا ہے عرب قاطرچی اسطرف نہین جاتے ہین عجم جروہ دار ہرات تک جاتے ہین اور اگر شتر کی سواری منظور ہو تو اسطرف وہ بکثرت آتے جاتے ہین اور کرایہ شتر کا بہ نسبت قاطر کے کم ہے لیکن رفتار شتر کی سست ہوتی ہے اسلیے اہل ہند حتی الامکان اوسکو پسند نہین کرتے ہین بلکہ قاطرچی عجم سے کرایہ طے کر کے اپنے کجاوہ و محمل وغیرہ ہمراہی کے آخر روز مرخص ہوتے ہین اسلیے کہ دروازہ شہر پناہ بعد مغرب کے بند ہوتا ہے جب قافلہ روانہ ہوتا ہے تو راہ اوسکی گوشہ مشرق و جنوب مین ہے اور اس راہ مین سمت قبلہ حد جنوب سے جب مسجد مین قطب نما رکھا جاوے تو سواد و جنوب مائل بدست راست معلوم ہوتا ہے اور باقی حالات کرایہ و منازل نقشہ ذیل سے ظاہر ہین۔

نقشہ کرایہ قاطر مشہد مقدس سے ہرات تک۔

تخت روان	۱۳ - تمن	یعنی ۵۲ عـ کلدار مروجہ ہندوستان
کجاوہ	۶ - تمن	۲۴ روپیہ
محمل	۶ - تمن	۲۴ روپیہ
سرنشین	۳ - تمن و ۱/۲ ۲ قران	۱۲ روپیہ

واضح ہو کہ اکثر جروہ دار عجم خلیق و مطیع ہوتے ہین اور بیکار طالب انعام نہین ہوتے اگر کچھ دیا تو خوش ہوتے ہین اور اسطرف کے سفر مین خیمہ ضرور ہمراہ رکھنا چاہیے ورنہ دقت ہوگی اسطرف ڈاکخانہ تو ہین مگر ٹیلیگراف نہین ہے اور نہ قہوہ خانہ ہین۔

نقشہ منازل راہ ہرات تا تخت ایران

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
بیاض حوض معروف حوض عطار	مشہد مقدس سے ۵ فرسخ	بیرون شہر لب جوے دو تین ساعت مقام ہوتا ہے بعد نماز مغرب غذا کہ جو شہر سے ہمراہ لاتے ہین سوار ہو کر کوچ ہوتا ہے راہ ہموار ہے گرد کوہ ہاے کوچک مین اثناے راہ قریب دو چشمہ آب

		جاری ہوتی ہے اور ایک جگہ آب انبار بھی ہے اہل وہ فصل گرما مین شہر تا ملک صحرا مین مع اثاث البیت رہتے ہین اس قریہ مین چند مکان اور ایک کاروان سرائے کو جو اب خراب شدہ ہے زائرین لب جوئے زیر درختان اوترتے ہین یہان درخت کم ہین اسلیے بعضے خیمہ مین اور بعضے کجاوہ مین دن بسر کرتے ہین اور صرف نان گندہ خانگی اور ماست و دوغ اور روغن و ہیزم ملتا ہے اہل قریہ عجم اور بعضے بربری ہین —
جام سلیمان	حوض عطار سے ۷ فرسخ	راہ ہموار و صاف دامن کوہ مین ہے بعض جگہ چشمے جاری ہین یہ قریہ آباد ہے گرد اوسکے خندق ہے نان گندم اور گوشت خام دنبہ کا اور برنج گندہ اور روغن و ماست و دوغ اور ہیزم وغیرہ ملتا ہے آبادی کا پانی انبار سے لیا جاتا ہے بیرون آبادی نہر بھی جاری ہے مسجد و ماتم سرائے و حمام تو ہے مگر کاروان سرائے نہین ہے — اس قریہ باغ مین زائر اوترتے ہین زراعت خوب ہے بعد غروب صبح تک ہوا خنک رہتی ہے اور شیر مال تجارت بکثرت آ جاتا ہے —
کاریز نو	جام سلیمان سے ۱ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہے گرد پہاڑ ہین اثناے راہ ایک جگہ جوے آب جاری ہے راہ بعض جگہ ریگستانی اور بعض جگہ پتھریلی ہے قریہ آباد ہے اکثر اہل بربر بعضے ہزارہ بستے ہین یہان صرف نان خانگی اور برنج گندہ اور ماست و دوغ اور ہیزم ممکن ہے اور فصل گرما مین ہندوانہ و خربزہ شیرین و شاداب اور خیار بکثرت ملتا ہے کاروان سرائے نہین ہے مسافرین باغ مین لب جوے آب سرد و شیرین اوترتے ہین —

لنگر جام	کاریز نو سے ۴ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہے بعض جگہ جوے آب جاری ہے سر راہ قریہ کوچک ہے اس قریہ مین عترت ائمۂ ہدیٰ سے شاہزادہ سید قاسم و یوسف کا روضہ کلان ہے اور ایک درد کا بھی مزار ہے گرد اوسکے باغ ہے اہل قریہ ترک ہراتی شیعہ مذہب ہین جو عہد دوست محمد خان والی کابل مین ہرات سے فرار کرکے یہان آباد ہوے ہین اس جگہ صرف نان خانگی گندم اور روغن و ماست اور دوغ و شیر و ہیزم اور فصل گرما مین خیار اور ہندوانہ اور کدو ملتا ہے مسافر کاروانسراے کوچک مین لب جوے آب اوترتے ہین جسکے کنارہ پر درخت ہین قریب اسکے ایک قریہ آباد ہے اوسمین قزلباش و سیدار بستے ہین اور وہ سب اہل حرفہ و کاشتکار ہین ۔
جام تربت	لنگر جام سے ۴ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہے سر راہ جوے آب جاری ہے اصل قریہ کی قدیم آبادی اندرون قلعہ ہے اور بیرون قلعہ بطرز حال مکانات بنے ہین - یہان قریب [illegible] لوگ قزلباش و افغان بستے ہین سب اہل حرفہ و کاشتکار ہین کاروانسراے شاہ عباس مرحوم کی کہنہ ہے مسافرین میدان مین قریب مسجد جامع اوترتے ہین یہان نان گندم مثل روشکے اور گوشت دنبہ تمام اور ماست و دوغ و ہیزم ملتا ہے اور فصل گرما مین انگور و ہندوانہ و خربزہ اور خیار بکثرت ہوتا ہے اور عترت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے شاہزادہ سید قوام الدین بن معصوم الدین کا روضہ ہے باغات کی طرف [illegible] اوسکے صحن مین افغانون کے پیر دفن ہین بڑے پیر کی قبر ۱۲ قدم [illegible] یہان جابجا انبار پختہ ہین آب سرد و شیرین اونکا استعمال کیا جاتا ہے حکام ملکی و مالی موجود ہین اور سپاہ بسلاح جنگی آراستہ ہے یہان اخبار [illegible] بلازم روس اور پیوستہ خانہ یعنی چیپر خانہ انگلشیہ ہے منازل مذکورہ

		مین زن و مرد لباس سُرمئی پہنتے ہین اور لباس و زبان افغانی شروع ہے پہنے پشتو اور کلاہ لمبی نوک دار او سیہ پگڑی اور لباس بالائی اکثر ونکا جوغہ اور کمر مین کارد بزرگ لگی رہتی ہے اور مثل ملک عراق کے اسلحہ سب کے پاس ہین
کاریز طیبات	تربت سے ۹ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہے سر راہ نہر جاری ہے اور محسن آباد راہ مین واقع ہے یہان اہل قریہ فریقین کے لوگ قزلباش و افغان ہین زبان فارسی و پشتو ہے آبادی قدیم اندرون قلعہ ہے جب سے غارتگری سے امن ہوا ہے آبادی بیرون قلعہ بھی ہوئی ہے کاروانسراے شاہ عباس مرحوم کہنہ ہے اسلیے مسافرین میدان مین لب جو سے آب شیرین اوترتے ہین نان گندم و گوشت خام و شیر و دوغ و ماست و ہیزم وغیرہ ملتا ہے مشہد مقدس کے جانیوالون سے مال تجارت و لو کا گمرک لیا جاتا ہے اور بعد اس منزل کے قران سکہ شاہی تو چلتا ہے مگر پول سیاہ نہین چلتا ہے۔

واضح ہو کہ منازل مذکورہ کے اکثر اہل دیہات کو درد چشم اور جالہ یا پھلی ہے اور آب نزول گاہ گاہ خصوصاً فصل سرما برف و باران مین جاری رہتا ہے اسلیے یہ نسخہ چند ستا و بقدر امکان و استعداد بار یک پیسکے چہان کے ایک ڈبیا مین تیار کرکے ہمراہ رکھنا نہایت انسب ہے اور یہ وزن ایک ستاد کا

نسخہ سرمہ مجرب

آملہ ہندی ایک تولہ جسکو عرفاً آنوہ ہلدی کہتے ہین اور ممالک مذکورہ مین میسر نہین ہے شب یمانی تین ماشہ شورہ قلمی ایک تولہ استعمال اسکا بصارت کی تیزی کے لیے بھی خوب ہے مثل مشہور ہے کم خرچ بالانشین پس برادران ایمانی کی حاجت روائی اور خوشی مین اجر و ثواب بیحد ولا انتہا ہے خصوصاً ایسے سفر مین بخل نہ چاہیے۔ بلکہ یہ مصارف گویا خمس و زکوۃ ہے انشاء اللہ تعالی

سخیان ز اموال بر مے خورند	بخیلان غم سیم و زر مے خورند
بخیل ار بود زاہد بحر و بر	بہشتی نباشد بحکم خبر

تحفظ جان وغیرہ

قول معصوم ہے التقیۃ دینی ودین آبائی واضح ہو کہ یہان سے عملداری کابل ہی اور پیروی اپنے آقا و مولا اور ہادی کی واجب وضرور ہی اگرچہ فی زماننا والی کابل عبد الرحمن خان نے ایسا بند وبست کیا ہی کہ کسیکو کسی سے غرض نہین ہی بازہم قوم افغان متعصب و شریر ہی گو قتل و غارت نہین کرسکتے اسلیے کہ راہزن قتل ہوتا ہی اور خونی کو دار کھینچتے ہین اور دزدون کے ہاتھ قطع ہوتے ہین اور حرامکار سنگسار ہوتے ہین تاہم ضرر رسانی اور بدگوئی اونکی کیا کم ہی اگرچہ اسکا تدارک بھی بذریعہ حکام ہر مقام ہو سکتا ہی مگر تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود بہر حال یہ تاکید اوسوقت ہی جب ایک دو نفر بودہ مسافر ہون اور اگر قافلہ بزرگ ہو تو چندان ضرورت تقیہ فی زماننا نہین ہی ہمارا قافلہ بزرگ تہا جہان مکانات مین اوترے وہان لاپروا ہوکر وضو کیا اور نماز پڑہی اور جہان میدان و صحرا اور دامن کوہ مین مقام کیا وہان عبا یا چادر اوڑہ کے نماز بے تامل پڑہی اور کجاوہ کی آڑ مین وضو کیا یہانتک کہ ہرات و گرشک و قندہار وغیرہ طے کرکے وارد چمن ہوے جہان سے عملداری وریل سرکاری ہی اور کرایہ کش شتر یعنے جمال و ساربان بھی ہرات سے چمن تک قوم ہیات ساکن غزنین تھے کہ وہ برادران ایمانی ہین غیر کو قریب نہ آنے دیتے تھے اور زبان فارسی و پشتو خوب جانتے ہین باقی حالات نقشۂ ذیل سے ظاہر ہین۔

نقشۂ منازل ملک افغانستان تا تخت کابل

نام منزل	تعداد فرسخ	حالات اجمالی مفید مسافر
کوہسان	کاریز طیبات تک ۶ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہی بعض جگہ ریگستانی ہی درمیان مین دیہات کوچک و نشان سرحد ہی چار فرسخ کے بعد کافر قلعہ قدیم آتش پرستونکا خراب شدہ متصل اوسکے کاروانسرا ہے شاہ عباس مرحوم پختہ و کہنہ ہی اوسمین اشخاص سو پچاس نفر افغان کے سرحد کی حفاظت کے لیے مقرر ہین وہان

قریب دو ساعت تک توقف ہوتا ہی کاغذات قنسل وغیرہ کی پرسش ہوتی ہی یہان قنسل کو جرنیل کہتے ہین اور جسکے پاس خطوط ہون اوسکو ایک سپاہی ساتھ کرکے حاکم تک آبادی مین پہونچا دیتے ہین اگر خطوط نہون تو غیر ملک والونکو واپس کرتے ہین آور یہ دو فرسخ باقی ماندہ صحرائی و جنگلی ہین اور بیرون قریہ نہر آب سرد و شیرین جاری ہی اور پل پختہ ہی آبادی اندر چار دیوار بطور شہر پناہ ہی اور قلعہ کہنہ و خراب ہی نان گندم و شیر و ماست اور روغن اور ہیزم ملتا ہی اور فصل گرما مین خیار و خربزہ شیرین بھی ملتا ہی اور آرد گندم و دنبہ و جنس ارزان ہی مسافرین پیدا ہین بعضے زیر درختان زیر دیوار قلعہ اوترتے ہین اور یہان گمرک لیتے ہونگی مال تجارت و انکا اور حق قافلہ باشی وغیرہ فی قاطر چار قران اور فی الاغ دو قران جیرہ وار سے لیتے ہین مکانات قبہ دار گول ہین زبان فارسی و پشتو ہی ڈاک کو یہان سلیمانی ہی کہتے ہین جامہ شو نہین ہی خود لوگ سال مین دو چار دفعہ دہوتے ہین صرف دو خانہ قزلباش ہین باقی سب افغان متعصب ہین آب سرد و شیرین انہار سے لیا جاتا ہی ڈاک گھر انگلشیہ بھی ہی اور بیرون آبادی کاروانسرا کہنہ شاہ عباس مرحوم کی اور قریب اوسکے بی بی نگم کا روضہ ہی۔

قاعدہ روانگی قافلہ اہل ہند

یہانکا حاکم خط جنیل کا لیکر بہمراہ سوار نائب الحکومت ہرات کے پاس روانہ کرتا ہی چونکہ ہرات یہان سے تین منزل ہی آمد و رفت چار دن مین سوار اجازت داخلہ لیکر واپس آتا ہی اسلیے چار پانچ روز یہان معطلی ہوتی ہے بعدہ قافلہ کو روانہ کرتے ہین اور بطور ہمراکر اماہ اور بباطن حراست کے واسطے ایک سوار ہرات تک ہمراہ کرتے ہین اوسکو فی یوم ایک قران خوراک سوار قافلہ کی طرف سے دیا جاتا ہی۔

جہالت افغانان وہقان

سعدیا روز ازل حسن بترکان دادند	عقل و دانش ہمہ با مردم ایران دادند
عشوہ و ناز و کرشمہ ہمہ با مردم ہند	خری و احمقی و جہل بافغان دادند

ملّا ایسے ویسی الف کے نام لکھنا بھی نہیں جانتے ہیں صرف جاہلوں کے اغوا کرنے اور فریب دینے
کے واسطے ملّا کہلاتے ہیں انکی جہالت اس درجہ پر ہے اگر کوئی سلام اس طرح سے کرے کہ سلامٌ علیکم تو جواب
سلام نہیں دیتے ہیں اسلیے کہ یہ طریقہ فارسی دان یعنی شیعہ کا ہے اگر مثل اونکے السلامُ علیک کہا یعنے
علیک کے آخری حروف ساکن و موقوف تو اسکا جواب وعلیک السلام دیتے ہیں یعنے عین کو الف سے
بدل کرتے ہیں چونکہ اس مقام پر دامن کوہ میں افواج سرکاری اور ایوب خان سے محاربہ عظیم
ہوا تھا اور ہزاروں افغان قتل ہوئے تھے اسلیے دولت انگلشیہ کے بدخواہ ہیں عند الاستفسار چند
وجوہات دیگر بھی بیان کرتے ہیں اول نصاری ہیں انسے جہاد واجب جانتے ہیں دوم انکی عملداری میں
برکت نہیں ہے غلہ گران رہتا ہے سوم حرامکاری بہت ہے جہاں تک عملداری ہے زن بدکارہ بکثرت ہیں
چہارم خودمختاری ہے پسر پدر کی اور زوجہ شوہر کی اطاعت نہیں کرتے۔

دختران را ہمہ جنگ است و جدل با مادر		پسران را ہمہ بدخواہ پدر ہستیم

پنجم دزدی و قماربازی اور شرابخواری کا بہت رواج ہے جو اشد گناہان کبیرہ ہیں۔

تردید

اگر مسافر ایک دو نفر ہوں تو مناسب وقت جواب جاہلان باشد خموشی ہے اور اگر قافلہ بزرگ ہو
تو جواب اجمالاً یہ ہے تعجب ہے کہ باوجودیکہ تمکو ادعائے حافظی ہے قرآن کو بھول گئے یا اوسپر
عمل نہیں ہے کہ کئی مقام پر الفاظ سلام ہیں اور کتب احادیث و فقہ و لغات میں بھی سلام
کی یہ چار صورتیں وارد ہیں سلامٌ علیکم اور السلامُ علیکم اور سلامٌ علیک اور
السلامُ علیک اور عین حرف صحیح کا الف حرف علت سے بدلنا کسی صرفی نے نہیں لکھا ہے
اگر ہو تو دکھا دو اور باقی خیالات خام اونکے دہشت و جہل پر وزن بول ہیں۔

تدبیر عدم معطلی کوہستان

امرا و رؤسا کو مشہد مقدس سے یا دو تین منزل کے بعد مرد ہوشیار بسواری اسپ تیز رفتار
مع خطوط سفارشی مذکورہ قبل اپنے روانہ کرنا چاہیے کہ وہ بذریعہ سفیر سرکاری حاکم ہرات

		اجازت داخلہ قافلہ حاصل کرکے زودی واپس آوے تو البتہ معطلی نہوگی یا قنسل کا خط اس مضمون کا کہ کوہسان مین انکو معطلی نہو بنام حاکم و سفیر ہرات بذریعہ ڈاکخانہ روانہ کرانا چاہیئے تو اغلب ہے قبل ورود قافلہ حاکم کوہسان کو اجازت داخلہ قافلہ پہونچیگا اور معطلی نہوگی یہ سب امور بشرطیکہ بہ تدبیر و خلیق و پرسا اور زبان دان سے انجام پاسکتے ہین شخص خصوصاً تریاقیونکا کام نہین ہے۔
ششبش	کوہسان سے سہ فرسخ	راہ صاف و ہموار دامن کوہہاے کوچک مین ہے بعض جگہہ ریگستانی اور بعض جگہہ پتھریلی ہے یہ قریہ آباد ہے حاکم اور باشندہ افغان ہین اور بعضے قزلباش بھی ہین حکیم باشی کی خواہش کرتے ہین اسطرف ذرد چشم وغیرہ رہتا ہے نسخہ مرقومہ صفحہ ۱۲۲ مفید ہے اور درد سینہ بھی رہتا ہے اسلئے کہ شب کو ہوا سرد اور دن کو گرم و تند چلتی ہے مگر باد سموم نہین ہے اور یہان کاروان سراے نہین ہے مسافرین زیر درختان لب جوے آب سرد و شیرین اوترتے ہین نان گندم و شیر و ماست اور روغن و ہیزم ملتا ہے اور دیہیون کی قبور پر سنگہاے بزرگ و سنگ گران رکھتے ہین اور سرہانے جھنڈا گاڑا کرتے ہین تمام افغانستان مین یہی دستور ہے۔ **آسیاے بادی** یہان ہوا سے چکی بزرگ چلتی ہے بلند لٹھے کے اوپر سے نیچے تک تین مقام پر آٹھ آٹھ ڈھنیان لگی ہین گرد دیوار پختہ بلند ہے شمال و جنوب مین جگہہ آمد و رفت ہواے تند کی رکھی ہے باد شمال و گرد و غبار فصل گرما مین اسطرف چند منزل تک بہت ہوتا ہے۔

میزان سعروت شکیوان	شمش سے ۷ فرسخ	راہ صاف وہموار ہی دو فرسخ پر سر راہ کاروانسرائے شاہ عباس مرحوم کی کہنہ ہی قریب اوسکے چند دہ ہین اونمین خربزہ شیرین بہت پیدا ہوتا ہی بعض جگہ چشمے آب سرد وشیرین کے جاری ہین یہان اہل قریہ افغان قوم مثوری ہین حاجی کا اکرام کرتے ہین نان گندہ وماست وشیر ودوغ وہیزم ممکن ہی باغات میوہ دار اور زراعت جو وگندم بکثرت ہی فصل گرما مین خربزہ شیرین بھی ملتا ہی کاروانسرائے سے مسافرین لب جوے آب سرد وشیرین متصل باغ بیرون آبادی اوترتے ہین - یہان کے باشندہ پوچھتے ہین کیا تم امام ہشتم کی زیارت کر کے آتے ہو جواب دیا آرسے یا بلے تو کچھ نہین کہتے ہین کیونکہ عبدالرحمن خان والی کابل کی خواہش بھی زیارت کو اسی راہ سے گئی تھی -
شہر ہرات	شکیوان سے ۵ فرسخ	راہ صاف وہموار ہی گرد کوہہاے کوچک ہین دست چپ کا پہاڑ جادہ کے قریب ہی بعض جگہ جوے آب جاری ہی دو فرسخ سے نو عدد مینار بلند مسجد جامع قدیم تیموری کے دکھائی دیتے ہین مشہور ہے کہ اسکے بارہ مینار تھے یہ مسجد منہدم ہوئی تھی بعدہ کہود کر بحکم حاکم اینٹ اوسکی قلعہ مین لگائی گئی اوسوقت باقی نو مینار جانب مشہد مقدس کسیقدر خم ہوے گویا بزبان حال فریاد کی اوسوقت قاضی کو خبر ہوئی اوسنے حاکم کو منع کیا تو یہ نو مینار باقی رہے بیرون شہر دور تک سب طرف مکانات پختہ وبلند اور زراعت اور باغات سرسبز وشاداب بکثرت ہین اور نہرین آب سرد وشیرین کی جاری ہین اس مقام پر قافلہ کو ایک دو ساعت توقف کرنا چاہیے اتنی دیر مین چودہ دار سے سوار ہمراہی کے داخل شہر ہوکے خط جنرل کا فقیر ہرات کو پہونچا دے

تاکہ وہ قافلہ کے واسطے مکان تجویز کرے اور اکثر زائرین کاروانسرائے قزلباشان مین جو
بنام حاجی عبدالرسول مشہور ہی اوترتے ہین جسکے صحن مین حوض ہی اور نہر جاری ہی کرایہ فی حجرہ
دس قران ہی چاہیے مسافر ایک ماہ تک چاہے چند روز تک رہے اوسکے اندر تکیہ یعنے ماتم سرائے
بھی ہے۔ اور سفیر دولت انگلشیہ جو قزلباش ہین باجازت حاکم ہرات بہرہ مقرر کرتا ہے
اور دروازہ شہر پناہ پر سے حکم واخلہ قافلہ کا حاصل کرتا ہی تب قافلہ اہل ہند باعزاز واکرام
داخل شہر ہوتا ہی کیونکہ یہ شہر مخدوش رہتا ہی سرحد روس یعنے پنج دہ دو تین منزل پر واقع ہی
اور سرحد ایران متصل ہی اسلیے جا بجا پہرہ مسلح بسلاح جنگی رہتا ہی اور مال تجارت ولتو کا
باج یعنے محصول لیتے ہین اگر بلا اطلاع سفیر داخلہ ہو تو گمرک پر دقت ہوگی اور تماشائیونکا
ہجوم ہوگا اور مسموع ہوا کہ پنج دہ کے آگے چند منزل دریاے مرغاب ہی بعد اوسکے چند
منزل کے بعد دریاے آموہ ہی وہان تک ریل جاری ہی اور دونون دریا کا جسر آہنی عمدہ
بنا ہے —

آبادی شہر

یہ شہر قدیم شہر پناہ کے اندر دامن کوہ مین آباد ہی ایک طرف قلعہ ہی جا بجا مدرسہ بلند بنے ہین
اور نہر توپہائے بزرگ اکثر مال ہندوستان مین اندر اوسکے حاکم و سپہ سالار مع بارہ ہزار
فوج جنگی ہین اور ایک طرف مکانات پختہ بلند اور بازارین مسقف یعنے سایہ دار اور
بعضے پختہ مدور ہین چاربائی کا یہان سے رواج ہی مال تجارت ہر قسم کے لباس وکپڑے
اور ظروف مسی و گلی اور غلہ وغیرہ اور اسلحہ وغیرہ اور نان و گوشت دنبہ و کباب اور پلاؤ
اور برف وغیرہ بہت ہی اور فصل گرما مین شہد وانہ اور خربزہ شیرین اور انگور ہر قسم
اور انار اور شفتالو وغیرہ مہیا ہی اور پستہ اور خوبانی و بادام ارزان ہی اوسکا بیان پنج دہ کیطرف
جنگل ہے اور برنج گندہ و گران ہی اکثر ترکاریان کدو بادنجان اور فلفل وغیرہ بھی ہے
اور شیر و ماست و دوغ اور روغن وغیرہ قیمت سے بے انتہا موجود ہین باشندہ
دم دروازہ عراقی تخمیناً تین سو خانہ قزلباش یعنے میرزایان قلم یعنے منشی اور بعضے

سربازان فوج جنگی اور باقی تاجر و دوکاندار اور اہل حرفہ ہین اور بہت سے تاجر و دوکاندار اہل مشہد
عجم ہین اور تخمیناً پچاس خانہ سادات رضوی ہین کشمیری تاجر و اہل حرفہ ہین اور دو سو گھر ہنود
اور یہود تاجر جنسے جزیہ لیا جاتا ہے باقی سب افغان اور اکثر فوجی شہری ہین اور کاروانسرائے
متعدد اور مسجد جامع قدیم اندرون شہر بزرگ و کہنہ ہے اور دیوانخانہ اور قیدخانہ وغیرہ
عہد نادر شاہ مرحوم وغیرہ کا پختہ و عمدہ ہے اور چند مسجد حمام بزرگ اور تقریباً چالیس
ماتم سرائے جسکو یہان تکیہ کہتے ہین محلہ قزلباش و کشمیریان مین ہین عشرہ محرم عمدہ ہوتا ہے
روضہ خوانی بزبان فارسی بکثرت اندر ہوتی ہے اور شب قتل یعنے شب عاشورا کو علم باہر نکالتے
ہین اور زنجیرون سے ماتم کرتے ہین علاوہ اسکے ہر شب جمعہ و روز جمعہ مجلس عزا ہوتی ہے
یہانکے فارسی وان بوجہ کثرت و قرب سرحد ایران کے چندان حاکم افغان سے نہین
ڈرتے ہین خصوصاً فی زماننا کہ عہد عبد الرحمن خان ہے کسیکو کسی سے سروکار نہین ہے یہانتک
کہ مقدمات فارسی وان متعلق اونکے عالم آقا سید حسن صاحب کے کر دیئے ہین اور باقی
متعلق بقاضی ہین مسموع ہوا کہ زمانہ ماضی مین قاضی وغیرہ حیلہ کرکے فارسی والونکو
سنگسار کرتے تھے اور یہان ایک مقام چارسو مشہور مقام ہے چوراہہ پختہ اور سر قبہ بنا ہوا
قریب اوسکے انبار بطور حوض ہے گرد اوسکے اوباش کی نشست رہتی ہے اور اندر شاہزادہ
سید یعقوب و سید مظفر الدین عترت حضرت امام موسی کاظم ع کا روضہ ہے بیرون قلعہ
ایک میدان ہے اوسمین عیدین مین نماز عید اور دیگر ایام مین قواعد ہوتی ہے اور باجا انگین
وغیرہ بجاتے ہین قریب اوسکے مورچہ اول و دوم کے متصل شاہزادہ قاسم عترت حضرت
امام جعفر صادق ع اور شاہزادہ عبد اللہ عترت حضرت امام موسی کاظم ع کا روضہ ہے
جنکی مرمت فی زماننا والی کابل عبد الرحمن خان نے کرائی ہے اور جانب گوشہ دوم قلعہ
سر شہید یعنی شاہزادہ عبد العظیم اور اونکے برادر سید اسمعیل کا روضہ ہے یہان ایک انبار
و باغ کوچک ہے مشہور ہے کہ یہ بزرگوار سنگسار کرکے شہید کیے گئے ہین اور دوم دروازہ

قندہاری شاہزادہ سید منصور کا مزار ہے اور ایک گوشہ مین قلعہ کے خواجہ عبد اللہ انصاری کی قبر ہے گرد قبرستان بزرگ ہے علاوہ برین بیرون شہر گوشۂ مشرق مین دو فرسخ پر زیارت شمس نور پیٹے شاہزادون کی ہے ہر پنجشنبہ کو لوگ بکثرت جاتے ہین ور بذریعہ لا کو قوال شہر قزلباش ہے اہل شہر طبیب ہند کی بہت خواہش کرتے ہین اگرچہ یہان بھی طبیب ہین مگر وہ طبیب کہ وہ نہیں ہین فوج کے واسطے ڈاکٹر وغیرہ مقرر ہے فوج کا علاج بدون اطلاع حاکم کسی حکیم کو نہ کرنا چاہیے اگر کچھ ضرر کسی سپاہی کو ہوا تو جواب دہی کرنی پڑیگی برادران ایمانی یہان کے خلیق با وضع ہین زائرین سے بالتفات پیش آتے ہین کئی دقیقہ تک مزاج پرسی باین الفاظ کرتے ہین جوڑی خوشحالی وغیرہ اسکا جواب یون دیتے ہین بسلامتی شما یا مہربانی شما یا بدعاے شما وغیرہ ع

آدمی را آدمیت لازم است		عود را گر بو نہ باشد ہیزم است

یہان پیشانی وغیرہ پر بوسہ لینا باہم عند الملاقات مثل ہندوستان کے معیوب ہے اور الاغ پر دہقانی وغیرہ سوار ہوتے ہین اور اہل شہر معیوب جانتے ہین سواری اسپ کا رواج ہے —

بیان اعجاز و کرامت

مشہور ہے کہ زمانہ سلف مین یہان بت پرست و آتش پرست رہتے تھے عہد ثانی مین جب لشکر اسلام جسکے سردار حضرت امام حسن علیہ السلام تھے یہان آئے تو باہم جنگ ہوئی آخر سب نے اسلام قبول کیا اور یہان سے دو فرسخ گوشۂ جنوب و مغرب مین ایک پہاڑ ہے وہان باعجاز حضرت امیر المومنین یعسوب الدین علی بن ابیطالب علیہ السلام تشریف فرما ہوے تھے اوس جگہ کے کئی معجزہ مشہور و معروف ہین ایک سنگ پر قدم اقدس کا نشان بنگیا تھا اور دوسرے پر نعل دلدل کا نشان ہوا تھا چنانچہ یہ دونون سنگ سپر شہید کے روضہ مین دیوار پر نصب ہوے ہین اور خدام خود بیان کرتے ہین آو تعمیر

سنگریزے بصورت گنجشک اوس پہاڑ پر ایک موجود ہین اور اکثر لوگون کے پاس تبرکاً ہین شکل جانور کی معلوم ہوتی ہی۔

حصول کاغذ و پروانہ راہداری وغیرہ

خط سفارشی جرنیل کا واپس نہین ملتا ہی عوض وسکے ہر شخص کو یا دو نفری یا نہ نفری بذریعہ سفیر لازم سرکاری کاغذ راہداری مطبوعہ ملتا ہی فی کاغذ صد دینار یعنے تین شاہی صرف ہوتے ہین اور سر مُہر و دستخط حاکم و اہل دفتر ہوتا ہی یہ وہ اسکے گذر محال ہے اور اغنیا کو علاوہ اسکے بحسن تدبیر سفیر ایک پروانہ علف وازداد و اور غلہ وغیرہ کی دہانید کا بنرخ مروجہ ملتا ہی اوس پر نائب الحکومت اپنی اور ولیعہد اور سپہسالار کی مُہر کرا دیتے ہین اگر یہ کاغذ نہو تو بعض دیہات مین انسان اور حیوانات سب گرسنہ رہجائین اور بعض جگہ ایک پول کا مال دو پول کو دین چونکہ اُمرا ور وساے ہندرعایاے دولت انگلشیہ اس ملک مین مہمان کہلاتے ہین اسلیے بحسن سعی جناب سفیر سرکاری کہ فی زماننا خان بہادر مرزا یعقوب علیخان نہایت مدبر ورسا اور خلیق ہین ایک پروانہ ہوا ہیر مذکورہ ملتا ہی اجمالاً اِس مضمون کا کہ فلان شخص فلان مقام سے اسقدر بار خر اور ہمراہیون کے اپنے وطن ہندوستان جاتے ہین لہٰذا احکام وعمال راہ احمد شاہی کو تاکیداً لکھا جاتا ہی کہ حقوق قافلہ باشی ومحصول وغیرہ انسے نہ لیا جائے اس پروانہ سے یہ فائدہ ہے کہ بعض جگہ محصول وغیرہ سے نجات ملتی ہی۔ اور حصول کاغذات مذکورہ اور خرید کجاوہ واسطے کرایہ وغیرہ کے سبب سے ہفتہ عشرہ کا توقف و مقام ہوتا ہی فوری دشوار ہے اور وقت روانگی ایک خط سفارشی سفیر ہرات بنام سفیر قندہار لینا چاہیے تاکہ وہ بھی بذریعہ خط التفات کرین۔

بیان سواری وکرایہ وتبدیل کجاوہ وغیرہ

چونکہ تخت روان وکجاوہ ومحمل عربی وعجمی کا بسواری قاطر اسطرف رواج نہین ہی اور اگر کوئی چہرہ دار عجم ممکن ورضی بھی ہوا تو کرایہ بہت ہی اسلیے بیان کجاوہ شتری بزرگ ضروری ہے

جاتے ہین اور بذریعہ سفیر سرکاری وغیرہ کرایہ کش شتر قوم بیات سے کرایہ وغیرہ مقام ریل سے قلعہ عبداللہ خان یا شالہ باغ تک طے کیا جاتا ہی چنانچہ تفصیل ہر ایک کی نقشہ ذیل سے ظاہر ہے

نقشہ خرید کجاوہ شتری مع کرایہ ہرات سے مقام ریل تک

کجاوہ مع ریسمان چوب	۲۰ قران	کرایہ شتر کجاوہ	۶ تمن	کرایہ شتر بار	۵ تمن

واضح ہو کہ جب یہ سب سامان سفر مہیا ہوتا ہی تو قافلہ ونکو بیرون شہر دروازہ قندہاری سے نکلکر قریب روضہ شاہزادہ سید منصور میدان مین مقام کرتا ہی اسلیے کہ شب کو دروازہ بند ہوتا ہی اوسوقت بھی پہرہ ہمراہ رہتا ہی ورنہ تماشائی لوگ اہل ہند کو دیکھنے آتے ہین اور ہجوم رہتا ہی اور پہرہ والونکو قریب شام اغنیا انعام دیکر رخصت کرتے ہین اور بعد نماز سفر مین کھانا جو ہمراہ لاتے ہین کھاکر قافلہ روانہ ہوتا ہی اس ملک مین مثل ہندوستان کے اونٹونکو بٹھاکر سوار ہوتے ہین مثل ملک حجاز کے نہین ہی کہ کھڑے کھڑے سوار ہونا پڑتا ہی اور صرف دو پہر کی منزل ہی بر خلاف عرب کے کہ چھ پہر کی منزل ہوتی ہی علاوہ اسکے وہان گرانی یہان ارزانی اور وہان خوف راہزن و دزد یہان امن ہی اور اسطرف بھی موافق رنگ و رفتار کے اونٹونکا نام ہوتا ہی اپنی سواری کے شتر کو خوب پہچان رکھنا چاہیے تا بدل نہو اسلیے کہ زخمی پر نکان ہوتی ہی اور بدبو آتی ہی اگر چاہے وغیرہ سے خاطرداری ساربان کی کیجاوے تو باعث آرام و راحت ہے اور اغنیا کو ضرور ہی کہ ایک دو شخص اہل پر بیر یا بنگش یا بیات سے جو ممکن ہون اسطرف ملازم بطور اکام رکھین وہ زبان فارسی اور پشتو خوب جانتے ہین اونسے اس سفر مین بہت کام انجام ہوسکتے ہین باقی حالات نقشہ ذیل سے ظاہر ہونگے اور کرایہ شتر اگرچہ اسپ و قاطر سے کم ہی مگر رفتار بھی کم و سست ہے جس سے طول سفر و خرچ کی زیادتی ہوتی ہے اسطرف کے سفر مین مشکیزہ یا شربہ اور تاج یعنے توا اور تبرزین یعنے کلہاڑی اور آرد گندم و برنج و روغن و نمک وغیرہ ہمراہ رکھنا چاہیے ورنہ بعض جگہ دقت ہوگی

نقشہ منازل راہ احمد شاہی تا تخت کابل

نام منزل	تعداد فرسنگ	حالات اجمالی مفید مسافر
روضہ باغ	شہر ہرات سے ۲ فرسنگ	راہ صاف وہموار جانب جنوب ہی سمت قبلہ مائل بدست چپ ہی اثنائی گرد پہاڑ ہین چشمے آب سرد وشیرین جاری ہین پنچکیان چند مقام پر چلتی ہین دریاے ہرات فصل گرما مین خشک رہتا ہی ایک طرف قدمگاہ سے پانی جاری ہی جسپر قدیم پختہ اور کہنہ ہی جسکے ۲۵ در ہین چند دہ نہر لگا سے دور آباد ہین گرد اونکے باغات سرسبز وشاداب ہین لب نہر میدان مین قریب روضہ شاہزادہ سید قمران مسافر اوترتے ہین کاروانسراے نہین ہی یہان آرد گندم وخربزہ وانگور وہیزم ملتا ہی یہان مرزا یعنے منشی اور سرباز قافلہ باشی پروانہ راہداری دیکھتا ہی اور فی شتر ۳½ قران نصف جمال اور نصف مسافر سے لیتا ہی اور فی اسپ ۲ قران اور فی الاغ نیم قران محصول وباج اور حق قافلہ باشی وغیرہ لیا جاتا ہی اور اغنیا سے بوجہ پروانہ معافی کے نصف محصول نہین لیا جاتا ہی۔
میر داؤد	روضہ باغ سے ۴ فرسنگ	راہ ہموار وصاف ہی اس مقام پر کاروانسراے پختہ وکہنہ ہی بالاخانہ پرجسپر خانہ ہی ادھر دروازہ جسمے آب جاری ہی مسافرین اسی مین اوترتے ہین گوشہ مشرق وشمال دامن کوہ مین ایک فرسنگ دور ایک قریہ ہی باشندہ افغان ہین وہان سے بذریعہ جمال کے صرف انگور وہیزم ملتا ہی۔
شاہ عبید	میر داؤد سے ۳ فرسنگ	راہ ہموار بعض جگہ پست وبلند کوہی ہی کاروانسراے پختہ کہنہ ہی مسافرین دامن کوہ مین لب جوے آب شیرین قریب درختان اوترتے ہین یہان بجز آب وہیزم ودرختان کچھ نہین ملتا ہی اگر کلہاڑ

		شہ نو لکڑی بھی غیر ممکن ہے۔
پیراکلے	شاہ بید سے ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کہیں ہی مسافرین درمیان پہاڑوں کے میدان مین لب جوے آب شیرین و سرد قریب درختان اوترتے ہین یہان بھی بجز پانی اور ہیزم درختان کے کوئی چیز ممکن نہین ہی اسلیے سامان ضروری ہرات سے ہمراہ لینا چاہیے۔ نام منزل کا بزرگ گڈرا کہنا نامیسر نہین ہی۔
اورسکن	پیراکلی سے ۴ فرسخ	راہ ہموار و صاف دامن کوہ مین ہی سر راہ نہر آب سرد و شیرین جاری ہین یہان کاروانسراے قدیم پختہ کہنہ ہی اور کاروانسراے خام کثیف ہی مسافرین میدان مین لب جوے آب اوترتے ہین دیہات جانب مشرق و مغرب دامن کوہ مین تخمیناً نیم فرسخ دور ہین بذریعہ جمال آرد گندم و روغن و ہیزم ممکن ہی۔
عزیزآباد	اورسکن سے ۴ فرسخ	راہ ہموار و صاف دامن کوہ مین ہی بعض جگہ پست و بلند ہی ایسے مقام پر تکان ہوتی ہی سر راہ جوے آب سرد و شیرین جاری ہین کاروانسراے نہین ہی مسافرین بیرون قریہ میدان مین اور بعض باغ مین قریب جوے آب اوترتے ہین نان گندم و مرغ و ہیزم وغیرہ ملتا ہی باشندہ سب افغان ہین قریب اسکے سبزوار قریہ بزرگ متصل کوہ سیاہ ہے وہان انگور وغیرہ بھی ملتا ہی اور قالین و شطرنجی اولی عمدہ وارزان ہے بعض دکاندار ہند و سندہ شکارپوری وہان رہتے ہین منازل مذکورہ کا پانی عمدہ و ہاضم ہی اور ہوا خشک ہی یہان قطب نما کو مسجد و قبور مسلمین کے مطابق جو دیکھا جاوے تو سمت قبلہ قریب بجانب مغرب معلوم ہوتا ہی اور اسطرف بھی شتربان اونٹوں کے آرام کے

		واسطے بڑے بڑے دیہات مین حیلہ کرکے آذوقہ یعنے طعام کرتے ہیں اور زخم وغیرہ کا علاج کرتے ہین یہان آرد گندم فی قران ۵ من یعنی ۵ سیر کو ۲۰ سیر ہی قران ہراتی ۲۰ پول کو چلتا ہی یہان سے ہرات کی حد ختم ہی پول سیاہ ہراتی آگے نہین چلتا مگر قران چلتا ہی اور اکثر فصل سرما مین بوجہ کثرت برف وباران کے ۳ ماہ تک راہ مسدود رہتی ہی آگے حدود ولت آباد ہے۔
چاہ جہان	غزاباد سی ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی ہی سرراہ جوے آب جاری ہے یہان درمیان پہاڑون کے ایک چاہ شیرین ہی گرد اوسکے قافلہ اوترتا ہی کوئی چیز ممکن نہین ہی صرف ہیزم جنگل سے لاتے ہین تمام جہان محض ویران سایہ درختان ہی نہین ہی یہان سے باد تند اور گرد و غبار کم اور دن کو حرارت آفتاب زائد معلوم ہوتی ہی۔
دوآو یعنے دوراہہ	چاہ جہان سے ۵ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی ہی اثناے راہ چند نہرہاے خشک ملتی ہین جو فصل سرما اور بہار مین جاری رہتی ہین یہان مسافر دامن کوہ میدان مین اوترتے ہین اور بجز آب چقراو ہیزم جنگل کے کچھ ممکن نہین ہی نہ کاہ یعنے بھوسہ جانورون کے واسطے میسر ہے جنکے ہمراہ اسپ یا الاغ ہو بھوسہ وغیرہ بھی ان منازل کیلیے ساتھ رکھنا چاہیے یہان سے ایک راہ فرا کے طرف گئی ہی وہ کسی قدر دور ہے۔
آب خرما	دوآو سے ۳ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ کوہی ہی گرد وبیابان بکثرت ہین فصل گرما مین دریاے کوہی خشک ہوتے ہین اس راہ مین چند دریا خشک کے ایسے ہیں سواے منزل کے پانی نہین ملتا ہی یہان مسافر میدان

		دامن کوہ مین لب چشمہاے بزرگ اوترتے ہین جنکا پانی سرد و شیرین ہوتا ہی صرف ہیزم گرد و پیش جنگل سے لاتے ہین۔
دولت آباد	آب خرماسے ۴ فرسخ	راہ ہموار و صاف صحرائی ہے اثناے راہ پانی نہین ہی پہاڑ در دور ہین یہان مسافرین بیرون آبادی لب جوے آب سرد و شیرین مکانات کہنہ مین اوترتے ہین آرد گندم و روغن و ماست و ہیزم ممکن ہے باشندہ افغان متعصب ہین حکام ملکی و مالی وغیرہ شتر سیاہی فی کجاوہ چار قران محصول و حق قافلہ باشی وغیرہ لیتے ہین اور اوسکی رسید وصول دیتے ہین اسکا ذکر گذشتہ مین اغنیا کو جنکے پاس پروانہ معافی ہو نہ کرنا چاہیے ورنہ وہان بہی مثل یہانکے لیا جائیگا۔
زیرچکوہی	دولت آبادسے ۱ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہی اثناے راہ دریاے فراہ واقع ہے فصل گرما مین پانی اوسکا کم ہوتا ہی شتر مع کجاوہ وغیرہ کے برابر عبور کرتے ہین یہان آب چاہ کثیف و کم ہے قریب اوسکے میدان مین مسافرین اوترتے ہین جہان آبادی اور سایہ درخت بہی نہین ہے اشیاے ضروری کا کیا ذکر ہے۔
چاہ کاروان معروف زیر کارود	زیرچکوہی سے ۲ فرسخ	راہ ہموار و صاف صحرائی ہے گرد پہاڑ ہین یہان ٹیلے پر چار خانہ افغان کملون مین رہتے ہین مسافرین دامن کوہ مین زیر درختان اوترتے ہین آب چشمہ شیرین چند جگہ سے نکلتا ہے مرغ و تخم مرغ ملتا ہی ہیزم جنگل سے لاتے ہین اسطرف بعض جگہ فصل گرما مین مار و عقرب جا بجا ہوتے ہین۔
توت	زیر کارود سے ۵ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی اور بعض جگہ سنگلاخ ہے یہان مسافرین زیر درختان توت و بید سادہ وغیرہ لب جوے

		آب شیرین او ترتے ہین ہیزم جنگل سے لاتے ہین چند خانہ افغان بھی ہین وہان سے بذریعہ شتربان ماست و مرغ و تخم مرغ مکن ہی یہان پانی مین زلو و ماہی جیسے جونک و مچھلی خرد ہین جہانکے استعمال کرنا چاہیے یہان سے سمت قبلہ مثل ہندوستان کے معلوم ہوتا ہی اور افغان یہانکے بھی جانب مغرب نماز پڑھتے ہین ۔
لکیہ یعنی مرد	توت سے ۲ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ سنگلاخ ہی ہر طرف پہاڑ رنگ برنگ کے دکھائی دیتے ہین صنعت صانع کا ظہور و تماشا ہی یہان چند خانہ افغان کے ہین مسافرین میدان مین لب جوے آب سرد و شیرین اوترتے ہین شیر اور روغن زرد اور انجیر خشک و ہیزم ملتا ہی اور بیدغالہ بھی ممکن ہی اسطرف بعض جگہ آہو دامن کوہ مین ملتے ہین ۔
ویولاک	لکیہ یعنی مرد سے ۳ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی ہی یہان آبادی دور ہی مسافرین میدان مین لب چشمہ آب شیرین اوترتے ہین دنکو ہوا نے خوش اور رات کو خنک ہوتی ہی ۔
چلوری	ویولاک سے ۴ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند کوہی جانب مشرق ہی سر راہ دریاے خاش رود واقع ہی یہان ایک دو خانہ افغان ہین زبان پشتو ہی اور فارسی بھی کسیقدر جانتے ہین مسافرین زیر درختان لب جوے آب شیرین اوترتے ہین انجیر خشک ملتا ہی اور ہیزم جنگل سے لاتے ہین ۔
واشیر	چلوری سے ۳ فرسخ	راہ ہموار بعض جگہ پست و بلند ہی یہان مسافرین بیرون دہ لب جوے آب سرد و شیرین میدان مین اوترتے ہین آرد گندم و مرغ و تخم مرغ اور شیر و روغن و ہیزم ملتا ہی اور بیدغالہ بھی ممکن ہی یا چند کا شکار اور اہل حرفہ ہین اونکی کمل رنگ برنگ کے عمدہ بناتے ہین ۔

یک لنگ	وا شیر سے ۲ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہی یہان مسافرین لب جوے آب شیرین قریب باغ بیرون رہا اوترتے ہین صرف آرد گندم و آرد واو ہیزم ممکن ہے دیان پشتوان منازل کی وحشتناک ہی بعض الفاظ جو قریب بفہم ہین بطور نمونہ یہ ہین — گپ یعنے سخن کاکا یعنے چچا بائی یعنے خواہی بیا یعنے نہ وغیرہ ڈوڈی دہ یعنے آیا نان داری ڈوڈی نالی یعنے نان خواہے وغیرہ اگر مرد ہوشیار ہو اور کسیقدر الفاظ روزمرہ پشتو یاد کرے تو داد و ستد اوسنے کرسکتا ہی اگرچہ وہ لوگ کسیقدر زبان فارسی بلکہ اردو بھی جانتے ہین۔ اور اکثر دہقانی افغانونکا دستور ہی کہ قبل غذا ہاتھ دہشتہ و ہوتے ہین اور بعد غذا خوری کے نہین دہوتے ہین اور یہ جنون سوار ہی کہ عند الاستفسار جواب دیتے ہین کہ شیر ہم نے شتو کردہ یہ حمقا کار حیوان پر عمل کرتے ہین —
بیابانک	یک لنگ سے ۵ فرسخ	راہ پست و بلند کوہی ہی جو درمیان درہ ہاے کوہ کے واقع ہی اور بعض جگہ جنگلی ہی جو خار دار درختان ترنجبین وغیرہ کا ہی یہان ایک قریہ کوچک ہی مسافرین قریب اوسکے میدان مین لب جوے آب سرد و شیرین متصل جنگلی کے اوترتے ہین نان گرم و آرد گندم و آرد واو ممکن ہی سواے اوسکے سنگلی کے ہیزم کا نام بھی نہین ہے جنگل مذکور سے لکڑی توڑ کے ہمراہ لائی جاتی ہی اور اِن منازل مین پول سیاہ نہ چلتا ہی نہ ممکن ہی قران کابلی کہ وہ ۱۳ سر کا ہوتا ہی چلتا ہی اور قران ہراتی و قندہاری بھی لیتے ہین۔
سید ساوات	بیابانک سے ۶ فرسخ	راہ ہموار و صاف بیابانی ہی اور پہاڑ دور دور ہین یہان مسافرین بیرون قلعہ محمد حسین خان مرحوم متصل مسجد خام لب جوے آب سرد

[illegible]

	وشیرین اور ترتے ہین باشندہ قزلباش اہل حرفہ وکاشتکار افغانون سے خائف رہتے ہین اسلیے اس ملک کے فارسی وان خیرخواہ دولت انگلشیہ ہین آرد گندم و مرغ و تخم مرغ ممکن ہے اور باغات میوہ دار کم ہین یہان عترت ائمہ ہدیٰ سادات کا مزار ہے اسواسطے سید سادات کہتے ہین فصل سرما مین اہل قریہ قلعہ مین رہتے ہین اور فصل گرما مین باغات مین خیمہ وغیرہ تانکر بسر کرتے ہین زبان انکی فارسی ہے یہان سے حد قندہار ہے ۔
سید سادات ۶ فرسخ	راہ ہموار وصاف بیابانی ہے پہاڑ دور دور ہین یہان فصل گرما مین شدت کی خشکی رہتی ہے اس مقام پر قلعہ بزرگ ہے گرد اوسکے جا بجا آبادی ہے حکام ملکی ومالی مع فوج قلیل کے افغان ہین بعض مرزایان قلم نویسی قزلباش ہین اور بازار کوچک ہے یہان گندم وگوشت وتیہ وآرد گندم و برنج کم ہے اور ہیمہ اور بنا کو خشک وغیرہ ممکن ہے فصل گرما مین سیدہ وا والگور تازہ وخیار سبز وغیرہ بکثرت ملتا ہے باشندہ قزلباش مظلوم افغان ظالم ہین یہان مال تجارت وغیرہ کا محصول اونٹ کرایہ وغیرہ حق قافلہ باشی وغیرہ لیا جاتا ہے اور انتہا و امراء جو اس ملک سے سعافی ہو اونسے نہین لیا جاتا ہے بلکہ حفاظت کے واسطے جو کیدار تعین ہوتے ہین اونکو انعام دینا پڑتا ہے اسلیے کہ یہان قریب جالیس خانہ اہل بلخ اسیر کرکے بسائے گئے ہین جنکا ابتک نہ گھر ہے نہ کوئی وجہ معاش ہے گدائی اور رہزنی کرکے بسر کرتے ہین یہان قران ہراتی کے ۱۰۰ قاز اور قران قندہاری کے ۹۸ قاز یعنے پول سیاہ کوچک ملتے ہین ایکے ۴ قاز کا ایک آنہ ہوتا ہے زبان یہانکی فارسی وپشتو ہے یعنے زبان

		اُردو بھی جانتے ہین اسطرف اُردو لشکر کو کہتے ہین جسکی زبان ہندوستان مین اُردو سے معلّے کہلاتی ہے نہر بزرگ سرو و شیرین کے جسر سے عبور کرکے مسافرین قریب روضہ سید محمد تاجدار جلالی عترت حضرت امام علی نقی ہو کے لب جوے آب باغات مین اوترتے ہین مشہور ہے کہ یہ سید بزرگوار صاحب کرامات تھے عہد شاہ عباس مرحوم مین یہان وارد ہوے اونہون نے نیم فرسنگ تک باغات و زمین ہبہ کی وہ ابتک مصارف روضہ اور جاگیر اولاد مین اونکے جاری ہے کہ صرف خانہ سادات یہان ہین لوگ نذر و نیاز کرتے ہین لنگرخانہ بھی اوقات جاری رہتا ہے اور یہان شتربان ایک دو روز اتراق بیچ مقام کرتا ہے سالکان کے ہاتھ یا لاٹھی مین ایک ایک سنگین ہے دریافت ہوا کہ محاربہ فوج سرکاری اور ایوب خان مین ہاتھ آئے ہین
قوت معروف ڈاکی	گرشک سے ۲ فرسنگ	راہ ہموار بیابانی ہے زمین نمناک ہے ایک میل پر دریاے الوند عریض و بزرگ ہے پانی بہت زور و شور سے بہتا ہے گو فصل گرما مین کم ہوتا ہے جسپر پل نہین ہے شتر وغیرہ پانی مین اور آدمی بیچ کشتی پر سے عبور کرتے ہین اور فی کشتی دو پائین قران لیتے ہین یہان مسافرین زیر درختان بزرگ بیچ جہاو قریب چاہ جسکا پانی کسیقدر شور ہے اوترتے ہین سیخ ہیزم درخت اور اونٹ کی مینگنی کے کچھ ممکن نہین ہے یہان قاصدان ڈاک سرکاری کے لیے ایک خانہ خام بنا ہے اور قریہ دامن کوہ مین ایک فرسنگ دور ہے باشندہ افغان شریر ہین—
کاریز	نوت سے ۳ فرسنگ	راہ ہموار و صاف بیابانی ہے جانب جنوب سمت گوشہ شمالی دو پہاڑ ہے جہان فوج سرکاری و ایوب خان سے محاربہ عظیم ہوا تھا یہان میدان

		مین گورستان بزرگ ہی مشہور ہی کہ ۱۵ دن تک لاشہاے افغان تلاش کر کے دفن کی گئین مسافرین علیحدہ زیر درختان توت لب جوے آب سرد و شیرین اوترتے ہین جسمین مچھلیان کثرت مین قریہ جانب گوشۂ جنوب ایک میل دور ہے بذریعۂ شتربان آرد گندم و ہیزم و کاہ بھیجے بھوسہ ممکن ہی اور بز غالہ و مرغ بھی ملتا ہی
کشک نخود	کاریز سے ۲ فرسخ	راہ ہموار و صاف ہی ہمراہ نہرہاے شیرین جاری ہین مسافرین زیر درختان توت لب جوے آب سرد و شیرین اوترتے ہین دیہات دامن کوہ مین دو سہ واقع ہین یہان بھی بذریعہ شتربان آرد گندم و مرغ و تخم مرغ اور انگور و ہیزم ممکن ہی۔
سنزری	کشک نخود سے ۶ فرسخ	راہ ہموار و صاف بیابانی ہی پہاڑ دور دور ہین جانب گوشۂ جنوب کوہ مار ہی مشہور ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام وہان باعجاز تشریف لائے تھے اور اہل قریہ نے شکایت ضرر رسانی سانپ کی کی تو حضرت نے فرمایا کہ تم سب یہان سے ہٹ جاؤ لوگ ہٹ گئے جو بد اعتقاد تھے وہ وہین رہے حضرت نے نعرہ کیا تو اژدہا مع باقی اہل قریہ کے سنگ ہو گئے اور جو جس کام مین مشغول تھا بجنسہ وہی شکل اب تک موجود ہی ۔ اوس پہاڑ کے دامن مین وہ فتح والی مشہور لوگ اکثر دیکھنے کو آتے جاتے ہین چنانچہ یہ معجزہ اور نیز بربر کتاب جنگ م آشتی مطبوعہ طہران مین نظم ہی- اور کافر سیاہ پوش کی بھی حکایت عجیب و غریب بیان کرتے ہین جو قریب کابل ہی سر راہ ایک مقام حوض مدد تین ۲ فرسخ پر ہی گاہے قافلہ وہین اوترتا ہی اور یہان مسافرین لب نہر سرد و شیرین میدان مین اوترتے ہین

		دیہات قریب ہین وہان سے آرد گندم اور انگور تازہ جیسی بزرگ وغیرہ اور ہیزم ممکن ہے۔
شہر قندہار	شہر ہری سے ۳ فرسخ	راہ ہموار وصاف بیابانی ہی پہاڑ دور دور ہین جابجا باغات ودیہات ہین اور کاریز اور نہرین اور دریا سے قندہار کو ہی جاری ہین اور ہوا خشک بیرون شہر جبل زینہ اوپر پہاڑ کے ایک مکان کندہ سنگین ہی جو جلال الدین شاہ بابر شاہ دہلی کا بنوایا ہوا ہی ایک طرف کچھ لکھا ہی حروف سنگ پر نمایان ہین مگر پڑھا نہین جاتا ہی کہنہ ہوا ہی پشت پر اوسکے ایک فرسخ دور روضہ شاہ مقصود جو ولی بابا کہلاتے ہین مشہور ہے کہ یہ بزرگوار سادات علویہ سے ہین وہان معدن سنگ زرد وسفید وسیاہ ہی جسکی تسبیح شہر مین بکثرت بنتی ہی اور سنگ زرد مقصودی کی تسبیح کسیقدر گران ہی اور سر راہ قریب جبل زینہ کے گمرک ہی مال تجارت ونقد کا محصول یعنے باج لیا جاتا ہی اور اسپ کا باج داخلہ کے روز ۴ عہ اور کوچ کے روز بھی ۴ عہ لیا جاتا ہی اور حق قافلہ باشی وگمرک وغیرہ دہ یک ہر چیز کا شتربان سے اور فی کجاوہ چار قران باج مسافرین سے لیا جاتا ہی اگر وہان زر نقد موجود نہو تو سپاہی شہر تک ساتھ آتا ہی اور دفتر مین لیجا کر لیا جاتا ہی اور اگر روپیہ نقد ہو یا نوٹ ہو تو فی دہائی ایک روپیہ باج لیا جاتا ہی۔ امرا واغنیا کو ایسی دقتون اور ضرر کے دفع کے واسطے ایک شخص ہوشیار کو ہمراہ شتربان کے مع کاغذ راہداری خود خط سفارشی سفیر ہرات کا بنام سفیر قندہار کہ قبل اپنے داخلہ کے روانہ شہر کرنا چاہیے تا وہ سفیر سے ملاقات کرکے ان دقتون کا بیجا و بذریعہ پروانہ معافی کے کرے اور حاکم قندہار

اجازت داخلہ شہر لیکر دروازہ شہر پناہ پر حکم بھجوائے اور قافلہ کے لیے تجویز مکان بھی کرے
انصرام ان امور کا بڑے ہوشیار و مدبر اور خلیق اور جہاندیدہ اور زبان دان کا کام ہے
ہر کس و ناکس پردیس مین ایسے امور کا متحمل نہین ہو سکتا ہے یہان اہل ہند کی کا کلہ بازی
و نزاکت ظاہری کام نہین آتی ہے سنگ را سنگ مے شکند مشہور ہے مصرع ع کلوخ انداز را
پاداش سنگ است ۔ اور بیرون شہر مکانات اور باغات سرسبز و شاداب بکثرت ہین
اور سڑک خام جسکے دورویہ درختان سایہ دار ہین اور چھاونی فوج وغیرہ کی بھی ہے بعض اوقات
ہین قواعد ہوتی ہے اور ارگن باجہ جنگی بجاتے ہین مگر فوج یہان بہ نسبت ہرات کے کم ہے اور
گفتہ مثل ہندوستان کے ہے کیونکہ یہان دو تین برس تک سرکاری عملداری رہی ہے
بعد اسکے والی کابل کو دیا گیا ہے۔

بیان خاص شہر

یہ شہر قندہار قدیم و نامی شہر دامن کوہ مین چار دیواری کے اندر آباد ہے جسے شہر پناہ کہتے ہین
اسکے چند دروازہ ہین قافلہ کا داخلہ دروازہ ہراتی سے ہوتا ہے اور چارسو بیچ مین چو راہہ
قبہ بزرگ پختہ بنا ہے ہر طرف بازار ہین عمدہ و آباد ہین نان گندم چند قسم کی اور گوشت دنبہ
و کباب و برنج و شیرینی اور دوغ و ماست و روغن اور شیر اور انگور و انار و ہندوانہ
و خربزہ و کشمش و سیب و بہی اور شفتالو اور پستہ و بادام و خوبانی و زردآلو و گردو وغیرہ بکثرت بکتا ہے
اور پوستین و برک اور بانات اور اقسام و انواع کے کپڑے اور کلاہ زری وغیرہ اور زیور
ہر قسم کا اور کفش زنانہ و زیرپائی و موزہ و جوتا افغانی کلان وغیرہ بہت ہین اور ظروف مسی
مسی نقشین اور گلی وغیرہ اور اسلحہ عمدہ ہین اور سبو کا بھی یہان سے رواج ہے باشندہ قزلباش
اور بنگش اور بیات اور ہزارہ اور کشمیری اور ہندو سندہ شکارپوری باقی سب افغان
متعصب ہین تجارت کا بہت رواج ہے اہل شہر اہل حرفہ و سوداگر اور دکاندار بہت ہین
محلہ توپخانہ مین اکثر فارسی وان رہتے ہین مگر افغانون سے خائف ہین چند حمام و کیسہ کشی

سرائے بھی ہین - فی زماننا ملا محمد علی سلمہ اللہ العالی وغیرہ مسائل دینیہ دیندار ونکو تعلیم کرتے ہین
عشرۂ محرم مین روضہ خوانی اندر ہوتی ہی قلعہ اور متصل قلعہ مقبرۂ بزرگ احمد شاہ درانی دولتخانہ
وقیہ خانہ محمد بناہی حویلی و سرائے اور مکانات اور چند مساجد قبہ دار پختہ مسقف بعضے مربع
اور بعضے مستطیل صحن کشادہ ہین درمیان مین درخت ہین اور کاریز آب سرد وشیرین کی
جاری ہین تاجر ومسافرین کاروانسرائے مین کرایہ او ترتے ہین اور زائرین خصوصاً
امرائے اہل ہند بحسن تدبیر و رسائی والتفات سفیر سرکاری سے مکانات حکومتی مین اوترتے
ہین اور کاغذات راہداری اور پروانجات وغیرہ نائب الحکومت قندہار کے پاس بذریعۂ
سفیر جانے مین اوسکے عوض کاغذ راہداری نوشتہ ملتا ہی اور پروانہ معافی محصول وباج بھی
اغنیا کو نوشتہ دستخطی ومہری حاکم واہل دفتر ملتا ہی اسوجہ سے اوسکے انتظار مین چار پانچ
روز گذرتے ہین اور توقف ہوتا ہی بازار مین کلدار روپیہ کی قدر ہے اور نوٹ مین فی صدی
دو روپیہ بٹہ ہی وہ بھی اگر بذریعہ سفیر سرکاری ہو ورنہ بکنا دشوار ہی اور سفیر دولت انگلشیہ بیان
فی زماننا خان بہادر میرزا محمد تقی خان نہایت مدبر ورسا اور خلیق مسافر نواز قزلباش ہین حکام امرا
واغنیا کا بہت اعزاز واکرام کرتے ہین تعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک
علی کل شیء قدیر اگرچہ صاحب مال دنیا کی ہر جگہ حضر وسفر مین بظاہر قدر ومنزلت ہوتی ہی
مگر حدیث مین وارد ہی ان اعظم الناس قدرا الذی لا یری الدنیا لنفسہ خطرا

اور شاعر کہتا ہی ؎

اقل جبال الارض لو کر واتہ		لا عظم عند اللہ قدرا ومنزلا

اور جسکو ولائے علی وآل علی علیہم السلام بخوبی حاصل ہی اوس سے زیادہ کوئی مالدار
وغنی تر نہین ہے اسلیے کہ یہ دولت ابدی ہی - اور یہان لباس بالائی خوانین وتجار کا
کلاہ کار چوبی طلائی یا نقرئی بلند نوک دار او سپر لنگی زرین کار یا سادہ لدہیانہ کی پگڑی اور
چوغہ برک یا بانات کا اور متوسطین کلاہ کلان تکمہ دار وغیرہ او سپر پگڑی سفید وغیرہ اور لباس

اور یا تمدنی یا چادر ہے اور اسطرف بھی پالکی و ڈولی نہیں ہے زنان پردہ دار نقاب سفید اوڑھتی ہیں باوجودیکہ بیابان وال ار ہیر و ماشق اور ڈلی تک ممکن ہے گریبان اور خمیرہ تنباکو کا رواج نہیں ہے خشک تنباکو پیتے ہیں اور قلیان افغانی واہیات و خراب ہوتا ہے نانی و ہیولی بیچتے غلیظ ہیں۔

صدق اللہ تعالیٰ وما تدری بای ارض تموت

درین دنیا کسے بے غم نباشد	اگر باشد بنی آدم نباشد
ہر کہ آمد در جہان پر ز شور	عاقبت میبایدش رفتن بگور

اس قافلہ اہل ہند کا عزم مراجعت راہ طہران و اصفہان و شیراز اور بوشہر سے تھا جب مسموع ہوا کہ بحر عظیم میں تلاطم ہے تو براہ ہرات و قندہار بتدابیر مذکورہ روانہ ہندوستان ہوا منجملہ اس قافلہ کے ایک ضعیفہ کی خاک قندہار میں دوم ماہ صفر ۱۳۰۸ھ کو تھی اور باقی کو آب و دانہ اس ملک کا مقدر و نصیب تھا جیسا کہ مشہور ہے

دو چیز آدمی را برانند بزور	یکے آب و دانہ دوم خاک گور

اطلاع ضروری

واضح ہو کہ مشہد مقدس سے اسطرف مراجعت بتدابیر مذکورہ آسان ہے مگر اسطرف سے مشہد مقدس جانا غیر ملک والوں کو دشوار ہے اور اگر کوئی شخص اس راہ سے عزم زیارت کرے تو وہ اپنے حاکم ملک سے خط سفارشی بنام اجنٹ کوئٹہ حاکم سرحد کے لکھوا کے بذریعہ ڈاک روانہ کرے اور وہ بنام نائب الحکومت قندہار خط بذریعہ ڈاک روانہ کرے اور یہ کارروائی ہفتہ عشرہ میں ہو سکتی ہے اور نائب الحکومت قندہار والی کابل کو عرضداشت کرے وہاں سے جواب ہفتہ عشرہ میں آئیگا کیونکہ قندہار سے غزنین آٹھ منزل ہے وہاں سے کابل چار منزل ہے اسطرف ٹیلیگراف نہیں ہے سوار تا منزل ڈاک لیکر جاتے آتے ہیں جب کابل سے اجازت ہو تو البتہ تب جانا ممکن ہے بشرطیکہ راہ میں امن ہو ورنہ خوف ہلاکت ہے پس بسبب تدابیر

اجازت کے اُمرا و روسا کو ایک ماہ کے عرصہ مین ممکن ہین بعدہ فصل بہار مین نوروز کرکے فوراً روانہ ہوسکتے ہین معتدبین کے واسطے راہ خشکی نہایت خوب ہی ہر جگہ طہارت حسب دلخواہ بہتر ہے لیکن ماہ اسکے ذیل قندہار و ہرات تک نہ جاوے اسطرف سے آمد و رفت مناسب نہین ہی۔

الغرض جب کاغذ راہداری وغیرہ حسب مراد حاصل ہوتا ہی تو قافلہ دن کو بیرون شہر لب جوے آب سرد و شیرین توقف کرتا ہی اسلیے کہ شب کو دروازہ شہرپناہ بند ہوتا ہی اور دروازہ شکارپوری پر کاغذ راہداری دیکھا جاتا ہی اور بعد نماز صبح بین غذا جو شہر سے ہمراہ لاتے ہین کہا کر قافلہ کوچ کرتا ہی چونکہ سرحد قریب ہے اس راہ مین بڑی ہوشیاری چاہیے خصوصاً اُمرا و اغنیا کہ جنکے ساتھ مال ہو اسلیے بحُسن تدبیر سفیر سرکاری اونکے ساتھ خاصہ دار یعنے سپاہی پہرہ دار ہمراہ کیا جاتا ہی وہ ہر ایک اپنی اپنی حد تک پہونچا دیتا ہی اوسکو سردار قافلہ کیطرف سے ایک قران فی یوم خوراکی ملتی ہی باقی حالات ان منازل کے نقشۂ ذیل سے ظاہر ہین۔

بقیہ حالات منازل راہ احمد شاہی تا تخت کابل

سنڈی سار	قندہار سے ۲ فرسخ	راہ ہموار و صاف درمیان پہاڑون کے ہی یہان مسافرین سیدا کلیز قریب آب اوترتے ہین و یہ کسیقدر دور رہتا ہی آرد و گندم و انگور و خربزہ آخر فصل گرما مین بھی ملتا ہی۔
تخت پل	سنڈی سار سے ۲ فرسخ	راہ ہموار و صاف گوشۂ جنوب و مشرق مین بیابانی ہی پہاڑ دور دور ہین ہوا خنک و سرد ہوتی ہی یہان مسافرین لب جوے آب سید ابراہیم قریب تہانہ اوترتے ہین حکام ملکی و مالی موجود ہین باج فی کجاوہ دو قران اور فی من ہندی مال کے پانچ روپیہ لیتے ہین اور حقوق قافلہ باشی و تیمچہ یعنے گمرک وغیرہ آمد و رفت دونون حال مین لیتے ہین اور کاغذ راہداری دیکھتے ہین اور جسکے پاس پروانہ معافی ہو اوس سے کچھ نہین لیتے ہین یہان سے یہ کاغذات لیکر دوسرا نوشتہ ملتا ہے

		دہ آنکے کام آتا ہے یہان ایک دکاندار ہی آرد گندم و برنج اور دال اور روغن و گوشت دنبہ اور انگور و ہندوانہ و خربزہ اور کشمش وغیرہ ممکن ہے یہان سے پول سیاہ یعنے انگریزی پیسہ کا رواج ہی۔
ہل معروف سیل	تختہ پل سے ۳ فرسخ	راہ ہموار و صاف بیابانی ہی گرد پہاڑ ہین شب کو ہوا سرد و خنک آتی ہے یہان مسافرین میدان مین بیرون قلعہ کوچک لب جو سے آب اوترتے ہین جسکا پانی آخر گرما مین کم ہوتا ہی قریہ دور ہی اسلیے کوئی چیز نہین ملتی ہی قوم اچک زائی افغان دزدی و راہزنی مین دلیر ہے اسلیے کہ سرحد قریب ہی۔
گاٹی	سیل سے ۶ فرسخ	راہ ہموار و صاف درمیان پہاڑ و ٹکے ہی اثنائے راہ ایک منزل کا تین فرسخ پر ہے بعضے وہین اوترتے ہین اور یہان مسافرین میدان لب چاہ اوترتے ہین جسکا پانی کم و شور ہی اور آب چاہ شیرین و عمدہ دامن کوہ غربی مین نیم فرسخ دور رہتا ہی اور سواے پانی کے کچھہ نہین ملتا ہی یہان نصف میدان تک سرحد کابل ہی اور تہانہ مین کاغذات حکام منازل بالا دیکھے اور لیے جاتے ہین اور نصف میدان سے جانب مشرق سرحد انگریزی ہی زیر کوہ کوچک جو نہایت طویل ہے ایک قریہ بنام چمن نو بسایا گیا ہی وہانتک سڑک آہنی تیار ہی خالی انجن آتا جاتا ہی اور قلعہ و چہاؤنی اور تہانہ بھی ہی اور توپخانہ و فوج بھی ہی اور بازار بھی آباد ہے
		منازل بلوچستان تا تخت لندن
چمن حضور	گاٹی سے سہ فرسخ	راہ ہموار و صاف بیابانی ہی یہان مسافرین میدان مین لب چشمہ جاری اوترتے ہین ہندو کاروانسرائے نہین ہی یہان کوئی نہین پوچھتا ہی کہ تم کون

		کہان سے آئے ہو کہان جاؤ گے پروانہ راہداری ہی یا نہ
		کس نے پاسپورٹ دیا کون ہوا · ایک ہو یا ڈیرہ ہو یا کون ہو
		باوجودیکہ تحصیلدار و تھانہ دار و ڈاکخانہ و تار گھر اور افسران کارخانہ ریل وغیرہ موجود ہین اور دوروپہ سڑک آہنی تیار ہی اور ہر طرف ٹھیکہ دار و مزدوروں کا ہجوم ہی اور بازار بارونق و آباد ہی اکثر دکاندار افغان ہین اور بعضے مسلمان و ہندو لاہوری و سندہ شکارپوری وغیرہ ہین نان گندم و گوشت و شیر پختہ و خام اور کباب اور انگور و ہندوانہ و خربزہ و انار و کشمش وغیرہ اور مال تجارت غلہ و لباس و جامہ اور ظروف وغیرہ ہر قسم کی چیزین ہندوستانی و افغانی بکتی ہین مگر گران جسکو جو نرخ جی چاہتا ہی وہ فروخت کرتا ہی کوئی پرسان حال نہین ہی یہان سے قران قندہاری و کابلی بیت سٹہ ہی کلدار روپیہ و پیسہ وغیرہ کا خوب چلن ہی۔
قلعہ عبداللہ خان	چمن خرد سی ۵ فرسخ	راہ خوب ہی کوجک پہاڑ وغیرہ کو کاٹکر اور ہر جگہ کہود کر گرد اگرد سڑک جرنیلی بنی ہی سنگ تراشون نے آٹھ کوس تک کار فرہادی کیا ہی نیچے ہر طرف آبادی اور کارخانہ ریل وغیرہ کے ہین دوسری سڑک آہنی ریل کی کس صنعت سے کوجک پہاڑ کا ٹنڈل یعنی چہتہ بزرگ و بلند کاٹکر بنایا ہی کہ راہ بمبئی مقام بوسا ول وغیرہ کے چہتہ اوسکے آگے گرو ہین اثنائے راہ دامن کوہ مین ایک قریہ شالہ باغ ہی باشندہ افغان ہین نوکری پیشہ اور ٹھیکہ دار اکثر کشمیری اور مزدور اور دکاندار وغیرہ اکثر مسلمان و ہندو پنجابی و سندہ شکارپوری ہین نان و گوشت وغیرہ اور انگور و ہندوانہ وغیرہ ملتا ہی اور یہان سے

آگے وہ فرسخ پر قلعہ عبد اللہ خان جنوب میں ہی قریب اوسکے دامن کوہ میں چند خانہ افغان
اچکزئی بستے ہیں ملک بلوچستان میں کئی قوم افغانون کی ہی مثل حربی نیزون کے دامن
کوہ میں راہ سے علحدہ بستے ہیں اور سب ہنوز سلاح بند ہیں باغات سر سبز و شاداب ہیں
ریل گھر کے مشرق میں قلعہ و تھانہ و ڈاکخانہ اور بازار جدید سرکاری ہی اکثر دکاندار مسلمان سندھی
پنجابی و سندھی کار بیوپاری ہیں نان و گوشت دنبہ و بز پختہ و خام اور غلہ اور کپڑا اور خربوزہ و [illegible]
اور کشمش وغیرہ ممکن ہی اور متصل ڈاک بنگلہ کے کاروانسرائے سرکاری ہی و [illegible]
فی نفر فی یوم ایک پیسہ اور اندر حجرہ میں دو پیسہ لیتا ہی مسافرین اسی میں اوترتے ہیں
اور پانی نالی سے آتا ہی ایک آنہ مشک ملتی ہی مال تجارت یہان بہت آتا جاتا ہی کابل و قندھار
اقسام و انواع کے میوہ جات خشک و تر اور اون و پوستین وغیرہ آتے ہیں اور کراچی سے
جو یہان سے بسواری ریل دو شبانہ روز کے فاصلہ پر ہی ہر قسم کا مال کپڑا لوہا و بساطی خانہ
وغیرہ آتا ہی اور آمد و رفت مسافرین کی اسطرف ہنوز کم ہی اور یہان سے اگر ٹکٹ ریل
برابر لکھنؤ تک کا لیا جاوے تو معہ [illegible] کو ملیگا اور ۴ شبانہ روز میں پہونچے گا کیونکہ مسافت
قلعہ عبد اللہ سے لکھنؤ تک تخمیناً ۷۰۰ کوس ہی اور اگر مقامات مشہورہ کا ٹکٹ لیا جاوے
تو کرایہ وغیرہ نقشۂ ذیل سے ظاہر ہی گو اس صورت میں کرایہ گاڑی ایکہ اور کرایہ سرائے
وغیرہ کا مصارف بڑھ جاتا ہی مدت سفر زیادہ ہوتی ہی مگر مقدسین و ابرار کے لیے جو پابند نماز
ہین یہی اولی و انسب ہی کہ طہارت نماز باطمینان ممکن ہو۔

نقشۂ کرایہ ریل

قلعہ عبد اللہ خان سے	لاہور	[illegible]
لاہور سے	امرتسر	[illegible]
امرتسر سے	سہارنپور	[illegible]
سہارنپور سے	بانس بریلی	[illegible]
بانس بریلی سے	لکھنؤ	[illegible]

واقع ہوکہ شہر مشہد مقدس سے ہرات تک ۱۰ منزل اور ہرات سے قندہار ۲۶ منزل اور قندہار سے مقام
ریل شالہ باغ و قلعہ عبد اللہ ۲ منزل کل ۴۴ منزل ہین اگرچہ وہ دار و شتربان کاہلی
مذکورین اور تبدیل وحصول کاغذ راہداری و پروانجات وغیرہ مین تاخیر و معطلی ہو تو ایک
ماہ اور ۱۲ دن مین یہان تک قافلہ پہونچ سکتا ہے جسکے سوا دو مہینے بوجہ توقف کے ہو جاتے
ہین - اور کجاوہ و محمل وغیرہ کو بعد طے منازل و قطع مراحل کے چہارم قیمت بہی نہین ملتی ہے
آخر بلا جاری چیز وہ دار و شتربان وغیرہ کو بطور انعام دیکر راہی ہوتے ہین اور مسافت مذکورہ
کو اسپ سوار ۲۵ دن مین طے کرتے ہین اور ڈاک سرکاری چمن تک ۱۵ دن مین آتی ہے
واضح ہو کہ قلعہ عبد اللہ سے روانہ ہوکے جابجا قریب قریب چوکیان دامن کوہ مین بنی ہین مشہور
مقام گلستان بعد اسکے بوستان ہے بوستان مین ریل کا قریب ایک گھنٹہ تک توقف ہوتا ہے
اور جو ریل کوئٹہ سے آتی ہے اوسپر سوار ہونا پڑتا ہے کوئٹہ بلوچستان کا صدر مقام ہے اور خوب
آباد ہے اور قلعہ مستحکم بنا ہے اوسمین فوج جنگی وغیرہ ہے اور حکام سرحدون کے اجنٹ وغیرہ
سب موجود ہین ریل کی لینین بکثرت ہین جس لین کیطرف گذر ہوا اوسکی راہ مین جو نامی
مقام ملے اونکا حال اجمالی واسطے آگاہی زائرین و مسافرین کے لکھا ہے لطیفہ چمن
و شالہ باغ اور قلعہ عبد اللہ اور گلستان اور بوستان مین سیبی تک تمامی بلوچستان کوہی ہے
اور جابجا دامن کوہ مین افغان بستے ہین ان مقامات مین عجب پہاڑ و سنگلاخ کے قرار واقعی
پانی بہی نہین گل و لالہ اور سبزہ زار وغیرہ کا کیا ذکر مثل مشہور ہے ع بر عکس نہند نام زنگی کافور
اور اسٹیشن ہرنائی کے قبل و بعد آٹھ دس چھتہ نہایت بزرگ و عمدہ پہاڑ کاٹکر بنائے ہین اور
بعض جگہ سڑک آہنی پہاڑ و نیرا اور بعض جگہ راہ مدور چکر دار بکمال حسن و خوبی بنائی ہے
ایسے مقام پر دو انجن لگاتے ہین اثنائے راہ درمیان پہاڑون کے پل آہنی عمدہ بنائے
ہین غرض ریل جاری ہے یہی حال سیبی تک ہے جہان پہاڑ ختم ہین اسطرف ماہ اکتوبر مین سردی
شروع ہوتی ہے پہاڑ و نیرا کیا وعجب برف بعض جگہ نمایان ہوتی ہے پانی اگر ظرف مین باہر رہے

فوج جمتا ہی اہل دفتر ریل یونین بزرگ وغیرہ بیٹھتے ہین سیبی کے بعد جیکب آباد بھی اچھا
مقام ہی پہاڑ نام کو نہین ہی ہر طرف باغات و زراعت و مکانات ہندوستان ہین بعد اسکے
عمدہ مقام رُک ہی یہان تخمیناً تین ساعت تک توقف ہوتا ہی جب کراچی کی طرف سے ریل
آتی ہی تو اوسپر سوار ہونا پڑتا ہی بعد اسکے سندھ اور شہر سکھر لائق سیر ہی دریاے سندھ کا پل آہنی
مقام دو آبہ عمدہ بنا ہی جسپر سے ریل جاری ہی اسطرف کنارۂ دریا شہر روڑی خوب آباد ہے
اور وہانسے شکارپور و بہاولپور ہوتے ہوے جسکا پل عمدہ بنا ہی شہر ملتان ہی وہ بڑا اور قدیم
شہر ہی درویشون کے مزار بکثرت ہین بیرون شہر مقام عام و خاص شمس تبریز کا مزار ہی اور
ہر شب جمعہ کو میلا ہوتا ہی۔ بعدہ ملتان سے لاہور تک اکثر راہ جنگلی و صحرائی ہی دیہات بزرگ
و کوچک دور دور ہین اور زراعت خوب ہی مگر چوکیان جابجا ہین مقامات بزرگ کے اسٹیشن پر
سقہ اور برہمن مقرر ہین اور بعض جگہ پانی نل سے ملتا ہی اور اکل و شرب کی چیزین روٹی اور
گوشت و کباب اور چاے وغیرہ اور میوہ ہر قسم کا بکثرت مہیا ہی اور چھوٹی چوکیون پر اکثر برہمن
پانی لیے رہتا ہی اسطرف کے مسلمان ہندو سے پرہیز کم کرتے ہین کہین چار منٹ کہین پانچ
کہین دس کہین بیس کہین تیس کہین زیادہ منٹ بھی ریل ٹھہرتی ہی اور حوائج ضروری خصوصاً
طہارت و نماز کا موقع بخوبی ملتا ہی لوٹے مین پانی مہیا رہنا بہتر ہی۔

شہر لاہور

ملک پنجاب کا صدر مقام قدیم شہر آباد ہی لباس اصلی باشندونکا ایک تہان کی پگڑی و کرتہ
و تہمت اور چادر ہے بہ نسبت شہر کے صدر اسکا بزرگ ہی اوسمین صدہا کوٹھیان حکام ملکی
و مالی اور افسران فوج کی ہین فوج جنگی آراستہ اکثر قواعد مین مصروف رہتی ہی اور شالہ باغ
مقام فرحت و فضا ہی انارکلی خوب آباد ہی اوسمین دو چاہ بزرگ وسیع پختہ ہین جنکا پانی فصل
گرما مین مثل برف کے سرد ہوتا ہی قلعہ نہایت عمدہ ہی مسجد جہانگیر شاہ نہایت عمدہ و بزرگ
دیکھنے ہی جو بنام وزیر خان وزیر کے مشہور ہی گرد اوسکے چوک بازار پختہ عمدہ ہی ہر قسم کا

چیزین مہیا و موجود ہین میوجات افغانستان و کشمیر وغیرہ کے بکثرت بکتے ہین دوسری مسجد جامع
کلان سنگین عالمگیر شاہ کی محاذی قلعہ ہی جسکے دم دروازہ اندرون احاطہ سامنے بنگلہ نشستگاہ
شاہی سنگ مرمر کا عمدہ بنا ہی دونون مسجدون مین حوض کلان پختہ ہی باغات شہر شاداب
نہرین جاری ہین سرائے متعدد ہین کاروان سرائے میان سلطان ٹھیکہ دار کشمیری کی عمدہ و پختہ
دو منزلی ہی گرد اوسکے بازار اور باغ ہی اوسمین نہر آب سرد و شیرین جاری ہی مساجد جابجا پختہ از
محلہ موچی دروازہ مین صرف دو مسجدین برادران ایمانی کی ہین ایک نواب نوازش علیخان
مرحوم قزلباش وارد سر بازار دوسرین اہل کشمیر کی ہی قریب اوسکے حمام ہی اور حیدر حسینیہ یعنے ماتم سرائے
بھی ہین اوسمین ایام عزا مین روضہ خوانی ہوتی ہی اور باقی ہر شب جمعہ کو مجلس عزا ہوا کرتی ہی
مدارس سرکاری اور منبع بہت بزرگ و عمدہ ہین جسکا پانی بذریعہ نل گھر گھر جاری ہے ف

ہرکہ آمد عمارت نو ساخت		رفت منزل بدیگرے پرداخت	

لاہور سے پشاور تک ریل ہی مدت سے وہان عملداری سرکار ہی باشندہ قزلباش و افغان
ہین مشہور سلاح اوسنے ہمین لیا ہی اور یہ شہر بھی خوب آباد ہی آب و ہوا عمدہ ہی اکثر کشمیری
بھی وہان رہتے ہین تجارت کا رواج ہی فیروزآباد سے قدیم راہ کابل ہے لاہور سے کشمیر بھی قریب
ہے راول پنڈی تک ریل ہی اور مسموع ہوا کہ دریائے سیاری سرحد سرکاری تک سڑک
پختہ ہی وہان سے سڑک جیرنیلی ہی پل پختہ و عمدہ بنا ہی جسپر گاڑی و یکہ اور گھوڑا سواری
جاری ہی آب و ہوا وہان کی خوب ہی عجب سیرگاہ ہی ف

ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید		گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید

شہر امرتسر

یہ شہر بھی قدیم اور شہر پناہ کے اندر آباد ہی تجارت کا بہت رواج ہی باشندہ اہل حرفہ ہین
لباس شالی و اونی کی یہان منڈی ہی باغات بکثرت ہین اکل و شرب کی چیزین مہیا ہین
اور سما اور بھی وغیرہ بہت بنتے ہین اور مساجد و کاروان سرائے متعدد ہین برادران ایمانی

جہان بنسبت لاہور کے کم ہین - اور اثنا سے راہ مقامات بزرگ مشہور جالندھر اور لودہیانہ جہان
کپڑا خصوصاً لنگی مشہور ہی یہان سے شملہ پہاڑ بزرگ و طویل شروع ہوا ہی گرد اوسکے فصل گرما
ہواے خنک ہوتی ہی اور قریب انبالہ کے ختم ہوا ہی جو اخیر ملک پنجاب ہی انبالہ کے دو اسٹیشن ہین
ہین ایک شہر مین اوسکے پشت پر تالاب ہی اور دوسرا صدر مین جہان حکام مالی و ملکی اور
افسران فوج کی کوٹھیان اور بارکین ہین بعد اسکے سہارنپور خوب آباد ہی وہ محلہ برادران ایمانی کے
انصار ہی و ساکنین ہین بعد اسکے میرٹھ آباد جہانکے بہرت کے برتن ہر قسم کے مشہور ہین درمیان راہ
رام گنگا دریا جاری ہی بعد اسکے بانس بریلی جو روہیلکھنڈ کا بڑا شہر مشہور ہی اسٹیشن سے کسیقدر دور
اور خوب آباد ہی مکانات و بازارین پختہ و عمدہ ہین یہان بہی مسجد و ماتم سراے آصف الدولہ
مرحوم کی ہی محلہ قاضی ہین برادران ایمانی او خلیق ہین مسجد کمبوہان مشہور ہی یہان کا عمدہ اور
کیفیت اور شطرنجی مشہور ہی بعد اسکے شاہجہانپور ہی جسکے قریب دیوہا دریا واقع ہی اور
سو ضلع روہیلکھنڈ مین بڑی کوٹھی اور گدام ہی جسمین شکر و قند تیار ہو کر دیار و امصار مین جاتا ہے
بعد اسکے ہردوئی و سنڈیلہ ملک اودہ کے مشہور قصبات ہین بعد اسکے ملیح آباد ہی جہانکے آم مشہور
ہین بعد اسکے شہر لکھنؤ ہی جسکی تعریف و توصیف مین قلم و زبان قاصر ہی اگرچہ بظاہر بخیر و عافیت
اپنے عزیز و اقربا اور احباب و دوستان وطن سے ملکر فرحت و بشاشت حاصل ہوتی ہی اور
غربت و سفر تمام ہوتا ہی لیکن باطن یہ دعا رہتی ہی ؎

یارب انصاف پسندی که گل من در هند		خشت دیوار صحن خانه کفار شود
کربلا مدفن من ساز که تا تربت من		سجده گاه ملک و سبحه ابرار شود

واضح ولائح ہو کہ زاد راہ او بہ سواری آمد و رفت ہر شخص کا اوسکی حیثیت اور ہمت پر منحصر ہی کیونکہ بعض
تخت رواں بعض کجاوہ بعض محمل بعض سرنشین قاطر بعض الاغ پر سوار ہوتے ہین اور حسب حال خود با
خدام و غیرہ سلوک ہوتے ہین اور مجاورین شقدف و شبری کا رواج ہی چنانچہ درینولا اسکا
مشیر الدولہ جناب امیر حسین خان بہادر دام اقبالہ نے بنا بر مشہور کے زیارت دو

مین تین چار لاکھ روپیہ صرف فرمائے آور سرکار جناب بیگم صاحبہ دامت عصمتہا والدۂ ماجدۂ
جناب سید علی نواب صاحب دام اجلالہ نے حسب بیان مرزا محمد کاظم حسین طبیب کارندۂ
سرکار موصوفہ زیارت دورہ مین مع مشہد مقدس کے بیس پچیس ہزار روپیہ خرچ فرمائے
اور متوسطین قناعت گزین زائرین حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین
مقدار نقشۂ ذیل مین حج مکہ معظمہ اور زیارت مدینہ منورہ اور نجف اشرف وکربلائے معلّٰی و
کاظمین شریفین وسامرہ طیبہ اور طوس مشہد مقدس مع خرید ضروری تبرکات کے بخوبی
حاصل کرتے مین۔ یون تو فقرا و مساکین بھی شرف یاب ہوتے ہین تقبل اللہ سعیہم
مگر حالت اونکی پیادہ روی وغیرہ کی لائق بیان نہین ہے۔ پس ہر شخص کو لازم ہے کہ مصارف
راہ بقدر نقشۂ ذیل ہر مقام منظم کا ضرور ہمراہ اپنے رکھے تا عالم غربت و مسافرت مین
درماندگی نہو ورنہ نہایت دقت ہوگی یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ عند الضرورت رفقا سے
قرض لونگا یہ خیال خام ہے ایسا اتفاق شاذ و نادر ہے کیونکہ ہر شخص کو مسافرت مین اپنی
ضرورت لاحق رہتی ہے بلکہ مقدار ذیل سے زائد روپیہ اپنے پاس موجود و مہیا رہنا نہایت انسب
ہے اسلیے کہ اثنائے راہ مین عجیب و غریب اتفاقات درپیش ہوتے ہین مثلاً کہین کرک لیا
جاتا ہے کہین قرنطینہ ہوتا ہے اور فی یوم ایک روپیہ لیتے ہین کہین اسباب اور روٹی تک کا
وزن کرکے محصول لیا جاتا ہے اور کہین بتعجیل و تعقبات سے ٹکٹ ریل یا نول جہاز کم بلا کے
اور ابتدا سے انتہا تک دوبارہ لینا پڑتا ہے اور کپتان جہاز اور اسٹیشن ماسٹر وغیرہ کی
ملامت سہنی پڑتی ہے یہ لوگ ایسے وقت اوس غریب الوطن کے بیان اور اوسکے رفقا کی
گواہی پر اعتنا نہین کرتے ہین ترحم و مہابت کا کیا ذکر فوراً حوالات کرتے ہین مشہور ہے
کہ حکام مالی و ملکی مین جو سب سے بالا دست ہوتے ہین صرف وہی خاندانی ہوتے
ہین بس ترحم کجا و مسافر نوازی کو۔ چنانچہ مصارف راہ فی نفر حسب حال شخص
متوسطین کا نقشۂ ذیل سے ظاہر ہے۔

نقشہ مصارف آمد و رفت و مدت سفر مشاہد مقدسہ از لکھنؤ

نام مقامات	سمت و جانب	مصارف آمد و رفت فی کس بقیاس	مدت آمد و رفت	کیفیت اجمالی راہ
مکہ معظمہ و مدینہ منورہ	بمبئی و عدن و جدہ راہ بری و بحری	۳۰۰ یا ۴۰۰	۵ ماہ	لکھنؤ سے بمبئی تک ریل ہے اور وہاں سے جدہ تک دخانی جہاز ہے بعدہ شتر کی سواری ہے اور سفر کو ہی راہ مخدوش رہتی ہے۔
کربلائے معلی و نجف اشرف و کاظمین و سامرہ	بمبئی و بصرہ و بغداد راہ بری و بحری	۲۰۰ یا ۳۰۰	۳ ماہ	لکھنؤ سے بمبئی تک ریل ہے اور وہاں سے بغداد تک اگنبوٹ خرد و کلاں ہے بعدہ زیارت دورہ میں ٹٹو و الاغ کی سواری ہے فصل خدا میں اکثر راہ مخدوش رہتی ہے۔
مشہد مقدس	بمبئی و بصرہ و بغداد و کرمان شاہ و قم و طہران راہ بری و بحری	۴۰۰ یا ۵۰۰	۱۱ ماہ	بغداد سے مشہد مقدس تک راہ صحرائی مخدوش ہے بعدہ راہ کوہی ہے مگر امن و امان و آرام ہے اسیطرف سے واپسی بہتر ہے کہ دوبارہ زیارت دورہ حاصل ہو۔
ایضاً مشہد مقدس	بمبئی و ابوشہر و شیراز و یزد راہ بری و بحری	۳۰۰ یا ۴۰۰	۶ ماہ	بمبئی سے ابوشہر تک جہاز اگنبوٹ ہے بعدہ راہ کوہی سواری قاطر ہے لیکن امن و امان اور راحت و آرام ہے جا بجا سرا و رباط ہائی آباد ہیں۔
ایضاً مشہد مقدس	لاہور و قندہار و ہرات راہ بری یعنی خشکی	۱۵۰ یا ۲۰۰	۴ ماہ	لکھنؤ سے بلوچستان مقام چمن تک فی زماننا ریل ہے بعدہ راہ کوہی سواری شتر یا اسپ ہے مگر اسطرف سے اہل ہند وغیرہ کا گذر دشوار ہے اور اسکی ریل ہرات تک نہ پہونچے اس راہ سے آمد و رفت مناسب نہیں ہے بعدہ نہایت آسانی ہوگی۔

سبب مصارف اور مدت آمد و رفت سفر اور امن و امان بلکہ راحت و آرام راہ اور غلہ ارزان
نعمت فراوان کا حال سادات و مومنین پر ظاہر ہوا تو نہایت افسوس کا مقام ہے اون
مالداروں پر کہ ہو با وجود قدرت کے ایسی سعادت ابدی اور دولت سرمدی سے بجہاپہ ہو الہ
قاصر رہتے ہین حالانکہ فی زمانہ صدر انجمن اثناعشریہ بمبئی کی جانب سے زائرین کے
لیے راحت و آرام اور آسانی کے سامان ہوے ہین خدا توفیق زیادہ اور ترقی عطا فرمائے
اسی طرح طامس کوک انڈ سن ایجنٹ حاجیان نے گورنمنٹ ہند کی طرف سے حتی الامکان
بندوبست جہاز انگبوٹ اور تخفیف کرایہ آمد و رفت جدہ تک کیا ہے جس سے مغالطہ دہی
والون سے امن و امان ہے۔ ع بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ والسلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمت بالخیر والعافیہ

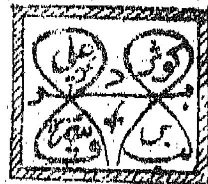
شکر کہ این نامہ بعنوان رسید	پیشتر از عمر بپایان رسید
یلوح الخط فی القرطاس دہرا	وکاتبہ رمیم فی التراب

مناجات بحضرت قاضی الحاجات

الٰہی توئی عاصیان را پناہ	بدرگاہ آیندہ تو بہ عذر خواہ
توئی کارساز و لطیف و کریم	توئی مستعان و غفور و رحیم
بحق تو یا ارحم الراحمین	بسوے گناہان عاصی ببین
بحق نبی سرور کائنات	بحشر دہی از حسابم نجات
بحق علی مالک شش جہت	مرا عافیت بخش در عاقبت
بہ بنت نبی فاطمہ انہ کرام	مرا در دو عالم کنی محترم
بحق حسن شاہ ہر دو سرا	بکن نعمت لا تزال عطا

بحق حسین آن امام شهید	نگهدار هم از شقی و پلید
بعابد تو از عارف نکته بین	بباقر بلاغت دهی در سخن
بجعفر دهی در علوم کمال	بکاظم کنی لطف جاه و جلال
برای رضا آن امام غریب	کنی عشرت دو جهانم نصیب
بحق تقی کن مرا متقی	بکن نیک نامم بحق نقی
بپئے عسکری حاجتم کن روا	بپئے مهدیم کن عطا مدعا
بدین چار و ده سرور انس و جان	نگهدار هم از حاسدان زمان

الراسم الاشواقل الحاج قاسم علی عفی عنه ۲۹ ج ۱ ۱۳۰۸ھ



قطعهٔ تاریخ تالیف زاد الزائرین از نتایج فکر دقیق سرو دفتر تحقیق عالی خیال
ذی کمال محبّ واثق جناب سید محمد صادق صاحب سلمه ارشد تلامذهٔ
جناب حکیم لکهنوی دام مجده الله العالی ما دام الایام و اللیالی

مولوی قاسم علی با کمال	صاحب شهر المصائب بحر دین
نسخهٔ تازه عجب تحریر کرد	گفت بهر زائران طالبین
منضبط فرمود بالتفصیل و شرح	حالت راه شما به چشم بین
گر خدا خواهد دهد این نفع تام	شیعیان و زائران را بالیقین

سال تاریخ ای صداقت شد رقم

هادی همراه [illegible]

[illegible]

قطعۂ تاریخ طبع کتاب ہذا از نتائج افکار جناب حیدر مرزا صاحب فوق ارشد تلامذۂ عالی جناب زبدۃ الفصحائے زمن سید عباس حسن صاحب فصاحت دام مجدہ اللہ العالی مادام الایام واللیالی

صاحب علم مولوی صاحب
کرد تالیف این عجیب کتاب
سال تاریخ طبع فوق بگو
این کتابست طرفہ ونایاب

۱۳۰۸ھ

ایضاً

قطعۂ تاریخ طبع کتاب ہذا از نتائج افکار ذرۂ بیمقدار محمد مرزا طیب کاتب این کتاب یکے از کمترین شاگردان عالی جناب زبدۃ الشعرا افصح الفصحا جناب السید عباس حسن صاحب فصاحت دام ظلہ

مولوی قاسم علی نیکو سیر
اہل ورع وزاہد وعالیجناب
کرد حالات سفر مجمل رقم
بہر نفع شیعیان بوتراب

گفت طیب مصرعۂ تاریخ طبع
رہنمائے زایران برحق کتاب

۱۳۰۸ھ

خاتمة الطبع

بحمد الله والمنه این رساله شریفه لطیفه درین مطبع بفرمائش
علیه متعالیه سیده علویه معظمه محترمه مخدومه مکرمه
حاجیه زائره سرکار جناب بیگم صاحبه دامت
عصمتها عفیفه والدهٔ ماجدهٔ عالی جناب حشمت مآب
قمر رکاب گردون قباب جناب سید علی
نواب صاحب دام حشمته الله تعالی
مادام الایام واللیالی بدست محمد میرزا
کاتب بتاریخ پانزدهم شهر
شعبان المعظم روز پنجشنبه
سنه ۱۳۰۸ هجری
مطبوع وشائع
گردید بحمدالله
الله خیر
الختام

صحیح نامہ زاد الزائرین از خود مؤلف صاحب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰	۳	زور	بہزور
//	۹	پرہوت	پرہوت خیمہ
۳۱	۱۴	اہی	ماہی
۳۳	۳	مزاج پرسی کرتے ہین	مزاج پرسی کے بعد باہم دعا کرتے ہین
۴۵	۱۷	کلام کرتے	کلام کرتے ہین
۵۰	۱۵	یہان	یہان بی
۵۹	۷	کول	کنڈل
۶۴	۱۸	له	که
۸۰	۱۲	اب	لب
۱۰۳	۸	شیراو	شیراور
۱۰۵	۱۹	لاوت	تلاوت
۱۱۴	۱۰	متمان	مستمان
۱۱۷	۱۲	رانت	زیارت
//	۱۹	ن	زن
۱۲۰	۱۶	افرسنخ	۶ فرسنخ
۹۴	۲۰	اصغری	علی اصغر
۱۴۶	۳	ر	روانة
۱۴۳	۱	سرای	قائم سراے
[illegible]	۳	عشرہ	اور عشرہ